صحیح سائنٹفک اور شرطیہ علاج

مندرجہ ذیل امراض کا علاج بہترین سائنٹفک اور حکیمانہ طریقہ سے کرانے کیلئے آبحیات کے فاضل ایڈیٹر حضرت علامہ حکیم پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما سے خط و کتابت کیجئے!

- جریانِ احتلام، سرعتِ انزال
- ضعفِ باہ۔ نامردی
- سوزاک، آتشک، بواسیر
- فسادِ خون۔ داد، چنبل
- برص، خنازیر، جذام
- جلق کی عادت، اغلام کی عادت
- جلق و اغلام سے پیدا کردہ خرابیاں
- وجع المفاصل، نقرس، وغیرہ!

بیوی سے شرمانے والے

اور

خلوت کا نام سن کر کانپ جانے والے

جو علاج کراتے کراتے حکیموں اور ڈاکٹروں کے ہاتھوں تنگ آگئے ہوں

وہ

جو کہتے ہوں کہ ہم پر کوئی دوا اثر نہیں کرتی

ایسے تمام مایوس حضرات

ایک دفعہ شرم کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مفصل حالات لکھکر آبحیات کے فاضل ایڈیٹر حضرت علامہ حکیم پنڈت کرشن کنور دت شرما کی خدمت میں بھجوا دیں اور پھر دیکھیں۔ کہ ان کے بیش قیمت مشورہ اور ماہرانہ تشخیص و تجویز کی بدولت

مایوسیاں کس طرح شادکامیوں میں بدل جاتی ہیں

تمام خط و کتابت احتیاط سے پوشیدہ رکھی جاتی ہے!

- حیض کی ہر قسم کی خرابیاں
- سفید رطوبت کی شکایت
- اولاد کا زندہ نہ رہنا
- کچا حمل گر جانا!
- صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا
- عورت کا ٹھنڈا پن
- ضرورت سے زیادہ اولاد
- اولاد کا نہ ہونا وغیرہ!

خط و کتابت کا پتہ: مینجر کرشنا فارمیسی ٹوہانہ۔ ایس پی ریلوے

مشہور طبی، صنعتی اور صنفی ماہانہ آبحیات بابت ماہ مارچ ۱۹۳۹ء

ایڈیٹر
حکیم پنڈت کرشن کنور صاحب
شرما

پروپرائٹر
لالہ دیوی دیال صاحب
گپتا

فہرست مضامین

جلد ۷ نمبر ۱

آبحیات کے اصول و قواعد

(۱) دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خط ہمیشہ مختصر اور بہت خوشخط لکھئے!

(۲) اپنا نام اور پتہ خاص طور پر صاف اور خوشخط لکھئے۔ شکستہ خط کا استعمال نہ کیجئے!

(۳) دفتر سے پہلے خواہ کتنی ہی مرتبہ خط و کتابت کر چکے ہوں۔ پھر بھی اپنا نام اور پتہ ہر خط میں مکمل لکھئے!

(۴) مکمل نام اور پتے کے ساتھ خریداری نمبر بھی لکھئے۔ صرف نام اور پتہ یا صرف خریداری نمبر ہی نہ لکھئے!

(۵) لفافہ خواہ ایک ہی ہو لیکن ایڈیٹر آبحیات، منیجر آبحیات اور منیجر کرشنا فارمیسی کے نام جو کچھ لکھنا ہو وہ الگ الگ خطوط کی شکل میں لکھا جانا چاہئے۔ ایک ہی خط پر سب کچھ غلط ملط نہ کیا جائے۔ کیونکہ اِس غلط ملط سے دفتر میں بہت دقتیں پیش آتی ہیں۔ اور خط لکھنے والے حضرات کو بھی جلدی جواب نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ ایک ہی خط ہونے کی صورت میں اسی ایک خط کو تینوں ڈیپارٹمنٹس میں باری باری سے بھیجنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح بعض اوقات مکمل جواب دینے میں کئی دن صرف ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ الگ الگ خطوط ہونے کی صورت میں یہ دقت پیش نہیں آئے گی۔

(۶) آبحیات کے مختلف عنوانات کے متعلق جو کچھ لکھنا ہو۔ اس کے لئے لفافہ خواہ ایک ہی استعمال کیا جائے۔ لیکن کاغذ ایک ہی نہیں ہونا چاہیے۔ مثلاً تصدیقات الگ کاغذ پر لکھئے، تکذیبات الگ کاغذ پر لکھئے، سوالات جس پرزہ کاغذ پر لکھئے جوابات اس سے الگ کاغذ پر لکھئے، مجربات الگ کاغذ پر ہوں۔ تو خاص نمبروں وغیرہ کے متعلق رائے دوسرے پرزہ کاغذ پر ہونی چاہیئے۔ اور ہر ایک مضمون کے خاتمہ پر اپنا نام اور پتہ ہمیشہ مکمل لکھئے!

(۷) ایک تولہ وزنی لفافہ پر ایک آنہ کا ٹکٹ لگتا ہے۔ اس کے بعد ہر تولہ کے لئے دو پیسے زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ بعض حضرات ڈاکخانہ کے اس عام مشہور اصول کا بھی خیال نہیں کرتے۔ اس لئے اُن کا خط بیرنگ ہو کر پہنچتا ہے — لیکن خیال رہے کہ بیرنگ خط ہمارے وصول نہیں کیا جاتا۔ اس لئے بیرنگ خط بھجوائیں گے تو آپ ہی کو واپس وصول کرنا پڑے گا —

(۸) صاحب مضمون اور آبحیات دونوں کا حوالہ اور نہایت واضح حوالہ دئے بغیر آبحیات کا کوئی مضمون جزوی یا کلی طور پر نقل یا ترجمہ کرنے والے اصحاب اخلاقی اور قانونی نقطہ نگاہ سے مجرم سمجھے جائیں گے۔ اور ان کے خلاف نہ صرف آبحیات کے صفحات پر بلکہ سرکاری عدالت میں سخت کارروائی کی جائے گی — یہ چند سطور ضروری سمجھ کر سپرد قلم کر دی گئی ہیں تاکہ سند رہیں اور بروقت ضرورت کام آئیں —

ایڈیٹر

اِن قوانین کی سختی سے پابندی کیجئے ورنہ شکایت کا موقعہ ملے تو دفتر کو معذور سمجھئے!

ایڈیٹر سے گفتگو

گذشتہ پرچہ میں ایک شدید غلطی کی اصلاح کیجئے! ۔ صفحہ ۲۲ پر ایامِ ماہواری تکلیف سے آتے ہوں کے عنوان سے جو نسخہ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے اس کے اوزان غلط درج ہو گئے ہیں — ایکسٹریکٹ بیلاڈونا کا وزن ۱/۴ (چوتھائی) گرین۔ کافور کا ایک گرین۔ اور ہلوائی سہاگ کا وزن بھی ایک گرین ہے — غلطی کاتب کی نہیں ہے بلکہ صاحبِ نسخہ کی اور میری ہے — صاحبِ نسخہ کی تو اس لئے کہ انہوں نے اوزان وہی لکھے تھے جو گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں — اور میری اس لئے کہ میں اوزان کی درستی کرنا چاہتا تھا لیکن عین وقت پر کسی دوسری طرف متوجہ ہو جانے کی وجہ سے نہ کرسکا۔

رسالہ کا شاندار سرورق - اور موصلی سیاہ اور اخروٹ کے بلاک کی رنگین تصویریں ۔ فروری ۱۹۳۹ء کا آبحیات بعض وجہات سے ان دونو چیزوں سے مزین نہ کیا جاسکا — ناظرین کو مایوسی سے بچانے کے لئے فروری کے آبحیات میں کسی جگہ یہ نوٹ بھی دے دیا گیا تھا کہ اگر یہ پرچہ ان چیزوں سے مزین ہو کر نہ پہنچے تو ناظرین گھبرائیں نہیں۔ مارچ ۱۹۳۹ء کا پرچہ شاندار سرورق اور بوٹیوں کی تصاویر سے مزین کر دیا جائے گا۔ — چنانچہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ موجودہ پرچہ ان دونو چیزوں سے مزین ہے۔ امید ہے کہ اس اضافہ کو آپ پسند فرمائیں گے اور قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے!

رسالہ کی ضخامت میں آٹھ صفحات کا اضافہ ۔ فروری ۱۹۳۹ء سے آبحیات کی ضخامت ۴۸ صفحات سے بڑھا کر ۵۶ صفحات کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین نے اس اضافہ کو نوٹ کر لیا ہوگا۔ اور اسے قدر کی نگاہوں سے بھی دیکھا ہوگا!

سویابین کی بلاک کی تصویریں اور سویابین پر سیر حاصل مضمون ۔ موجودہ اشاعت میں موصلی سیاہ اور اخروٹ کی تصویریں شائع ہونے کی وجہ سے سویابین کی بلاک کی رنگین تصویریں اور سویابین پر مضمون کی پہلی قسط اس پرچہ میں شائع نہیں کی جارہی۔ اگر اخروٹ اور موصلی سیاہ کی تصویریں گذشتہ اشاعت میں شائع ہو گئی ہوتیں تو موجودہ اشاعت سے سویابین کی تصاویر اور مضمون کا سلسلہ ضرور شروع کر دیا جاتا — لیکن اب اس کے لئے ناظرین کو آئندہ اشاعت تک انتظار کرنا پڑے گا۔

رسالہ کا کاغذ ۔ تجویز تھی کہ فروری ۱۹۳۹ء سے رسالہ کو پہلے سے بہتر کاغذ لگا دیا جائے۔ لیکن میری ٹونک سے غیر حاضری اور کسی وجہ سے پریس کی بے توجہی — ان دونو کی عنایات سے فروری کا پرچہ اچھے کاغذ پر نہ چھپ سکا۔ اس دفعہ پریس کو مناسب ہدایات دے دی گئی ہیں۔ امید ہے کہ موجودہ پرچہ پہلے سے بہتر کاغذ پر چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔

مضامین و مجربات کرشن ۔ یہ کتاب چھپ کر آگئی ہے اور ضرورت مند اصحاب کو طلب کرنے پر بھجوائی جارہی ہے۔ اس کے متعلق جو انعامی اعلان ایک ماہ کیلئے کیا گیا تھا کہ ایک خریدار بنانے والے کو یہ کتاب مفت دی جائے گی وہ اعلان اب ایک ماہ کی بجائے ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا گیا ہے۔ جب بھی کوئی صاحب چاہیں ایک خریدار بنا کر اور محصول ڈاک کیلئے چھ آنے ادا کر کے یہ کتاب مفت حاصل کر سکتے ہیں — کتاب طلب فرمانے سے پیشتر پرچہ میں کسی دوسری جگہ انعامی اعلان ضرور دیکھ لیجئے!

صنعت و حرفت کے پوشیدہ راز ۔ یہ کتاب ابھی تک تیار نہیں ہو سکی اسلئے ناظرین سے التماس ہے کہ خط پر خط لکھنے کی زحمت گوارا نہ فرمائیں۔ کتاب تیار ہو جائے گی تو حسبِ دستور آبحیات میں اس کا اعلان کر دیا جائے گا!

مُرغی کا انڈا

بعض مقوی و محرک بادہ صاحبین میں انڈوں کی صرف زردی شامل کی جاتی ہے جس سے بعض اچھے اچھے تعلیم یافتہ حضرات میں یہ خیال عام طور پر پھیلتا جاتا ہے کہ انڈے کی سفیدی کچھ مفید نہیں ہوتی۔ لیکن یہ خیال حقیقت سے بعید ہے۔ انڈے کی زردی میں گوشت و پوست پیدا کرنے والا جزو (پروٹین) تقریباً سولہ فی صدی ہوتا ہے تو بارہ فی صدی انڈے کی سفیدی میں بھی تو ہوتا ہے! ـــ پھر سفیدی کو غیر مفید کیسے کہا جا سکتا ہے؟

انڈے میں مندرجہ ذیل معدنی نمکیات پائے جاتے ہیں۔ چونا، فاسفورس، فولاد، پوٹاشیم، گندھک ـــ اور یہ تمام معدنی نمکیات صحت انسانی کیلئے ناگزیر ہیں۔ انڈے میں جس قدر معدنی نمکیات پائے جاتے ہیں گندھک کی مقدار ان میں سب سے زیادہ ہوتی ہے ـــ اور یہ انڈے کی سفیدی میں پائی جاتی ہے!

پندرہ یا بیس انڈوں کی غذائی قدر و قیمت تقریباً آدھ سیر چربیلے گوشت سے زیادہ نہیں ہوتی!

دودھ میں بھی مندرجہ بالا معدنی نمکیات موجود ہوتے ہیں

قیمت کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ان معدنی نمکیات کے حصول کے لئے دودھ سب سے سستی چیز ہے۔

گوشت اس سے دوسرے درجہ پر ہے۔

اور انڈے تیسرے درجہ پر ہیں!

ذیابیطس کے مریضوں کو جہاں اور گوشت نہ دیا جا سکے وہاں انڈوں کے استعمال سے کوئی ضرر نہیں پہنچتا!

تھوڑا ابلا ہوا انڈا زود ہضم ہوتا ہے اور زیادہ دیر تک اُبلا ہوا ثقیل اور دیر ہضم!

جوش کھاتے ہوئے پانی میں تین چار منٹ تک ابالنے سے انڈے کی زردی اور سفیدی جم جاتی ہے۔ اس سے زیادہ دیر تک اُبلا ہوا ثقیل اور دیر ہضم!

انڈے میں مندرجہ ذیل حیاتین پائی جاتی ہیں ـــ ا، ب اوّل، ب دوم، ج اور ڈ۔

حیاتین جؔ انڈے میں بہت قلیل مقدار میں ہوتی ہے۔ لیکن حیاتین ڈؔ بہت کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ حیاتین اؔ اس قدر ہوتی ہے کہ مچھلی کے تیل میں بھی اتنی نہیں پائی جاتی۔ حیاتین بؔ اوّل اتنی جتنی کہ دودھ میں پائی جاتی ہے۔ ب دوم سفیدی کی نسبت زردی میں دوگنی مقدار میں ملتی ہے!

حیاتین اؔ جسمانی نشو و نما کیلئے ضروری ہے اور امراض کے مقابلہ میں جسم کی قوتِ مدافعت کو بڑھاتی ہے ـــ حیاتین بؔ قوتِ ہاضمہ کو بڑھاتی اور قبض کو رفع کرتی ہے ـــ بؔ دوم جسمانی نشو و نما کے لئے ناگزیر ہے ـــ جؔ مرض اسکربوط (سکروی) کو روکتی ہے۔ وزن کو بڑھاتی ہے۔ دل کی حرکت کو ٹھیک رکھتی ہے۔ ہڈیوں اور دانتوں کو غذا پہنچاتی ہے ـــ حیاتین ڈؔ جسم میں معدنی تحویل کو قائم رکھتی ہے اور تپدق سے خاص طور پر بچاتی ہے

مرغی کا انڈا بطخ کے انڈے کی بہ نسبت زیادہ زود ہضم ہوتا ہے ـــ بطخ کے انڈے کی بُو بھی قدرے ناگوار ہوتی ہے!

ایڈیٹر

علاج بالتکلیس

از قلم جناب حکیم غلام محمد صاحب ناظم ــــــــــ لاہور

سرمہ سیمابی

جو بغیر قدح کے مرضِ موتیا بند کا حکمی علاج ہے اور دیگر امراضِ چشم مثلاً دھند غبار تو اس کے استعمال سے دنوں میں دور ہو جاتے ہیں

یہ سرمہ بیس روپے ماشہ کے حساب سے لاہور کا ایک مشہور دواخانہ فروخت کیا کرتا تھا جو مصطفیٰ صاحب سے مجھے بھی عطا ہوا تھا۔ آج بپاس خاطر جناب یہ والا لکھ رہا ہوں اور جملہ ناظرین اکسیریات سے مخلصانہ درخواست کرتا ہوں کہ مطالعہ کے بعد اس کے تصدیق یا تکذیب پر قلم ضرور ہی اٹھائیں۔

صفت ۱۔ ایک چھٹانک یا دو چھٹانک سیماب بازاری لیکر بطریق معروف نمک خوردنی شب ابیض (پھٹکری مبیض) اور ہلدی سے مصفیٰ کرنے کے بعد کھرل میں ڈالیں اور چمپا کے سفید پھول تنکا دور کرنے کے بعد بقدر چھ ماشہ یا تولہ ڈال کر کھرل کریں اور جب پھول پس کر سیماب میں جذب ہو جائیں۔ جدید پھول بقدر چھ ماشہ یا تولہ ڈال کر کھرل کریں حتےٰ کہ سیماب کے ہموزن چمپا کے پھول ختم ہو جائیں۔ مثلاً ایک چھٹانک سیماب ہو تو ایک چھٹانک پھول بذریعہ کھرل شامل کریں اور ایک گھنٹہ مزید کھرل کریں۔ دوسرے دن بدستور اول سیماب کے ہموزن چمپا کے پھول بذریعہ کھرل شامل کریں۔ اور یہ عمل کھرل کرنے کا بتکرار تیس دن سے چالیس دن تک کریں۔ بس سرمہ تیار ہے۔ شیشی میں سنبھال رکھیں اور بوقت ضرورت مریض کی آنکھوں میں رات کو سونے کے وقت لگائیں اور معمولی نرم پٹی آنکھوں پر باندھیں انشاء اللہ امید سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ اور دو تین ہفتوں میں مریض کو کلی صحت ہو جائے گی۔

سرمہ مسی

جو عام طور پر اکثر امراضِ چشم میں مفید ہے خصوصاً اس کے استعمال سے ککرے (رو ہے) دنوں میں دور ہو جاتے ہیں

صفت ۱۔ برادہ مس ایک چھٹانک بطریق معروف مصفیٰ شدہ۔ شب ابیض ایک پاؤ۔ دونوں کو نرم ہاتھوں سے کھرل کرنے کے بعد کسی کوزہ گلی میں بند کریں۔ اور کوزہ کا منہ اچھی طرح گل حکمت کرنے کے بعد دس سیر اوپلوں کے انگاروں میں دفن کریں۔ یعنی دو دو برادہ اوپلوں کے انگاروں میں کوزہ کو دفن کریں۔ سرد ہونے پر نکالیں اور معمولی پانی کی مدد سے دھو کر پھٹکڑی کا اثر دور کریں۔ اور نیم کشتہ شدہ برادہ مس کے ہمراہ جدید

ایک پاؤ شب سفید ملا کر بطریق اول نرم کھرل کریں اور پہلے کی طرح کوزہ گلی میں اچھی طرح بند کرنے کے بعد دس سیر اوپلوں کے انگاروں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکالیں۔ اور معمولی پانی سے دھو کر پھٹکڑی کا اثر دور کریں۔ بعدہٗ جدید شب سفید ہموزن ملا کر کھرل کریں۔ اور بطریق اول کوزہ گلی میں اچھی طرح بند کرنے کے بعد دس سیر اوپلوں کے انگاروں کی آگ دیں اور یہ عمل بتکرار سات مرتبہ کریں اور آٹھویں مرتبہ ہموزن شب سفید ملا کر کھرل کریں اور بدستور آگ دیں۔ لیکن اس مرتبہ شگفتہ شدہ پھٹکڑی کو عمل غسل کے ذریعہ خارج نہ کریں۔ بلکہ کشتہ شدہ برادہ مس کے ہمراہ باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ اور مریض کی آنکھوں میں بطور سرمہ لگائیں۔ انشاءاللہ دو تین ہفتوں میں مکمل صحت ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ مذکورہ سرمہ جب مریض کی آنکھوں میں دن کو لگائیں۔ مریض کو کم از کم ایک گھنٹہ اندھیرے میں بٹھا رکھیں اور رات کے وقت جب مریض سونے لگے تب یہ سرمہ آنکھوں میں لگائیں۔

مزید نوٹ:۔ کوزہ گلی جس میں برادہ مس کو شب سفید کے ہمراہ کھرل کرنے کے بعد بند کریں اتنا بڑا ہونا چاہیئے۔ کہ چوتھائی حصہ کوزہ کا خالی رہے۔ اور زمین میں گڑھا کھود کر اپلوں کے انگاروں کی آگ دی جائے۔

برادہ مس سے زنگار بنانا

جو مذکورہ بالا امراض میں مفید تر ہے۔ ناظرین آبحیات ضرور ہی بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

صفت:۔ برادہ مس معمولی طور پر مصفےٰ شدہ ایک چھٹانک عرق لیموں مقطر شدہ ڈیڑھ پاؤ۔ نوشادر مصفےٰ ایک چھٹانک

ترکیب:۔ اچھے مضبوط کھرل میں برادہ مس اور نوشادر ملا کر نرم ہاتھوں سے کھرل کریں اور تھوڑا تھوڑا لیموں کا عرق مقطر شدہ بھی ڈالتے جائیں اور یہ عمل کھرل کرنے کا جاری رکھیں حتےٰ کہ نصف عرق لیموں کا ختم ہو جائے ازاں بعد برادہ مس اور نوشادر کا مرکب کانچ کے پیالہ میں رکھکر بقایا لیموں کا عرق جو بقدر تین چھٹانک ہے ڈال کر پیالہ پر کانچ کا ڈھکنا رکھکر محفوظ جگہ میں پیالہ کو رکھ دیں۔ تاکہ گرد و غبار سے پاک رہے۔ بعد ازاں باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور بقدر ضرورت لیکر ہموزن سرمہ سیاہ کے ساتھ ملائیں اور مریض کی آنکھوں میں سلائی کی مدد سے لگائیں۔ پہلے ہفتہ ہی میں امید سے زیادہ فائدہ ہو گا۔

کشتہ نیلا تھوتھا بذریعہ شب سفید

جسے بطور منجن استعمال کرنے سے پائیوریا کے مرض کی شکایت دور ہوتی ہے

صفت:۔ شب سفید (پھٹکڑی سفید) باریک پسی ہوئی ایک چھٹانک۔ نیلا تھوتھا باریک پسا ہوا آدھی چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔ سرکہ خالص بقدر ضرورت ۔۔۔ آہنی کڑاہی میں شب سفید کا سفوف نیلا تھوتھا کے تہ و بالا رکھ کر سرکہ خالص اس قدر ڈالیں کہ ہر دو سفوف بخوبی تر ہو جائیں۔ بعدہٗ کڑاہی کے نیچے نرم آگ جلائیں جب سرکہ کی رطوبت خشک ہو کر پھٹکڑی پھولنے لگے۔ تب آگ ذرا تیز کر دیں تاکہ پھٹکڑی شگفتہ ہو جائے۔ سرد ہونے پر دونوں کو باریک پیس لیں۔ بس منجن تیار ہے۔ شیشی میں محفوظ رکھیں۔ اور

رات کو سونے سے پہلے مسوڑھوں پر دونوں جانب اچھی طرح ملیں اور رال بہنے دیں۔ اور خیال رکھیں۔ جب رال ٹپک چکے کلی کرنے کے بعد سو جائیں اور صبح حسب دستور ہاتھ منہ دھوئیں۔ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔

نوٹ :- مذکورہ منجن جب دانتوں پر ملا جائے۔ خیال رکھیں کہ تھوک یعنی رال حلق میں نہ گرنے پائے۔

منجن سفید بذریعہ خرمہرہ وغیرہ

جس کے استعمال سے دانت سفید، مسوڑھے مضبوط اور جملہ امراض دندان سے ہمیشہ نجات ملتی ہے

صفت ما :- کشتہ خرمہرہ سفید۔ کشتہ صدف معمولی۔ نمک سنگ سوختہ۔ شب سفید بریاں۔ سمندر جھاگ۔ سنگ جراحت سوختہ۔ فلفل گرد برنگ سفید۔ سب ہموزن لے کر بطور منجن باریک پیس لیں اور صبح و شام بطریق معروف دانتوں پر ملیں۔

نوٹ :- خرمہرہ سفید۔ صدف معمولی۔ سنگ جراحت وغیرہ کو کوزہ گلی میں بند کر کے حسب ضرورت آگ دیں۔ پھر منجن میں ملائیں۔ بس منجن تیار ہے۔

کشتہ شاخ مرجان

جس کے استعمال سے بلغمی دمہ کی شکایت دنوں میں دور ہو جاتی ہے

صفت ما :- شاخ مرجان بقدر ایک چھٹانک یا کم و بیش لے کر شیر مدار سے تین مرتبہ تر و خشک کریں۔ بعدہٗ کوزہ گلی میں بند کر کے کوزہ کا منہ اچھی طرح سے بند کریں۔ اور زمین میں گڑھا کھود کر دس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر دیکھیں اگر برنگ سفید کشتہ شدہ شاخ مرجان برآمد ہوں تو بہتر ورنہ ایک مرتبہ شیر مدار میں تر و خشک کرنے کے بعد بطریق اول کوزہ گلی میں بند کریں اور آٹھ دس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ انشاء اللہ اس مرتبہ خاطر خواہ کشتہ تیار ہوگا۔ باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور ایک رتی سے لے کر دو رتی تک منقہ دانہ برآوردہ میں رکھ کر مریض کو ایک وقت یا دو وقت حسب ضرورت کھلائیں۔ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔ ترش اور بادانگیز ادویہ سے پرہیز لازمی ہے۔ نیز روغن تلخ وغیرہ بھی استعمال نہ کریں۔

بلغمی دمہ کا علاج بذریعہ شب سفید

یہ نسخہ کشتہ شاخ مرجان والے متذکرہ بالا نسخہ سے زیادہ قوی ہے

صفت ما :- شب سفید پھٹکڑی سفید، نیم کوفتہ بقدر ضرورت لے کر شیر مدار سے تین مرتبہ تر و خشک کریں۔ بعدہٗ کوزہ گلی میں بند کر کے کوزہ کا منہ اچھی طرح سے خام کریں۔ اور اتنی آگ دیں کہ پھٹکڑی شگفتہ ہو جائے۔ بعد ازاں باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک دو سے چار رتی تک انشاء اللہ کیسا ہی سخت بلغمی دمہ کیوں نہ ہو ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔ روغن سرشف۔ ترش اور بادانگیز اغذیہ سے پرہیز لازمی ہے +

نسخہ ضیق النفس بلغمی

جو بذریعہ کشتہ خرمہرہ زرد تیار ہوتا ہے اور مذکورہ بالا دونوں کشتوں سے قوی تر ہے

صنعت:۔ کشتہ خرمہرہ زرد۔ ایک چھٹانک یا بقدر ضرورت کم و بیش لے کر شیر مدار سے دو تین مرتبہ اچھی طرح تر و خشک کریں۔ بعدہ کوزہ گلی میں بند کر کے کوزہ کا منہ اچھی طرح خام کریں۔ اور پانچ چھ سیر اپلوں کی آگ زمین میں گڑھا کھود کر دیں۔ سرد ہونے پر کوزہ کا منہ کھول کر دیکھیں۔ اگر خرمہرہ برنگ سفید کشتہ شدہ ہوں تو بہتر ورنہ ایک اور آنچ پہلے کی طرح شیر مدار میں تر و خشک کرنے کے بعد دیں۔ اور پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک ایک دو رتی تک — انشاء اللہ دنوں میں کلی صحت ہو جائے گی۔ روغن سرشف۔ ترش اور بادانگیز ادویہ سے پرہیز کرائیں۔

خنازیر کا شرطیہ علاج بذریعہ کشتہ مس

یہ کشتہ مس خنازیری مواد کا دافع ہونے کے علاوہ بیحد مقوی باہ بھی ہے

صنعت:۔ ہڑتال ورقیہ دو تولے کر بقدر ضرورت شیر مدار میں کھرل کر کے دو قرص بنائیں اور ایک تولہ تانبہ کے پتر کے نیچے اوپر دے کر لب بند کریں اور کوزہ گلِ حکمت شدہ میں آدھ پاؤ نمک سانبھر بھر کر قرص مذکور رکھیں اور آدھ پاؤ نمک سانبھر بطور لحاف رکھ کر کوزہ کا منہ اچھی طرح بند کریں اور محفوظ الہوا جگہ میں گڑھا کھود کر دس بارہ سیر اپلوں میں دفن کریں اور دو چار دہکتے ہوئے اپلے گرد اگرد چن کر آگ ہو جائیں اور خیال رکھیں جب آگ اچھی طرح روشن ہو جائے تب مٹی سے آگ کو دبا دیں۔ لیکن اوپر کے حصہ کو کھلا رہنے دیں تا کہ آگ بجھ نہ جائے۔ شبانہ روز کے بعد نکالیں اور نمک سانبھر کو علیحدہ کریں یہ مفید مطلب نہیں بعدہ دو تولہ جدید ہڑتال ورقیہ لیکر شیر مدار کی مدد سے بذریعہ کھرل دو قرص بنائیں اور پترہ نحاس آتش خوردہ پر جو ہڑتال لگی ہوئی ہو چھڑانے کے بغیر ہر دو قرص نیچے اوپر دے کر ہر دو قرص کے لب بند کر دیں۔ اور پہلے کی طرح کوزہ گلی میں آدھ پاؤ نمک سانبھر کا فرش کرنے کے بعد قرص مذکور رکھیں اور آدھ پاؤ نمک سانبھر رکھ کر کوزہ کا منہ اچھی طرح بند کریں۔ اور پہلے کی طرح محفوظ الہوا مقام میں آٹھ دس سیر اپلوں کی آگ دیں اور شبانہ روز کے بعد نکالیں اور صرف نمک سانبھر جدا کرنے کے بعد جدید ہڑتال ورقیہ دو تولہ لیکر بذریعہ کھرل شیر مدار کی مدد کر دو ٹکیاں بنائیں۔ اور پترہ مس کے نیچے اوپر دے کر بطریق اول کوزہ گلی میں آدھ پاؤ نمک سانبھر کا فرش کریں۔ اس پر قرص مذکور رکھ کر آدھ پاؤ نمک سانبھر بطور لحاف رکھ کر کوزہ کا منہ اچھی طرح بند کریں اور بدستور اول محفوظ الہوا مقام میں آٹھ دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ اور سرد ہونے پر نکال کر نمک سانبھر علیحدہ کریں اور چوتھی مرتبہ بعینہٖ تکرار عمل کریں۔ بعدہ مع ہڑتال ضماد شدہ پترہ مس باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک دو چاول سے ایک رتی تک مریض کو بوقت صبح حلوا میں رکھ کر کھلائیں۔ غذا دو نو وقت مرغن۔ ترش اشیا اور روغن تلخ سے مریض کو پرہیز کرائیں۔ انشاء اللہ دو تین ہفتوں میں خنازیری مواد خشک ہو کر مریض کو کلی صحت ہو جائے گی۔ اس طریق سے کشتہ شدہ مس مع ہڑتال مقوی باہ بے حد ہے + ——— (باقی آئندہ)

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات

یہ مستقل عنوان ہے۔ جس کے ماتحت آبحیات کی ہر اشاعت میں مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات پر آنکھیں کھول دینے والے مضامین شائع ہوتے ہیں ــــــ مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کے متعلق صحیح اور مستند علم کی اشاعت وقت کی ایک اہم ضرورت ہے اس لئے کہ اس علم کی اشاعت کے بغیر حیات کو اپنے کامل ظہور کا موقعہ نہیں مل سکتا ــــــ اس علم کی اشاعت کے لئے آبحیات کے کم از کم آٹھ صفحات ہر اشاعت میں وقف ہوا کریں گے ــــــ اڈیٹر

شادی محبت کی بنا پر یا حسن کی بنا پر

مشہور جرنلسٹ جناب رام رچھپال صاحب شیدا دہلوی کے قلم سے

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا شادی محبت کی خاطر ہونی چاہیئے؟ تمام اہل مغرب اپنے عمل سے اس سوال کا جواب اثبات میں دیتے ہیں۔ امریکہ اور تمام یورپ میں یہی دستور ہے کہ جہاں محبت ہو وہاں شادی کی جائے۔ بخلاف اس کے مشرق میں پہلے شادی ہوتی ہے اور بعد میں محبت ہوتی ہے۔ سچ پوچھو تو وہ دونوں ہی طریقے اصلاح طلب ہیں۔ اور دونوں ہی نقص سے خالی نہیں۔ محبت کی شادی کے نتائج بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپ اور امریکہ میں طلاقوں کی بھرمار ہے۔ اور مشرق میں شادی لاٹری سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ تقدیر اچھی ہوئی تو بیوی اچھی مل گئی ورنہ خیر کیونکہ جن دو انسانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ تمام عمر بسر کرنی ہے۔ ایک دوسرے سے تعارف کا شادی سے پہلے کوئی موقعہ نہیں ملتا۔ اور مغرب میں شادی جوش محبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس لئے جب وہ جوش ختم ہو جاتا ہے تو محبت غائب ہوتی ہے اور نباہ دشوار ہو جاتا ہے پھر طلاق کے سوا چارہ نہیں چونکہ عورتوں کو بے انتہا آزادی حاصل ہے۔ اس لئے دوسرے مردوں سے ملنے جلنے میں کوئی شے مانع نہیں۔ اگر کسی دوسرے مرد کا حسن مردانہ پسند آگیا یا وہ زیادہ مالدار ہوا تو طبیعت اس طرف راغب ہو گئی اور طلاق کے لئے بہانہ تلاش ہونے لگا۔ اسی طرح مرد کا دل کسی حسینہ پر آگیا تو کلب کے بہانے سے راتوں غائب رہنے لگے جس کا لازمی نتیجہ بیوی سے شکر رنجی اور پھر طلاق۔ جس طرح بچوں کو کبھی ایک کھلونا پسند ہوتا ہے اور کبھی دوسرا۔ یہی حال مغرب کا ہے۔ بنیادی غلطی یہ ہے کہ شادی کے لئے حسن کو معیار قرار دیا جاتا ہے۔ اور محبت کی وجہ سے شادی ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اول تو حسن ایک غیر معینہ شے ہے۔ اس کا کوئی خاص سٹینڈرڈ نہیں ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ جس لڑکی کے لئے ایک نوجوان غلبۂ عشق میں دیوانہ ہو جاتا ہے اور اسے سبز پری سے افضل سمجھتا ہے دوسرے آدمیوں کی نظر میں وہ اس قدر محبوب کیوں نہیں ہوتی جس کے لئے وہ اپنے ہوش و حواس گم کر دیں۔ اور یہ جنون جسے لوگ محبت کہتے ہیں دو چار سال کا کھیل ہوتا ہے۔ جہاں جسم میں خون کی کمی ہوئی یا کوئی مرض لاحق

ہوگیا تو وہ بات ہی نہیں رہتی۔ جس کی وجہ سے ایک نوجوان اپنے دل کا مالک نہ رہا تھا۔ اب وہ تیز نگاہ پیکار جس نے اُسے زخمی کیا تھا کند ہو چکا ہے۔ اور لب لعلین اپنی آب و تاب کھو چکے ہیں۔ اگر محبت جسمانی خوبصورتی سے قطع نظر اخلاقی اور روحانی بنا پر ہو تو وہ پائیدار ہوتی ہے۔ محبت کے لئے خوبصورتی لازم نہیں۔ ماں کی محبت بچے سے اس کے حسن کے اعتبار سے نہیں ہوتی مگر کسی قدر حقیقی اور پائیدار ہے۔

مہاتما گاندھی ظاہر ہے کہ یوسف ثانی نہیں ہیں مگر کروڑوں آدمی ان سے کس قدر محبت کرتے ہیں۔ محض ان کی نیکیوں کی وجہ سے۔ کوئی وجہ نہیں کہ شوہر اور بیوی کے مابین اخلاق اور ہمدردی ہوا خواہی اور خوش سلیقگی کی وجہ سے دلبستگی نہ ہو۔ خواہ بیوی پدمنی نہ ہو۔

یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نہایت حسین لڑکی سے شادی کرنی چاہیئے؟ میں کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں۔ اگر تم مرد دانا ہو تو بھول کر بھی ایسی غلطی نہ کرنا۔ اگر تم شادمانی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو کسی معمولی شکل و صورت کی دلہن اپنے لئے تلاش کرو تمہارا گھر رشک حمام بن جائے گا۔ خواہ تم اسے یقین کرو یا نہ کرو لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔

اگر تم درخشندہ جمال لڑکیوں کو چھوڑ کر ایک معمولی صورت کی مگر نیک خصال دلہن سے شادی کرو گے تو تم تمام عمر خوش رہو گے۔ اگر کسی احمق سے تم یہ کہو کہ تم بڑے عقلمند ہو اور کسی بیمار سے یہ کہ تم تندرست ہو رہے ہو۔ کسی کمزور سے یہ کہو کہ تم تو خاصے مضبوط ہو۔ اور کسی کاہل الوجود سے یہ کہو کہ تم بڑے چست ہو اور کسی معمولی صورت کی عورت سے یہ کہو کہ تم بڑی خوبصورت ہو۔ تمہارا یہ ایک جملہ ان سب لوگوں کو ہمیشہ کے لئے تمہارا مداح بنا دے گا ان کی نظروں میں تم فرشتہ سے کم نہ ہوگے۔

دوسرا فائدہ یہ کہ تم آتش رقابت سے ہمیشہ محفوظ رہو گے تمہیں کبھی یہ خدشہ نہ ہوگا کہ کوئی دوسرا شخص تمہاری رفیق حیات کی طرف للچائی ہوئی آنکھوں سے دیکھے گا۔ ہمارے خیال میں پردہ کا ظالمانہ رواج نکلا ہی اس وجہ سے ہے کہ بعض مشرقی ممالک کے لوگوں نے اپنی خوبصورت عورتوں کو اس لئے چھپا کر رکھا کہ کوئی انہیں دیکھ نہ لے۔ اور کوئی فتنہ بپا نہ ہو جائے۔ ذرا معمولی چیزوں کو دوسروں کی نظر سے بچانا کیوں ضروری سمجھا گیا۔ پردہ نے عورتوں کو سیر و تفریح اور تازہ ہوا سے محروم کر دیا اور انہیں زنداں خانہ کا اسیر بنا دیا کھیل کود اور ورزش کا حق ان سے چھین لیا گیا جس سے ان کو بڑا نقصان پہنچا۔ پس اگر تم عقل سے بہرہ ور رکھتے ہو تو ایسی عورت سے شادی کرو جسے گھر کے اندر چھپا کر رکھنے کی ضرورت پیش نہ آئے اور آزادی سے ہوا خوری کے لئے باہر جا سکے اور کسی کو اس کے رنگ روپ کی طرف خاص توجہ نہ ہو اور تمہیں برقعہ میں لپیٹ کر اپنی بیوی کو باہر لے جانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

معمولی شکل کی بیوی تو تمام عمر کنیز بنی رہے گی جبکہ تم اس کے ساتھ محبت سے پیش آؤ گے اور اسے یقین دلاؤ گے کہ اس کی شکل و شباہت تمہیں نہایت مرغوب ہے۔ چونکہ دنیا میں یہ گمراہی پھیلی ہوئی ہے کہ خوبصورت عورتوں کے حسن و جمال کی لوگ تعریف کرتے ہیں۔ ہر عورت کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ وہ جمیل و شکیل ہو۔ لہٰذا جس عورت کو تم جمیل ہونے کا یقین دلاؤ گے اس کی دلی آرزو حقیقت بن جائے گی اور اس کی خوشی اور اطمینانِ قلب کی کوئی انتہا نہ رہے گی تمہارے لئے یہ کس قدر دلچسپی کی بات ہے کہ تمہاری الوہنگی (بیوی) خواہ ملی پارٹیوں میں شامل ہو یا سینما میں۔ گھوڑ دوڑ دیکھنے جائے یا فٹ بال میچ۔ راگ رو یا سیکھے یا مصوری یا سائنس۔ خواہ ریڈیو میں اپنی تقریریں براڈ کاسٹ کرے کہیں بھی اس کے لئے خطرہ نہ ہوگا تم اسے بے فکری کے ساتھ پہاڑ پر بھیج سکتے ہو۔ یا تبدیل آب و ہوا کے لئے سمندر کے کنارے وہ ہوائی جہاز میں اڑتی پھرے یا دریا میں کشتی چلائے یا ٹینس کھیلے یا برف پر پھسلے اور ہر قسم کے سماجی۔ مذہبی۔ سیاسی جلسوں میں شریک ہو۔ تم اسے کہیں بھی جانے سے منع نہ کرو گے۔

وہ جانتی ہے کہ تم اس پر بھروسہ کرتے ہو۔ پس وہ بھی تم پر وشواس رکھے گی۔ جس کا نتیجہ بہجت و شادمانی ہوگا۔

دوسرا بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ تمہیں اس کے ساتھ جو پریم ہوگا وہ عشق کی حد تک نہیں پہنچے گا۔ کیونکہ عشق ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ آدمی کا

دماغ بل جاتا ہے وہ عقل اور دور اندیشی کو جواب دے دیتا ہے۔ ہر گھڑی۔ ہر لمحہ اس کی توجہ ایک ہی مرکز پر رہتی ہے۔ وہ کوئی عملی یا تجارتی یا سیاسی یا علمی کام دل و دماغ کی پوری طاقت کے ساتھ سرانجام دینے کے ناقابل ہے۔

ایشور نہ کرے کہ کسی آدمی کو جو دنیا میں کامیاب ہونا چاہتا ہے اور اطمینان کے ساتھ گرہست کا آنند بھوگنا چاہتا ہے۔ یہ نامراد مرض لاحق ہو اور وہ کسی کام کا نہ رہے۔ کیا کوئی شریف گرہستی یہ خواہش کرے گا کہ اس کا انجام مجنوں اور فرہاد یا رانجھے کا سا ہو۔ مسلمان جب نماز پڑھتے ہیں تو خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے فضل کیا ہے۔ اور ہندو سندھیا میں گائتری منتر پڑھتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ اے پرماتما ہماری عقل و حواس کو منور کر۔ یہ کوئی نہیں کہتا کہ اے خدا ہمیں پاگل بنا دے۔ ہمارے دماغ کا توازن خراب کر دے ہمیں دونوں جہان کے کاموں کے ناقابل بنا دے۔ پس اگر بیوی حد سے زیادہ خوبصورت ہوتی اور بدقسمتی سے آپ اس پر عاشق ہو گئے تو عقل سلامت رہے گی یا رخصت ہو جائے گی؟

دنیا میں تمام کاروبار عقل سلیم کی بدولت چلتے ہیں۔ پھر تم کس طرح کامیاب بن سکو گے لیکن اگر بیوی معمولی صورت کی ہوئی تمہاری عقل میں فتور آنے کا کوئی امکان نہیں۔ تم بیوی کو کھلونا نہیں سمجھو گے بلکہ زندگی کی رفیق خیال کرو گے۔ نہ ہر وقت اسکی فرمائشیں پوری کرنے کا فکر رہے گا۔ تمہارے بچوں کی تعلیم و تربیت اچھی طرح ہو سکے گی۔ کیونکہ تم ان کی طرف توجہ دے سکو گے!

ایک اور بات یاد رکھیے کہ قدرت اپنا توازن قائم رکھتی ہے جس عورت کی صورت زیادہ اچھی نہ ہو تو یا تو وہ زیادہ خوش گو ہو گی یا اس کے خصائل زیادہ دلکش ہوں گے۔ خوبصورت عورتوں میں غرور زیادہ ہوتا ہے اور مغرور ساتھی سے خدا کی پناہ۔ لیکن معمولی شکل کی عورت اغلب ہے کہ خوش خلق ہو اور یاد رکھو کہ چند سال گذر جانے کے بعد جب قدرت حسین اور معمولی کو ایک سطح پر لے آئے گی تب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت میں خوبصورت کونسی ہے۔ وہی جس نے ہمیشہ آپکی اطاعت کی۔ اور سیوا کرتی رہی اور آپکے لئے پریم اس کے دل میں بسا رہا اور جو ہمیشہ آپ پر وشواس کرتی رہی اس وقت اس کی قدر و قیمت آپ پر کھلے گی۔

یہ بھی تو دیکھو کہ تم ایک معمولی شکل کی عورت کو اردھنگی بنانے میں ایک نیکی کا کام بھی سرانجام دو گے۔ کیونکہ تم ایک ایسی لڑکی کو قبول کرتے ہو جسے دوسرے لوگ کم قیمتی سمجھتے ہیں۔ اور تم اسکی پژمردہ زندگی پریم کی بارش سے سرسبز کرتے ہو۔ وہ ستو خوبصورتی تو چار دن کی چاندنی ہوتی ہے اصلی خوبصورتی خوش اخلاقی ہے وہی اور ہمدردی اور ہوا خواہی کی زندگی ہے کہ تم حسین بیوی کو ہمیشہ اپنے پریم میں مگن رہے گی اسکو ہمیشہ خوش رکھنا اس کی زندگی کا مقصد ہوگا۔ آخر شوہر اپنی بیوی سے پریم توجہ اور ہوا خواہی کے سوا اور کیا چاہتا ہے اور یہ سب نعمتیں تمہیں حاصل ہوں گی۔ اور اگر تمہیں خوبصورت چیزیں دیکھنے کا شوق ہے تو باغوں میں بڑے خوبصورت پھول اور سنیما اور تھیٹر میں خوبصورت ایکٹرسوں کو ناچتے گاتے دیکھ سکتے ہو یا کیا ضروری ہے کہ ہر ایک خوبصورت عورت جو آپ پسند کرتے ہیں وہ آپ کی بیوی ہی بن کر رہے۔

جب ساری باتیں جو زندگی کو خوشگوار بناتی ہیں تمہیں گھر میں حاصل ہیں تو آنکھوں کی سیری کیلئے خوبصورت تصویریں دیکھ لو۔ علاوہ ازیں معمولی شکل کی عورت سے شادی کر کے تم یہ ثابت کر دو گے کہ تم ظاہر کی قدر نہیں کرتے بلکہ باطن پرست ہو ——— ایک نکتہ اور تاریخ میں بہت سی عورتیں گذری ہیں جن کا نام سن کر تم ادب سے سر جھکا دیتے ہو ایسی ایسی بہادر۔ پتی ورتا۔ ست ونتی اور ایشور بھگت گذری ہیں کہ آج تک دنیا ان کے گیت گاتی ہے۔ کیا ان کی عظمت ان کے حسن و جمال کی وجہ سے ہے یا کہ ان کی روحوں کی پاکیزگی کی وجہ سے۔ کیا تم ساوتری دیوی پدمنی۔ جھانسی کی رانی اور اہلیا بائی کی تعریف اس لئے کرتے ہو کہ وہ صاحب حسن و جمال تھیں یا کہ انکی بہادری اور شوہر پرستی اور حب الوطنی کی وجہ سے۔ اس وقت تمہارے خیال میں ان کا حسن نہیں ہوتا بلکہ انکی اخلاقی اور روحانی عظمت ہوتی ہے۔ ماخوذ

جذبۂ جنس اور حواسِ خمسہ ظاہرہ

از قلم عالیجناب حکیم قاضی محمد عظیم اللہ صاحب کامل طب و جراحت۔ پروفیسر تشخیص و انچارج خیراتی یونانی شفاخانہ طبیہ کالج لاہور

ملاحظہ } حکیم و ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب ملک کے گنتی کے ان چند اطباء میں سے ہیں جنہوں نے جدید مغربی صنفی علوم کا بہت کچھ مطالعہ کیا ہے۔ "ارسطو کا شاہکار" اور "قانونِ عشرت" آپ کی وہ بلند پایہ صنفی تالیفات ہیں جن سے آپ کی عام علمی قابلیت اور خاص طور پر صنفی واقفیت پر روشنی پڑتی ہے ———

——— آپ اپنی بیشتر صنفی تحریروں کا مواد مستند انگریزی کتابوں سے لیتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کا مضمون بھی ایک مستند انگریزی صنفی کتاب "دی سائیکولوجی اوف سکس" سے لیا گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ کے مضامین ناظرین "ابحیات" کے حلقہ میں پسند کئے جائیں گے ———......———

ایڈیٹر

جذبۂ جنس کی انگیخت اور تسکین میں جو حصہ حواسِ خمسہ ظاہرہ (بصارت، لمس، شم، سماعت اور ذوق[1]) کو حاصل ہے وہ کسی شرح و بسط کا محتاج نہیں۔ بقول شخصے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ✲ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

ان احساسات سے گو لمس (چھونے کی حس) کو جو درجہ اور امتیاز حاصل ہے وہ کسی دوسری حس کو حاصل نہیں تاہم حسِ بصارت (دیکھنے کی حس)، سماعت (سننے کی حس) اور شم (سونگھنے کی حس) جو بمقابلہ حسِ لمس کے زیادہ لطیف حسیں قرار دی گئی ہیں۔ جذبۂ جنس کی انگیخت میں پیش پیش رہتی ہیں اور چونکہ ان سب میں بھی حسِ بصارت سب سے زیادہ لطیف اور پیش پیش ہے اس لئے آج کی صحبت میں اسی کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

حسِ بصارت اور جذبۂ جنس جذبۂ جنس کی اولین محرک بالعموم حسِ بصارت یا بالفاظِ عام تر آنکھ ہوا کرتی ہے۔ حسن اور عشق کا چولی

---

[1] حسِ ذوق یعنی قوت ذائقہ کو اس میں بہت ہی کم درجہ حاصل ہے۔ بلکہ سوائے دو چار ادنیٰ انواع حیوانات کے جن میں بالعموم مادہ حاملہ ہو چکنے کے بعد جذبۂ جنس کی تسکین کامل کے سلسلہ میں نر کو ہڑپ کر جاتی ہے۔ باقی تمام حیوانات اور بالخصوص انسان میں اس حس کو بہت ہی کم درجہ حاصل ہے گو اکثر لوگ جذبۂ جنس کی تسکین سے حاصل ہونے والے احساس کو بھی عموماً "مزے" سے ہی تعبیر کیا کرتے ہیں۔ اور اس حس کو جنس کے معاملہ میں غیر متعلق رکھنے کی ایک خاص وجہ فطرت کے نزدیک یہی معلوم ہوتی ہے کہ قوت ذائقہ بقائے ذات کی اہم ترین ضرورت غذائیت میں بدن کی خاص غلام ہے۔ اگر یہ جنسی تعلق میں بھی اسی طرح دخیل ہو جاتی جس طرح دوسری حسیں ہیں تو خطرہ تھا کہ عاشق اپنے معشوق کے ساتھ جنسی تعلق کی بجائے کبھی کبھی زیادہ جوش میں آ کر اسے کھا نگل جایا کرتا۔

دامن کا ساتھ ہے اس کا بیان کرنا نہ صرف دشوار بلکہ تحصیلِ حاصل ہے۔ دُنیا کے اُدباء اور شعرائے کرام نے اس پر جس قدر خامہ فرسائی کی ہے اس سے کون ناواقف ہے۔ مگر حُسن کا وجود بغیر آنکھ کے بے معنی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ "آنکھیں گئیں تو جہان گیا" یعنی عدم بصارت پر دنیاوی زندگی کا تمام لطف ختم ہو جاتا ہے۔ تو پھر حُسن جو اپنے وجود ہی کے لئے دیکھنے والی آنکھ کا محتاج ہے۔ بغیر آنکھ کے کیا اہمیت رکھتا ہے؟ پس جب حسن اور بصارت کا تعلق واضح ہو گیا تو پھر بصارت اور عشق کا جو فی الحقیقت جذبۂ جنس کا ہی مظہر اتم ہے۔ تعلق بھی اظہر من الشمس ہے۔ فی الحقیقت حس بصارت اور جذبۂ جنس کا بھی اسی طرح چولی اور دامن کا ساتھ ہے۔ جس طرح حُسن اور عشق کا۔ اکثر افراد میں جذبۂ جنس کی اولین محرک حس بصارت ہی ہؤا کرتی ہے۔ چنانچہ اکثر اشخاص میں بالعموم جنس مقابل کے حسین افراد کو دیکھ کر یا حیوانات کی دنیا میں جفتی کے مناظر دیکھکر یا جنس مقابل کی خوبصورت فحش یا غیر فحش تصاویر (سینما کے پردے یا تصویروں کی دوکان وغیرہ پر) یا ایسے ہی مجسموں اور بتوں وغیرہ کو دیکھنے پر ہی پہلے پہلے شہوانی لطف محسوس ہؤا کرتا ہے جو مذکورہ حقیقت کی نہایت نمایاں دلیل ہے۔ اب اگر ذرا وسیع اور گہری نظروں سے دیکھا جائے تو حس بصارت اور جذبۂ جنس کے اس قریبی تعلق کی بنیادوں پر ہی دنیا کے بیشتر فنون لطیفہ (مصوری، سنگ تراشی، نقاشی، فوٹوگرافی وغیرہ) اور تمدن، معاشرت، رسم و رواج حتیٰ کہ بعض مذہبی اصولوں (لباس، بالوں کے فیشن، جسمانی آرائش و مصنوعی جمال کے دوسرے تمام طریق، پردہ اور شو لنگ پوجا وغیرہ) کے عظیم الشان اور مضبوط قصر رفیع قائم ہوئے اور اب تک قائم ہیں۔ اگر ان سب کی تفصیل کی جائے تو ایک دفتر کی ضرورت ہے جس کے لئے نہ وقت ہے اور نہ اس مختصر مضمون میں گنجائش۔ لیکن اس کو ختم کرنے سے پہلے چونکہ حسن کا لفظ اوپر آ گیا ہے اور بیشتر قارئین کرام بہت ممکن ہے اس کے مفہوم کو جاننے کے باوجود اسے علمی اور فنی حیثیت میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اس لئے علمی و فنی نقطۂ نظر سے یہاں اس لفظ کی مختصر توضیح کر دینا بے موقع نہیں ہوگا۔

حُسن:- حسن ایک عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں خوبی، نیکی اور خوبصورتی۔ اُردو میں بالعموم یہ مؤخر الذکر یعنی خوبصورتی کے معنوں میں مستعمل ہے اور مذکورہ بالا بیان میں بھی اس کے معنی خوبصورتی کے ہی لئے گئے ہیں۔ خوبصورتی ہر چیز میں پائی جا سکتی ہے کیونکہ خوبصورتی سے مراد کسی چیز کی صورت کا اچھا ہونا۔ لیکن اصل چیز جو توضیح طلب ہے وہ یہ ہے کہ کسی چیز کی صورت کے اچھا ہونے کا کیا مفہوم ہے کیونکہ اچھائی ایک اضافی چیز ہے اور اس کا کوئی خاص معیار قائم کرنا مشکل ہے اس لئے بعض لوگوں نے اس کا مفہوم پیش کیا ہے کہ جب کسی چیز میں ایسی صفات جمع ہو جاتی ہیں کہ وہ دیکھنے والے کی نظروں کو بھلی اور خوش کن معلوم ہو تو وہ اس دیکھنے والے کیلئے خوبصورت ہے۔ یہ حسن یا خوبصورتی کی مطلق تعریف۔ اب اس کے بعد جنس مقابل کے حسن پر نظر ڈالنی ضروری ہے جو بالعموم جذبۂ جنس کا اولین محرک ہؤا کرتا ہے چونکہ حسن محض من کی موج یا ذہنی تخیل ہی کا نتیجہ نہیں ہوتا جیسا کہ بعض سطحی طور پر دیکھنے والے لوگ سمجھتے ہیں بلکہ اس کا تعلق براہ راست جذبۂ جنس کے ساتھ ہوتا ہے چنانچہ جنس مقابل کی ابتدائی یا ثانوی خصوصیات جنسی کا زیادہ موزون و متناسب نمایاں ہونا ہی بالعموم وہ صفات ہوتی ہیں جو دیکھنے والے کی نظروں کو بھلی اور خوش کن معلوم ہوتی ہیں اور حسن کو دیکھا جائے تو اس کے حسن کی کل کائنات اکثر اوقات انہی کی خوبیوں میں محدود ہؤا کرتی ہے حتیٰ کہ آرائش جمال کی تمام تر کوششیں بھی اکثر اوقات انہی کو زیادہ نمایاں اور ممتاز کر کے پیش کرنے پر مشتمل ہوتی ہیں۔ البتہ مختلف انواع حیوانی اور انسان کی مختلف نسلوں حتیٰ کہ مختلف افراد میں ان کا معیار ضرور جزوی اختلاف رکھتا ہے ہر مرد کے نزدیک خواہ وہ کسی قوم یا نسل کا ہو مشرق کا ہو یا مغرب کا، افریقہ کا ہو یا امریکہ کا وہی عورت زیادہ حسین ہوتی ہے جس میں نسوانی خصوصیات بدرجہ اتم پائی جائیں اور دنیا کی ہر عورت کے نزدیک وہ مرد زیادہ حسین ہے جو خوب قد آور، تنومند، جفاکش، شجاع اور بہادر ہو یعنی جس میں مردانہ خصوصیات نسبتاً زیادہ پائی جائیں اس میں اختلاف ضرور پایا جاتا ہے کہ بمصداق "کند ہم جنس با ہم جنس پرواز، کبوتر با کبوتر باز با باز" مختلف نسل و ملک کے لوگوں کو عموماً اپنی ہی نسل اور ملک کے لوگوں کا حسن زیادہ جاذب ہؤا کرتا ہے اور پھر شخصی اختلافات کی بنا پر اپنی ہی نسل و قوم کے افراد میں سے کسی کو کوئی زیادہ حسین معلوم ہوتا ہے اور کسی کو کوئی۔ لیکن جیسا کہ اوپر ظاہر کیا جا چکا ہے بنیادی طور پر جنسی حسن کو جذبۂ جنس کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے۔

خوبصورتی اور بدصورتی

خوبصورتی کو بدصورتی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے! ——— یہ صرف دیکھنے والوں کے زاویہ نگاہ کا فرق ہے جس سے ایک شے خوبصورت بن جاتی ہے اور دوسری بدصورت قرار پا جاتی ہے!

جس حسین کا جلوہ ایک شخص کے لئے خانہ برانداز دل و دماغ ثابت ہوتا ہے اسی کا نظارہ دوسرے کے جذبات میں کوئی ہیجان برپا نہیں کر سکتا! ——— جس "ا" کی کو دیکھ کر میں حقارت سے منہ پھیر لیتا ہوں، وہی کسی دوسرے کے لئے جنت کی حور بن جاتی ہے!

ہندوستانی شاعر گلاب کی پنکھڑی ایسا سرخ، نرم اور نازک ہونٹ خوبصورتی کے لوازم میں شمار کرتے ہیں۔ مگر افریقہ کے حبشیوں کے نزدیک عورت کے ہونٹ کا موٹا اور سیاہ ہونا خوبصورتی کی دلیل ہے! ——— چشم شپرہ جسے روز روشن بتاتی ہے انسانی نگاہ اسے شب تاریک قرار دیتی ہے! ———

مسرت و راحت کے بہاریں زمانہ میں انسان کو ہر شے جوان اور حسین معلوم ہوتی ہے۔ مگر رنج و الم کی گھنگور گھٹاؤں میں گھر کر وہ ہر شے کو بوڑھی اور افسردہ سمجھنے لگتا ہے! ——— حالانکہ گلاب کی پنکھڑی تو ہمیشہ گلاب ہی کی پنکھڑی رہتی ہے!

خیالات اور مذاق کی تبدیلی کے ساتھ خوبصورتی اور بدصورتی کا معیار بدل جاتا ہے۔ جو شے ایک وقت میں ایک شخص کے لئے خوبصورت تھی، وہی کسی دوسرے وقت میں اس کے لئے بدصورت بن جاتی ہے۔ اور جو شے ایک وقت میں بدصورت تھی وہی کسی دوسرے وقت میں خوبصورت بن جاتی ہے! ———

مگر کیوں؟ ——— کیا چاند ہمیشہ چاند ہی نہیں رہتا؟ ———

فی الحقیقت خوبصورتی اور بدصورتی کا کوئی حقیقی وجود نہیں ہے! یہ دونوں کیفیتیں ہمارے مذاق اور ہماری نگاہ کی تخلیق ہیں! ——— اسی لئے ہمارے مذاق اور زاویہ نگاہ کی تبدیلی کے ساتھ ان میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے!

ایڈیٹر

ہندوستان میں درختوں سے شادیاں

از محترمہ کرشن کماری صاحبہ ——— چکبست

اگر اپنی برائیوں کا اعتراف جرم نہ ہو۔ تو میں نہایت صفائی سے عرض کروں گی کہ دُنیا کے تمام متمدن ممالک میں شاید ہندوستان سب سے زیادہ توہم پرست ہے اور اس کی وجہ بھی بہت آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ جس ملک میں چورانوے ۹۴ فی صدی مرد اور ننانوے ۹۹ فی صدی عورتیں جاہل ہوں اس کی توہم پرستی کا پوچھنا ہی کیا ہے۔ ہندوستان کی اس افسوس ناک جہالت کی ذمہ داری خود اہل وطن پر عائد ہوتی ہے یا ہماری مہربان حکومت پر۔ اس وقت یہ بحث میرے موضوع سے خارج ہے۔ بہرحال یہ واقعہ ہے کہ ایک بھی متمدن ملک جہالت میں ہندوستان کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور اس لئے اس کے باشندے توہم پرستی کے شکنجے میں سب سے زیادہ جکڑے ہوئے ہیں۔ یوں تو ہندوستان کا ہر باشندہ کسی نہ کسی حد تک توہم پرست ہے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ اس صفت خاص میں میرے برادران مذہب یعنی ہنود بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ عیسائیوں میں مقابلۃً تعلیم زیادہ ہے۔ مسلمانوں کا مذہب بہت سیدھا سادہ ہے اس میں خدا کی قدرت و وحدت پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی توجہ مادی اسباب اور خارجی طاقتوں کی طرف کم مبذول ہوتی ہے۔ وہ سوائے خدا کے کسی دیوی دیوتا، دریا، درخت یا ستاروں کو صاحب قدرت نہیں سمجھتے۔ علاوہ ازیں اسلام میں جوتش، نجوم وغیرہ کی ممانعت کرکے توہم پرستیوں کا دروازہ کسی نہ کسی حد تک بند کردیا گیا ہے۔ اسلام کے مقابلہ پر ہندو دھرم کا فلسفہ اس قدر پیچیدہ اور دقیق ہے کہ عوام کا تو ذکر ہی کیا ہے بعض اوقات اچھے اچھے مفکرین بھی اس کے سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں جب کہ ہندوستان میں جہالت کا دَور دورہ ہو۔ لوگ ہندو دھرم کی باریکیوں کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ لہٰذا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ لوگ توہم پرستیوں میں مبتلا ہوکر رہ گئے ہیں۔

شادی زندگی کا ایک پاک اور مقدس شعار ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس اہم فرض پر بھی توہم پرستیاں غالب ہوگئی ہیں۔ ہندوستان میں عموماً اور میرے برادران مذہب میں خصوصاً شادی کے متعلق طرح طرح کے توہمات پائے جاتے ہیں۔ جنوبی ہند میں جہاں کہ ہندو دھرم اور رسم و رواج پر دوسرے مذاہب نے بہت کم اثراندازی کی ہے یہ توہمات اور بھی دلچسپ اور مضحکہ خیز ہوگئے ہیں۔

اگر کسی ہندو کی دو بیویاں مرجائیں تو وہ تیسری شادی منحوس سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس کے خیال میں تیسری بیوی بیوہ ہوجاتی ہے اور اگر اسے تیسری شادی کی اشد ضرورت ہو تو وہ پہلے کسی درخت کے ساتھ اپنی باقاعدہ شادی رچاکر اسے کاٹ ڈالتا ہے۔ اور اس کے بعد نئی شادی کرتا ہے۔ اس طرح اس کے خیال میں تیسری بیوی چوتھی بیوی بن جاتی ہے۔

جنوبی ہند کے برہمنوں میں عام طور پر "ارکا" کے درخت کے ساتھ شادی کا رواج ہے۔ اس درخت کو غیر معمولی قوتوں کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ جب کسی بچے کے چیچک نکلے تو اس کے کپڑے کی ایک دھجی اس درخت میں باندھ دی جاتی ہے اور عوام کے عقائد

میں ادرکا کا درخت بچہ کی بیماری کو جذب کر لیتا ہے۔

ہندوؤں میں ایک عام عقیدہ یہ ہے کہ جو لڑکی یا لڑکا منگلیک ہو۔ یعنی اس کے طالع پر ستارہ مریخ کی اثر اندازی ہو اس کا شوہر یا بیوی چند سال بعد مر جاتی ہے۔ مریخ کی نحوست رفع کرنے کے لئے شادی سے پیشتر لڑکوں اور لڑکیوں کی مختلف درختوں یا جانوروں کے ساتھ مصنوعی شادیاں رچائی جاتی ہیں۔

میسور کے علاقہ میں منگلیک لڑکے کی شادی بالعموم روئی کے درخت سے کی جاتی ہے۔ نواحِ کنا ڈا میں کیلے کے درخت سے شادیوں کا رواج ہے مصنوعی شادی میں اصل شادی کے تمام مراسم انجام دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح خوشی منائی جاتی ہے، اسی طرح پوجا ہوتی ہے؛ اور اسی طرح عزیزوں اور دوستوں کی دعوتیں!

سال گذشتہ میں نے کسی اخبار میں شمالی ہند کا واقعہ پڑھا تھا کہ ایک معزز خاندان کے لڑکے کی شادی ہونے والی تھی۔ برہمنوں نے اپنی پوتھیاں بچار کر شادی کی تاریخ اور وقت کا تعین کر دیا۔ اتفاق سے دلہن بیمار ہو گئی اور وہ اس لائق نہ رہی کہ تاریخ معینہ پر شادی کے مراسم میں شریک ہو سکے۔ چونکہ پنڈتوں کی بتائی ہوئی تاریخ ٹل نہیں سکتی تھی۔ اس لئے دلہن کی بجائے تلسی کی ایک شاخ کو منڈھے کے نیچے چوکی پر رکھ کر تمام مراسم انجام دئے گئے۔

شمالی ہند وسنٹرل انڈیا و راجپوتانہ کے بعض علاقوں میں شادی بیاہ کے سلسلہ میں تلسی کے درخت کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ بلکہ ہر سال خود تلسی کی شادی بھی سالگ رام پتھر کے ساتھ دھوم دھام سے رچائی جاتی ہے۔

مشہور ہے کہ اورچھا کے سابق مہاراجہ صاحب ہر سال تلسی کے بیاہ کی تقریب میں تین لاکھ روپیہ خرچ کرتے تھے۔ اور شادی کے عظیم الشان جلوس پر چھ ہزار گھوڑے۔ بارہ سو اونٹ اور آٹھ ہاتھی ہوتے تھے۔

عام عقائد کے مطابق تلسی ایک خوبصورت لڑکی تھی جسے وشنو دیوتا سے غیر معمولی محبت تھی اس نے عہد کر لیا تھا کہ میں سوائے وشنوجی کے اور کسی شخص سے شادی نہیں کروں گی۔ جب وشنوجی کی بیوی لکشمی کو تلسی کے عشق کا حال معلوم ہوا تو اس نے غریب تلسی کو بد دعا دے کر ایک درخت کی شکل میں منتقل کر دیا۔

چنانچہ اب تلسی اور وشنو کی اسی محبت کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ہر سال وشنو کے مُنگ سے تلسی کی شادی کی جاتی ہے۔

شوہروں کا دماغ درست کرنے والی عورتیں

(دین دنیا)

یہ انجمنوں اور سوسائٹیوں کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں روزانہ نئی نئی سوسائٹیاں اور انجمنیں عالم وجود میں آ رہی ہیں۔ لانبوں کی انجمن بن چکی ہے۔ تو بونوں کی انجمن بھی موجود ہے۔ خوبصورتوں کی سوسائٹیاں موجود ہیں تو بدصورتوں نے بھی اپنی انجمن بنا رکھی ہے۔ لیکن ایک انجمن نہایت ہی عجیب وغریب عالم وجود میں آئی ہے۔

اس انجمن کا نام ہے "شوہروں کا دماغ درست کرنے والی انجمن"

اس انجمن کی داغ بیل وی آنا میں ڈالی گئی ہے۔ اور اس انجمن کی ممبر تمام تر شادی شدہ عورتیں ہیں۔ جن کو اپنے شوہروں کی بدمزاجی یا بداطواری کی شکایت ہے۔ اس انجمن میں شریک ہونے والی عورتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ شوہروں سے طلاق لینے کی بجائے خود شوہروں کا دماغ درست کریں گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس انجمن سے شوہر بہت پریشان ہیں کیونکہ اس انجمن کی عورتوں نے ان شوہروں کا ناک میں دم کر دیا ہے۔ جن کا طرزِ عمل اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ شوہر بیچارے گراں قدر معاوضہ دے کر بیویوں سے پیچھا چھڑانے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن یہ عورتیں نہ روپیہ لیتی ہیں نہ طلاق۔ خوب جی کھول کر شوہروں کو پریشان کر رہی ہیں اور نہایت ہوشیاری سے انکی راہ راست پر لا رہی ہیں ——— .... ——— .... ——— (دین دنیا)

ملاحظہ: ولایت مغرب میں جو کچھ آج ہو رہا ہے وہ کل یہاں ہندوستان میں بھی ہوگا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس نازک وقت کی آمد سے پیشتر آج ہی ہندوستانی شوہر اپنی بیویوں کے ساتھ اپنے سلوک کو بہتر بنا لیں ——— ورنہ یہ پاؤں کی جوتی اب ان کے سر چڑھے بغیر نہیں رہے گی۔ بغاوت سے بچنا ہو تو حقدار کو اس کا حق سیدھے طریقہ سے دے دیجئے۔ ورنہ آپ جانیئے کہ سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکلتا تو مجبوراً ٹیڑھی انگلی سے نکالا جاتا ہے ——

پیغامبرِ اسلامؐ نے امت مسلمہ کو مخاطب کر کے کہا تھا۔ "کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے اچھا ہو" ——— اور منو مہاراج نے ہندوستانی رشیوں کی اولاد کو تلقین کی تھی۔ "کہ جہاں عورتوں کی عزت کی جاتی ہے وہاں دیوتا قیام فرماتے ہیں۔ لیکن جہاں عورتوں کی بے عزتی ہوتی ہے وہاں عفریت بستے ہیں۔ اس لئے عورتوں کی کبھی بے عزتی نہ کرو" لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندو اور مسلمان شوہر اپنے بزرگوں کے اس حیات افروز پیغام کو بھول گئے ہیں کہ بیویوں کی عزت کرنے ہی میں ہماری سماجی زندگی کی تمام مسرتوں کا راز پوشیدہ ہے" ——— ایڈیٹر

پچیس مرتبہ زہر کھانے والا نوجوان: عشق و محبت کے سلسلہ میں اکثر لوگوں نے زہر کھایا ہے۔ لیکن دنیا میں ایک ایسا عاشق مزاج بھی موجود ہے جو عشق کی بدولت پچیس مرتبہ زہر کھا چکا ہے مگر آج تک زندہ ہے ——— یہ نوجوان شہر سجارسٹ میں رہتا ہے زہر کھانے سے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا تھا کہ وہ مر جائے بلکہ وہ اسلئے کھاتا تھا تاکہ شفاخانہ میں داخل ہو سکے جب اچھا ہو کر وہ شفاخانے سے نکلتا تھا تو پھر زہر کھا لیتا تھا اور شفاخانہ واپس چلا جاتا تھا۔ اسکے بار بار زہر کھانے کی وجہ یہ تھی کہ شفاخانہ کی ایک نرس سے اسے محبت تھی لیکن وہ تو نرس پر اپنی محبت ظاہر کرتا تھا اور نہ اس کے بغیر رہ سکتا تھا۔ اس لئے وہ مجبور کے دیدار کیلئے زہر کھا لیا کرتا تھا۔ آخری مرتبہ جب وہ زہر کھا کر شفاخانہ میں آیا تو ہذیان کے عالم میں اس کا یہ سارا راز طشت از بام ہو گیا ——— "دین دنیا"

ملاحظہ: اگر یہ خبر واقعی صحیح ہے اور پولیس کی دارو گیر سے محفوظ رہ کر یہ نوجوان اپنے اقدام خودکشی کی تعداد کو واقعی پچیس مرتبہ تک پہنچا سکا تو مہاتما گاندھی تک یہ خبر ضرور پہنچا دی جانی چاہیئے ——— شاید اس سے ان کو کچھ اندازہ ہو سکے کہ جنسی محبت کس قدر شدید اشتہا ہے۔ جو ضرورت پیش آنے پر اپنی پذیرائی کے لئے خود زندگی تک سے کھیل کھیلنے کو تیار ہو جاتی ہے ——— شاید اسی خبر سے وہ اسے کچھ سمجھ سکیں کہ ان کا "نورن برہمچریہ" جس کی وہ نہایت شد و مد سے تعلیم دے رہے ہیں۔ زندگی کا نہیں بلکہ موت کا پیغام ہے۔ کیونکہ یہ حیات انسانی کی ایک قوی ترین طبعی اشتہا کو فنا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور یہ مسلم ہے کہ خود حیات کو فنا کئے بغیر کوئی طبعی اشتہا فنا نہیں کی جا سکتی! ——— .... ——— ... ——— ایڈیٹر

صنعت و حرفت کے پوشیدہ راز

آبحیات کا یہ عنوان ایک مستقل عنوان ہے۔ اس کے ماتحت وہ بیش قیمت راز افشا کئے جاتے ہیں جن کی بدولت یورپ؛ امریکہ اور جاپان سونے چاندی میں کھیل رہے ہیں!

پانچ پانچ دس دس روپیہ کی غلامی کے لئے دربدر جوتیاں چٹخاتے پھریئے اب جبکہ آبحیات آپ کو وہ آرٹ سکھاتا ہے جس پر عبور حاصل کرکے آپ آزادانہ طور پر خود اپنا کاروبار جاری کرسکتے ہیں اور چند ہی سال کے اندر اندر مالا مال ہو کر جھونپڑیوں کی جگہ شاہی محل تعمیر کراسکتے ہیں!

ان صفحات پر کوئی ایسی صنعت پیش نہیں کی جاتی جسے اُستاد کی مدد کے بغیر محض مطالعے سے نہ سیکھا جاسکتا ہو۔ اس لئے ان صفحات کا ہمیشہ والہانہ شوق سے مطالعہ کیا کیجئے ـــــــ ان کا مطالعہ آپ کو تھوڑے ہی عرصہ میں سونے چاندی میں کھیلنے کا ہنر سکھا دے گا ـــــــ...... ـــــــ...... ـــــــ...... ـــــــ

ایڈیٹر

خوشبودار تیل تیار کرنے کے پوشیدہ راز

از قلم جناب ابوالاحسان نور محمد صاحب مجذوب نقشبندی مقام کسان براستہ رنیالہ خورد

ملاحظہ ہو:۔ اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکی ہے۔ مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کے لئے اس کا مطالعہ بھی ضرور کر لیا جائے۔ اور وہ تمام خوشبودار تیل خود اپنے گھر پر تیار کر لئے جائیں جو روپیہ روپیہ دو دو روپیہ فی پاؤ کے حساب سے خریدے جاتے ہیں ـــــــ اور اگر بے روزگاری کو دور کرنا مطلوب ہو تو اس کام کو باقاعدہ شروع کر دیا جائے۔ کیونکہ اس میں تھوڑا سا سرمایہ لگا کر بھی بہت کچھ کمایا جاسکتا ہے ـــــــ...... ـــــــ...... ـــــــ

ایڈیٹر

آملہ ہیئر آئل

روغن تلی صاف شدہ تین پاؤ میں سینٹ آملہ ایک تولہ ـــ بنز آئل اور یارد؛ یارد ہر دو کا مرکب ایک تولہ ملا کر حل کریں۔ اور آئل کلر سبز جس کا طریقہ پہلے لکھا گیا ہے۔ حسب ضرورت اور حسب پسند ملا کر ملا دیں بس تیار ہے۔

ملاحظہ ہو:۔ آئل کلر سے مراد وہ مخصوص رنگ ہے۔ جو خوشبودار تیل میں استعمال ہو سکتا ہے۔ سبز؛ سرخ؛ زرد؛ نارنجی ہر قسم کا رنگ بنتا ہے۔ جس قسم کا تیل بنانا ہو اسی قسم کا رنگ تیل میں شامل کرنا چاہیئے ـــــــ

ایڈیٹر

دماغی کام کرنے والوں کے لئے نفیس ہیئر آئل:۔ روغن زیتون مصفی تین پاؤ سینٹ روز ۹ ماشہ۔ بنز آئل ۱۲

یار و یارو کا مرکب ۹ ماشہ ۔ آئل برگیموٹ ۹ ماشہ ملا کر خوب ہلائیں۔ اس میں کسی رنگ کی ضرورت نہیں۔ لاجواب تحفہ ہے۔

زلفِ دراز ہیئر آئل

روغن بادام ۔ روغن تلی ہر دو مصفیٰ نصف نصف پاؤ۔ روغن ناریل ایک چھٹانک۔ ریکٹیفائڈ سپرٹ ا تولہ سینٹ نرولی ۱۰ قطرے۔ آئل برگیموٹ ۱۵ قطرے۔ سینٹ اور مرکب ہنر آئل مذکورہ کو ملا کر تیلوں میں ملا دیں —— پھر دوسری ادویہ ملا کر خوب ہلائیں۔ بس تیار ہے۔ یہ تیل بالوں کو خوب بڑھاتا ہے۔

بہارِ گیسو ہیئر آئل

تلی کا تیل ایک پاؤ۔ تیل ناریل نصف پاؤ۔ تیل سہانجنہ دو تولہ۔ روغن تارپین دو تولہ۔ سب کو ملا لیں۔ پھر خوشبو سنگترہ چھ ماشہ مرکب ہنر آئل چھ ماشہ داخل کریں۔ آئل کلر زرد حسب ضرورت۔ یہ تیل بالوں کو خوب بڑھاتا ہے۔ نرم اور چمکدار بناتا ہے

مقوی دماغ ہیئر آئل

روغن بادام ۵ تولہ۔ روغن خشخاش دو تولہ۔ روغن کدو یک تولہ۔ روغن تلی دو چھٹانک۔ سب کو ملا لیں سینٹ روز دس بوند۔ سینٹ مسک چھ بوند۔ کو مرکب ہنر آئل ۱۲ بوند میں آمیز کریں۔ پھر آئل گیمبوٹ چھ بوند آئل کلر زرد حسب پسند ملا کر روغنیات میں ملا لیں۔ یہ تیل دماغ کی گرمی اور خشکی کو دور کرنے کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ بینائی کو جلا دیتا ہے۔

پری جمال ہیئر آئل

روغن ناریل دس تولہ تیل تلی پچیس تولہ۔ روغن زیتون بیس تولہ۔ تیل خشخاش پانچ تولہ۔ تیل کدو پانچ تولہ۔ تیل سہانجنہ پانچ تولہ کو باہم ملا لیں۔ روغن تارپین یا سپرٹ ریکٹی فائڈ اڑھائی تولہ۔ ٹنکچر کنتھرڈیز ایک تولہ۔ ان ہر دو کو ملا لیں۔ سینٹ روز ۹ ماشہ۔ سینٹ جسمین ۹ ماشہ کو مرکب ہنر آئل ۱½ تولہ میں ملا کر سب کو آمیز کریں۔ آئل کلر زرد حسب ضرورت داخل کر کے تیار سمجھیں —— یہ تیل بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کی طرح ملائم بنانے میں عجیب خوشبودار چیز ہے۔

روغن گلدستہ

تلی کا تیل تین پاؤ۔ سینٹ روز دس بوند۔ سینٹ جسمین ۵ بوند۔ سینٹ مسک دس بوند سینٹ کس دس بوند۔ خوشبو کرنا دس بوند۔ روح آملہ ۵ بوند۔ سب خوشبویات کو مرکب ہنر آئل ہموزن میں ملا کر تیل میں ملا دیں۔ آئل کلر سُرخ حسب ضرورت۔ لیکن یاد رہے کہ اس تیل میں ہلکا رنگ بہتر ہوگا۔

لائم جوس گلیسرین ہیئر آئل

گلیسرین دو اونس۔ روغن بادام چار اونس۔ لائم واٹر دس اونس۔ لیمن آئل چار ڈرام۔ پوٹاس کاربونیٹ چار ڈرام۔ تمام اشیا کو ایک بوتل میں ڈال کر پندرہ منٹ تک ہلائیں اور تیار سمجھیں۔

روغن گلاب

تیل تلی تین پاؤ۔ سینٹ روز ۹ ماشہ۔ آئل برگیموٹ ۹ ماشہ۔ موخر الذکر ہر دو اشیا کو ہنر آئل کے مذکورۃ الصدر ہموزن مرکب میں ملا کر روغن میں داخل کریں۔ اور آئل کلر گلابی حسب پسند ملا لیں۔

روغن چنبیلی

روغن تلی تین پاؤ۔ سینٹ جسمین یک تولہ۔ سینٹ میں مرکب ہنر آئل ایک تولہ ملا کر روغن میں ملا دیں۔ اور آئل کلر زرد حسب پسند داخل کریں۔

روغن حنا روغن تلی تین پاؤ۔ سینٹ حنا ایک تولہ۔ بطریق بالا ملا کر آئل کلر سرخ حسب منشا ملا دیں ــــ بس تیار ہے۔

روغن دھنیا روغن تلی تین پاؤ۔ رُوح دھنیا ایک تولہ۔ بطریق الصدر ــــ لیکن اس میں آئل کلر سبز ملانا ہوگا

روغن سنگترہ تیل تلی تین پاؤ۔ سینٹ سنگترہ ایک تولہ۔ آئل کلر زرد اور سرخ برابر وزن حسب پسند ملا کر شامل کریں۔ خوشبو ملانے کا طریقہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔

اگر آئل سٹرونیلا مل جائے جو ایک گھاس کی خوشبو ہے مگر ہُو بہُو سنگترہ جیسی اور سستی۔ تو سینٹ ملانے کی ضرورت نہیں وہ لے کر ایک تولہ داخل کریں۔ سنگترہ رنگ بازار سے بنا بنایا مل جاتا ہے۔ اس صورت میں سرخ اور زرد رنگ ملانے کی ضرورت نہیں۔

راز کی باتیں

(۱) مذکورہ بالا طریقہ سے ہر ایک خوشبو کے نام پر تیل تیار کیا جا سکتا ہے۔

(۲) رنگ کا انحصار خوشبو پر ہے۔ جس چیز کی خوشبو شامل کی جائے۔ رنگ بھی اسی چیز کے رنگ سے ملتا جلتا ہُوا شامل کیا جانا چاہیئے

(۳) تمام ضروری چیزیں بڑے بڑے دکانداروں سے تقریبًا ہر شہر سے اسی نام سے مل سکتی ہیں۔ البتہ امرتسر یا لاہور سے اگر تھوک خریدی جائیں تو زیادہ سُود مند ہونگی ــــ **کرشنا فارمیسی**۔ ٹوہانہ سے بھی تھوک خریدنے پر امرتسر اور لاہور کے نرخ پر بلکہ اس سے بھی سستی مل سکتی ہیں

(۴) بنیال خویش یعنے کوئی امر تشنہ توضیح نہیں چھوڑا۔ پھر بھی قارئین آبحیات میں سے اگر کوئی صاحب کوئی بات دریافت کرنا چاہیں تو آبحیات میں سوال شائع کرانے پر میں خود یا ایڈیٹر صاحب جواب دیدیں گے۔

(۵) اس کام میں صفائی کی بہت ضرورت ہے۔ اور یہ چیز ذرا محنت سے حاصل ہوتی ہے ــ محنت اور شوق سے آپ کام کریں گے۔ تو اس صنعت سے بہت کچھ کما سکیں گے ــــ جو کچھ دریافت کرنا ہو آب حیات میں سوال درج کرا کے ایڈیٹر صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں۔ وہ اس لائن کا بہت وسیع علم و تجربہ رکھتے ہیں!ــــ ابُو الاحسان زرجوہ مجذوب نقشبندی

صابن سازی کے بیش قیمت پوشیدہ راز

از قلم جناب کیراج گوبند رام صاحب کوالیفائڈ گولڈ میڈلسٹ پرفیومر اینڈ سوپ ایکسپرٹ مقام تورڈ معیر

ملاحظہ ہو: اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکی ہے۔ مضمون سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسط کا مطالعہ بھی ضرور کرلیا جائے!

اس مکمل مضمون کے ذریعہ وہ تمام بیش قیمت راز نہایت دریا دلی سے مختصر مگر جامع و واضح انداز میں پیشکش ناظرین کردئے جائیں گے جن کو صابن سازی کے کارخانوں کے مالک اور اس فن کے اُستاد معقول فیس، معاوضہ اور نذرانہ لے کر بھی بڑی مشکل سے بتاتے ہیں!

—— صابن سازی کے کام میں اُستادانہ مہارت حاصل کرنے کے لئے اس مضمون کا والہانہ ذوق و شوق سے مطالعہ کیجئے۔ اس لئے کہ اس کام میں تھوڑا سا سرمایہ لگا کر بھی بہت کچھ کمایا جا سکتا ہے اور اگر کہیں بہت بڑے پیمانہ پر اس کام کو شروع کر دیا جائے تو پھر مالا مال ہو جانا کچھ مشکل نہیں ہے ——.......——.......—— ایڈیٹر

صابن میں کارآمد چند دیگر اشیاء اور انکی تفاصیل

سوڈا کاسٹک

یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سخت پتھر کی طرح۔ دوسرا دانے دار۔ بڑے کارخانہ دار عموماً سخت پتھریلا سوڈا کاسٹک ہی استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ بہ نسبت دانے دار کے ایک روپیہ فی من سستا ہوتا ہے۔

اس کو پانی میں ڈال کر رکھ دیا جاتا ہے۔ پھر یہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اس حل شدہ سیلوشن کو لائی کہتے ہیں۔ جب اس کو پانی میں ڈالا جاتا ہے تو پانی اس قدر گرم ہو جاتا ہے۔ کہ برتن کو ہاتھ تک نہیں لگایا جا سکتا۔ پھر یہ تقریباً چوبیس گھنٹے کے بعد قابلِ استعمال ہو جاتا ہے۔

سوڈا کاسٹک کو نہایت احتیاط سے رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ہوا لگنے سے یہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس کے برتن کا منہ ڈھکا رہنا چاہیئے اسے تانبے، پیتل اور ایلومینیم کے برتن میں ڈال کر بھی ہرگز حل نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے برتن بھی خراب ہو جاتا ہے اور سوڈا کاسٹک بھی —— اس کے لئے موزوں برتن ٹین کا کنستر ہے۔ ہم جس وقت زیادہ پیمانہ پر لائی تیار کرتے ہیں تو ڈیزل آئل کا بڑا ڈرم خالی لے کر اس میں لائی بناتے ہیں۔

اگر سوڈا کاسٹک یا لائی جسم کے کسی حصہ پر لگ جائے تو اس جگہ سخت سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے خاص احتیاط رکھنی چاہیئے اگر بے احتیاطی سے کہیں لگ جائے تو اس جگہ کو فوراً پانی سے دھو کر کسی تیل سے چپڑ لینا چاہیئے۔

لائی کے درجے

کارخانہ دار مختلف درجوں کی لائی استعمال کرتے ہیں۔ تیز لائی میں کاسٹک زیادہ اور کمزور لائی میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ لائی کی ڈگری دیکھنے کا ایک خاص آلہ ہوتا ہے —— یہ آلہ جرمنی کا بنا ہوا لاہور کے

کیمسٹوں کے ہاں سے معمولی قیمت پر ملتا ہے۔ اسے "ہائیڈرومیٹر" کہتے ہیں۔

اس کی مدد سے ہر درجہ کی لائی بآسانی تیار ہوسکتی ہے۔ کئی لوگ تو بغیر ہائیڈرومیٹر کے لائی تیار کرتے ہیں۔ لیکن میں اس کے حق میں نہیں ہوں۔ لیکن پھر بھی ناظرین کی سہولت کے لئے بغیر ہائیڈرومیٹر کے مختلف درجوں کی لائی تیار کرنے کا طریقہ درج کئے دیتا ہوں۔ لیکن خیال رہے کہ رکھا رہنے سے ہر روز لائی کا درجہ کچھ نہ کچھ ضرور بڑھ جاتا ہے۔

بغیر ہائیڈرومیٹر کے ہر درجہ کی لائی تیار کرنے کا طریقہ

سوڈا کاسٹک	پانی (چھٹانک)	پانی (سیر)	درجہ لائی
۱ سیر	۱۴	۱	۴۰
۱ سیر	۲	۲	۳۸
۱ سیر	۶	۲	۳۶
۱ سیر	۱۰	۲	۳۴
۱ سیر	۱۴	۲	۳۲
۱ سیر	۲	۳	۳۰
۱ سیر	۶	۳	۲۸
۱ سیر	۱۲	۳	۲۶
۱ سیر	۴	۴	۲۴
۱ سیر	۰	۵	۲۲
۱ سیر	۸	۵	۲۰

سوڈا کاسٹک	پانی (چھٹانک)	پانی (سیر)	درجہ لائی
۱ سیر	۰	۲	۳۹
۱ سیر	۴	۲	۳۷
۱ سیر	۸	۲	۳۵
۱ سیر	۱۲	۲	۳۳
۱ سیر	۰	۳	۳۱
۱ سیر	۴	۳	۲۹
۱ سیر	۸	۳	۲۷
۱ سیر	۰	۴	۲۵
۱ سیر	۸	۴	۲۳
۱ سیر	۴	۵	۲۱

اگر اس سے بھی ہلکی یا تیز لائی تیار کرنی ہو تو پانی کم وبیش کرکے بنالیں۔ تجربہ ہوتے ہوتے یہ سب باتیں آجاتی ہیں۔ شروع میں ہائیڈرومیٹر کا استعمال نہایت ضروری ہے کیونکہ مختلف مقامات کے پانی کی طاقت تحلیل مختلف ہوتی ہے۔

ملاحظہ: مندرجہ بالا اوزان کا مطلب یہ ہے کہ ایک سیر کاسٹک سوڈا میں اگر ایک سیر ۱۴ چھٹانک پانی شامل کردیا جائے تو اس سے جو لائی تیار ہوگی اُسے چالیس درجہ کی لائی کہا جائے گا۔ اسی طرح ایک سیر سوڈا میں دو سیر پانی شامل کرنے سے جو لائی تیار ہوگی اسے انتالیس درجہ کی لائی کہا جائے گا۔ وغیرہ

بیوم کے ہائیڈرومیٹر کے مطابق۔ ہائیڈرومیٹر کے بغیر لائی تیار کرنے کے اوزان مندرجہ ذیل ہیں۔ جو ناظرین کی ازدیاد معلومات کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

لائی کی طاقت	پانی	کاسٹک سوڈا ۹۸.۹۹ ڈگری کا
۵	۱۰۰ حصے	۳.۵۶ حصے
۱۵	۱۰۰ حصے	۱۱.۴۵ حصے
۲۵	۱۰۰ حصے	۲۲.۸۴ حصے
۲۸	۱۰۰ حصے	۲۷.۵۸ حصے
۳۲	۱۰۰ حصے	۳۴.۶۶ حصے
۳۵	۱۰۰ حصے	۴۱.۱۶ حصے
۳۷	۱۰۰ حصے	۴۵.۹۱ حصے
۴۰	۱۰۰ حصے	۵۳.۱۷ حصے
۴۴	۱۰۰ حصے	۶۷.۳۸ حصے

لائی کی طاقت	پانی	کاسٹک سوڈا ۹۸.۹۹ ڈگری کا
۱۰	۱۰۰ حصے	۷.۴ حصے
۲۰	۱۰۰ حصے	۱۷.۷۸ حصے
۲۷	۱۰۰ حصے	۲۶.۳۹ حصے
۳۰	۱۰۰ حصے	۳۱.۰۵ حصے
۳۳	۱۰۰ حصے	۳۷.۹۸ حصے
۳۶	۱۰۰ حصے	۴۳.۳۲ حصے
۳۸	۱۰۰ حصے	۴۸.۴۳ حصے
۴۲	۱۰۰ حصے	۶۰.۴۴ حصے
۴۵	۱۰۰ حصے	۶۹.۶۴ حصے

——— مطلب یہ کہ ایک سو حصہ پانی میں ۳.۵۶ حصہ کاسٹک سوڈا ۹۸.۹۹ ڈگری کا شامل کر دیا جائے تو اس سے جو لائی تیار ہوگی وہ صرف پانچ درجہ کی ہوگی اور ایک سو سیر پانی میں ۶۹.۶۴ سیر سوڈا کاسٹک شامل کر دیا جائے۔ تو اس سے جو لائی تیار ہوگی وہ ۴۵ درجہ کی ہوگی۔ وغیرہ ——— احمد شاہ

صابن سازی کے کام میں استادانہ مہارت حاصل کرنے کے لئے اس مضمون کے بقیہ حصہ کا بھی غور سے مطالعہ کیجئے جو آبحیات کی آئندہ اشاعتوں میں مسلسل طور پر شائع ہوگا

طبِ تمائلی کی خاص ادویہ

ایڈیٹر کے قلم سے

طب تمائلی کے تمام مشہور و معروف دوا فروشوں کی قیمت کی فہرستوں میں آپ سپیشل میڈیسنز (ادویہ خاص) کے عنوان سے بیسیوں ایسی دواؤں کا ذکر پڑھیں گے جن کے ساتھ طاقت یا نمبر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہوتا (یہ عموماً مدر ٹنکچر میں آتی ہیں) ــــــ بخلاف دیگر تمام ادویہ کے جو طب تمائلی کے ایک طبیب کے لئے طاقت یا نمبر کے ذکر کے بغیر کوئی معنی نہیں رکھتیں ــــــ قیمت کی فہرستوں میں ان کے خواص و فوائد کے متعلق صرف ایک ایک دو دو لائنیں درج ہوتی ہیں جن سے ایک شائق فن کی تسلی نہیں ہوتی۔ اس لئے عنوان بالا کے ماتحت ان خاص دواؤں کا ذکر نسبتاً کافی تفصیل سے کیا جائے گا۔ ہر مہینہ دو خاص دواؤں کے حالات پیش کئے جایا کریں گے۔ گذشتہ اشاعتوں میں پچیس خاص دواؤں کا ذکر آپ پڑھ چکے ہیں اس اشاعت میں ایک خاص دوا کا ذکر دوبارہ خاص خاص اضافات کے ساتھ کیا جا رہا ہے ــــ...ــــ...ــــ...ــــ...... ایڈیٹر

جسمانی اور ذہنی نشو و نما کے لئے بہترین غذا

ایوینا سٹائوا

اضافہ ،۔ ستمبر ۱۹۳۶ء کے آبحیات میں طبِ تمائلی کی خاص ادویہ کے بیان میں یہ اشارہ کر چکا ہوں (اور گذشتہ اشاعت میں اس کا اعادہ بھی کر دیا گیا ہے) کہ ایوینا سٹائوا کے استعمال سے صحت جسمانی و دماغی کو جو تازگی حاصل ہوتی ہے اس کی وجہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا انتہائی تائیڈ گلینڈ پر شباب خیز اثر ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباس کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا اندازہ صحیح تھا۔ جئی تھائیرائیڈ گلینڈ کو تقویت بخشنے کے لئے غذائی دوا ہے۔ چشمۂ حیات فروری ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۲۰ پر ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ

"ایک چیز البتہ ایسی ہے جو دماغ کے لئے خاص طور پر مفید سمجھی جا سکتی ہے اور جس کا بچپن اور اس کے بعد شباب سے پیشتر کے زمانہ میں استعمال واجب ہے۔ وہ چیز جوی یا جئی کا آٹا ہے۔ درحقیقت یہ تمام کھانوں میں سب سے زیادہ غذائیت بخش چیز ہے اور اس میں فاسفورس اور دیگر مقویات کے اجزا بافراط پائے جاتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ سفید گیہوں ہم ہندوستانیوں کی عام غذا ہے۔ اس میں قابل تحلیل پروٹینڈ کی بہت سی مقدار پائی جاتی ہے۔ مکئی میں غذائیت اور چربی پیدا کرنے والے مادے پائے جاتے ہیں۔ چاول بہ سبب زیادہ نشاستہ رکھنے کے بعض اقوام مثلاً کشمیریں یا بنگالیوں میں زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ اور جو میں معدنی مادے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ تاہم ان سب باتوں کو زیر نظر رکھتے ہوئے یہی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جئی میں جو صفات موجود ہیں وہ ان میں سے کسی چیز میں بھی نہیں پائی جاتیں۔

اگر تم کسی شخص سے اس کا ذکر کرو تو وہ یہی کہے گا کہ جئی گھوڑوں کی خوراک ہے۔ یورپ میں بھی سوائے باشندگان اسکاٹ لینڈ کے بہت کم اسے استعمال کرتے ہیں۔ حال میں ایک فرانسیسی نے لکھا تھا کہ "جئی کی روٹی موٹی اور کھُردری ہوتی ہے۔ اور اسے صرف غریب ملکوں میں کھایا جاتا ہے"۔ لیکن کچھ عرصہ سے اس کا رواج انگلستان میں زیادہ ہونے لگا ہے۔ بدقسمتی سے وہاں بھی مزدور پیشہ جماعتیں اسے اب کم استعمال کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس طبقہ کے لوگ اب ویسی مضبوط کاٹھی اور جسمانی تحریک نہیں رکھتے جیسی کہ ان کے پیشروؤں میں پائی جاتی تھی۔ جب سے جدید تہذیب نے ترقی حاصل کرنی شروع کی ہے۔ لوگ ان سادہ کھانوں کو چھوڑ کر چاء بسکٹ وغیرہ استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ ایک مشہور اہل الرائے کا قول ہے۔ کہ "جئی کا آٹا دودھ میں ملا کر استعمال کیا جائے تو لاکھ چائیں اور قہوے اس پر سے قربان کردئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ مرد۔ عورت۔ بچہ سب کے لئے بہترین غذا ہے"۔

حال کی بعض علمی تحقیقات سے اس بارے میں مزید روشنی حاصل ہوئی ہے۔ کہ جئی کے آٹے کا اثر جسم پر کیا پڑتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ آٹھ ہفتہ تک جن چوہوں کی پرورش جئی کے آٹے اور پانی پر کی گئی ان میں وہ غدود جسے اصطلاح میں تھائیرائیڈ گلینڈ کہتے ہیں۔ ان چوہوں کے غدود کی نسبت جن کو دودھ اور روٹی کھلائی گئی تھی دوگنے تھے۔ جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے۔ اس غدود کا لعاب جسم کے ہر حصہ میں غذائیت کا اثر پیدا کرتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ شمالی انگلستان کے باشندے بچپن میں جئی کے استعمال کے باعث مضبوط اور تنومند ہوتے ہیں۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جئی کا آٹا اس غدود پر اثر ڈال کر دماغ سازی کے عمل میں بہت مدد دیتا ہے"۔

اب اگر جوی غدہ درقیہ (تھائی رائیڈ گلینڈ) کو مضبوط اور طاقتور بنا کر اس کے فعل کو بہتر کرتی ہو تو صاف ظاہر ہے کہ اس کے استعمال سے وہ تمام فوائد حاصل ہونے چاہئیں جو غدہ درقیہ کے فعل کے بہتر ہوجانے سے حاصل ہوتے ہیں ـــــ اس لئے اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ غدہ درقیہ کے فعل کے بہتر ہوجانے سے کیا کیا فوائد حاصل ہوسکتے ہیں ـــــ چشمہ حیات ستمبر ۱۹۳۰ء کے ایک مضمون (ہارمونز کا اثر صحت و شخصیت پر) میں مندرجہ ذیل سطور نظر سے گذرتی ہیں۔

"حلق کے گرد دو چھوٹی چھوٹی گلٹیاں[1] ہیں۔ جن میں سے تندرستی کی حالت میں ایک نہایت قیمتی رطوبت بنام تھائیراکسن رس کر خون میں شامل ہوتی ہے۔ جو رطوبت کہ ہماری زندگی کی رفتار کو کنٹرول کرتی ہے۔ تھائی رائیڈ گلینڈ کی یہ رطوبت جتنی مقدار میں زیادہ ہو اتنا ہی زندگی کی رفتار زیادہ ہوجاتی ہے۔ اس رفتار کو طوالتِ عمر سے کوئی سروکار نہیں۔ بلکہ صحیح کیمیاوی معنوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کیمیاوی تبدل جو کہ ہمارے جسم میں ہوتے رہتے ہیں اور جن پر کہ زندگی کا دارومدار ہے۔ بہت جلد جلد سرانجام ہونے لگتے ہیں۔ زیادہ غذا تھوڑے عرصہ میں جسم کا حصہ بن کر کثرت سے قوت پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اور اسی انرجی کے باعث تمام حواس چست و چالاک رہتے ہیں۔ انسان اگر سوچتا ہے تو تیزی سے۔ اگر چلتا ہے تو تیزی سے۔ اگر محسوس کرتا ہو تو بہت جلدی اور اگر کسی کام کو سرانجام دیتا ہے تو نہایت پھرتی سے ـــــ اس کے برعکس اس رطوبت کی قلت

[1] ان گلٹیوں کو تھائی رائیڈ گلینڈ یا غدہ درقیہ کہا جاتا ہے۔ اس کے مفصل حالات کام دیو نمبر حصہ دوم میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

سے جسم کے اندر کیمیاوی تبدل نہایت آہستگی سے ہونے لگتے ہیں۔ جس سے کند ذہنی۔ بے پرواہی۔ غفلت اور جہالت کا پردہ چھا جاتا ہے۔ خوراک کے مقررہ وقت میں ہضم نہ ہونے کی وجہ سے بھوک میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور اس کے جسم میں جذب نہ ہونے کی وجہ سے چربی بڑھنے لگتی ہے جس سے انسان کا جسم بے ڈھب اور وزن میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ معمولی کام سے تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ اور ذرا ذرا سی بات پر غصہ آنے لگتا ہے۔

بعض دفعہ جو اکثر عجیب عجیب ہونے کے پست قد بے ڈھب بونے دیکھنے میں آتے ہیں جو کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی تفریح طبع کا باعث بنا کرتے ہیں اور جن کو وہ "دولے شاہ کا چوہا" پکار کر ہر ممکن ذریعہ سے تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان لوگوں میں یہ گلینڈ بالکل کام نہیں کرتا۔ جسمانی بدنمائی۔ زشتی وکجی کے علاوہ ان کی ذہنی حالت بھی عجیب طرح کی ہو جاتی ہے۔ ایک کافی عمر کا ایسا نام نہاد انسان بعض دفعہ اپنے ماں باپ یا اور کسی واقف کار کو نہیں پہچان سکتا۔ نہ وہ انسان۔ حیوان یا بے جان میں تمیز کر سکتا ہے۔ احساس بالکل نہیں پایا جاتا۔ اپنی ضروریات کو چیخوں کی مدد سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ اس کو الفاظ اور ان کے مطلب بالکل یاد نہیں رہتے۔ بہتر نے تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ تھائیراکسن کی ایک خوراک جو کہ مقدار میں ایک گرین سے بھی کم ہو جسم میں انرجی کی پیدائش کو دو بالا کر دیتی ہے۔ جس سے وہ تمام نقائص جو کہ اس کی قلت کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے رفتہ رفتہ دور ہونے لگتے ہیں۔ اگرچہ اس چیز کا استعمال مدت تک لازم ہے۔ تمام بڑے بڑے ڈاکٹروں اور سائنس دانوں کے ان تجربات کی بنا پر جو کہ انہوں نے اس گلینڈ کے متعلق کئے ہیں یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ تھائی رائیڈ اور اس کی رطوبت کے بغیر جسمانی و ذہنی نشو و نما بالکل ناممکن ہے"

اب اگر تھائی رائیڈ اور اس کی رطوبت کے بغیر جسمانی اور ذہنی نشو و نما بالکل ناممکن ہے تو صاف ثابت ہو کہ جو چیز تھائی رائیڈ کو مضبوط او طاقتور بنا کر اس کے فعل کو بہتر کرتی ہو وہ جسمانی اور ذہنی نشو و نما کے لئے بھی بلاشبہ مفید و مؤثر ہو گی۔ اور ایوبیناسٹاٹوا جو کی کافرائی مقلول) چونکہ تھائی رائیڈ کو مضبوط اور طاقتور بنا کر اس کے فعل کو بہتر بناتا ہے۔ اس لئے جسمانی اور ذہنی نشو و نما کے لئے اس کا اکسیر الاثر ہونا صاف ظاہر ہے!

جب زندگی کی شمع ٹمٹما رہی ہو تو شعلہ حیات کو تیز تر اور روشن تر کرنے کے لئے ایوبیناسٹاٹوا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام جسم کی از سر نو تعمیر شروع ہو جائے گی۔

جناب میڈیکس ایم اے، بی ایس سی، ایم بی، سی ایم، فرماتے ہیں۔ کہ:۔

The best name for the thyroid gland is "The Gland of Creation", for it stimulates every kind of creation, whether mental, artistic, or in reproduction.

"غدہ درقیہ کا موزوں ترین نام "غدہ تخلیق" ہے۔ کیونکہ ہر قسم کی تخلیق خواہ وہ ذہنی ہو یا صناعانہ یا تناسلی۔ اسی غدہ کی تحریک کا نتیجہ ہے"

اور ایوبیناسٹاٹوا چونکہ غدہ درقیہ کو تحریک دیتا ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایوبیناسٹاٹوا کا موزوں ترین نام "دوائے تخلیق" ہے۔ کیونکہ

ہر قسم کی تکلیف خواہ وہ ذہنی ہو یا صنا عانہ یا تناسلی ۔ اس دوا کے استعمال کے نتیجہ کے دور ہو جاتی ہے۔ حاصل کی جا سکتی ہے ا

جب تخلیقی قوتیں کمزور پڑنا شروع ہو جائیں تو دل و دماغ میں اک نئی زندگی کے آثار پیدا کرنے کے لئے ایوینا ساٹوا کا استعمال کیجئے!

جسم اور دل و دماغ کی تباہ شدہ قوتوں کو از سر نو بحال کرنے کے لئے ایوینا ساٹوا بلا شبہ ایک قابل قدر اور بھروسہ کی دوا ہے۔ لیکن اس بات کا خاص خیال رہنا چاہیئے کہ ایسی چیز نہیں ہے جو چند ہی خوراکوں میں ہتھیلی پر سرسوں جما کر دکھا سکے۔ تسلی بخش فوائد کے حصول کے لئے کچھ دیر تک اس کا باقاعدہ استعمال ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ ایک دو اونس کے استعمال کے بعد فتوےٰ دیدیا جائے کہ دوا فضول ہے ۔۔۔ کم از کم ایک پونڈ کی شیشی کا استعمال ضرور کر لینا چاہیئے۔ اس کے بعد اپنی جسمانی اور ذہنی قوتوں کو دیکھنا چاہیئے۔ حالت تسلی بخش ہوگئی ہو تو بہتر ورنہ حسب ضرورت کچھ دوا اور بھی استعمال کرنی چاہیئے ۔۔۔ جتنی حالت زیادہ خراب ہوگی۔ اتنی ہی زیادہ دوا کی ضرورت بھی ہوگی!

ایوینا ساٹوا کے استعمال کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک ہفتہ تک پندرہ پندرہ بوند کی تین خوراکیں روزانہ استعمال کی جائیں۔ فائدہ شروع ہو جائے تو مقدار خوراک میں اس وقت تک اضافہ نہ کیا جائے جب تک فائدہ ہوتا چلا جائے ۔۔۔ پندرہ پندرہ بوند کی خوراکوں کے استعمال سے ایک ہفتہ کے اندر اندر فائدہ معلوم نہ ہو تو تیس تیس بوند کی تین بلکہ چار خوراکیں روزانہ لی جائیں پھر بھی فائدہ محسوس نہ ہو تو پینتالیس پینتالیس بوند کی تین یا چار خوراکیں روزانہ لینی شروع کر دی جائیں جس سے فائدہ یقیناً شروع ہو جائے گا۔ اب جب تک فائدہ ہوتا چلا جائے مقدار خوراک میں اضافہ نہ کیا جائے۔ فائدہ ہونا بند ہو جائے تو ساٹھ ساٹھ بوند کی چار خوراکیں روزانہ لی جائیں اور بس۔ بعض خاص خاص حالتوں کے سوا اس سے زیادہ مقدار خوراک کی ضرورت نہیں ہوگی ۔۔۔ اس سے زیادہ مقدار خوراک کی ضرورت محسوس ہونے کی صورت میں کسی لائق طبیب سے مشورہ لیا جائے جو ایوینا ساٹوا کے فعل کو اچھی طرح سے سمجھتا ہو!

اگر شروع ہی سے ایوینا ساٹوا کی ساٹھ ساٹھ بوند کی کئی کئی خوراکیں روزانہ لینی شروع کر دی جائیں تو اکثر اوقات دماغ میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ پندرہ بوند کی خوراک سے شروع کیجئے اور جب تک فائدہ ہوتا چلا جائے مقدار خوراک میں اضافہ کرنے کی ضرورت نہ سمجھئے!

تھائی رائیڈ کا فعل ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو جسم اور دل و دماغ بلکہ خود زندگی کے لئے تباہ کار ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ایوینا ساٹوا کا استعمال صرف اسی وقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک تھائی رائیڈ کا فعل تندرست حالت سے بڑھ کر خرابی پیدا کرنے کا باعث نہ بننا شروع ہو جائے۔ اگر ایوینا ساٹوا کے استعمال سے ہاتھوں میں رعشہ، نبض میں تیزی، دل میں دھڑکن، جسم کے وزن میں کمی کے آثار پیدا ہونے لگیں تو اس کا استعمال فوراً ترک کر دیجئے۔ کیونکہ یہ تمام علامات اس بات کا ثبوت ہیں کہ غدہ درقیہ کا فعل ضرورت سے زیادہ تیز ہو گیا ہے جسے اگر روکا نہ گیا تو جسمانی اور دماغی قوتیں برباد ہو کر رہ جائیں گی!

قیمت کلکتہ، بمبئی، لکھنؤ وغیرہ میں ایک اونس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ سے لیکر دو روپے تک اور ایک پونڈ کی قیمت بارہ سے چوبیس سولہ روپیہ تک ہے۔ بورو ڈسپنسری کیکنا ڈی کی فہرست کے مطابق ایک پونڈ کی قیمت چودہ روپیہ ہے۔ کلکتہ کی مشہور زمانہ فرم کمشنا چاریہ کی فہرست میں ایک پونڈ کی قیمت درج نہیں۔ البتہ ایک اونس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ لکھی ہے۔ بٹو کرشٹو پال کی کلکتہ کی فہرست کے مطابق ایک ڈرام کی قیمت آٹھ آنے (اس حساب سے ایک اونس کی چار روپیہ) ہے۔ بمبئی کی مشہور ترین فرم اینڈ کمپنی کی فہرست میں ایک پونڈ کی قیمت درج نہیں البتہ ایک اونس کی قیمت ایک روپیہ پانچ آنے ہے ۔۔۔ کرشنا فارمیسی لاہور کی فہرست کے مطابق ایک اونس کی قیمت ایک روپیہ پانچ آنے اور ایک پونڈ کی قیمت بارہ روپیہ ہے +

عمدہ علم و عمل کشتہ جات

تمام صاحب علم و تجربہ وید وں ، ڈاکٹروں اور حکیموں کا اس پر اجماع ہے ۔ کہ صحیح علم و فن کی باریکیوں کو پیش نظر رکھکر تیار کئے ہوئے کشتہ جات قابل طبیب کی ہدایت کے ماتحت ہر عمر اور ہر موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کئے جا سکتے ہیں ۔ ان کی مقدار خوراک قلیل ہوتی ہے ۔ لیکن فائدہ کثیر ہوتا ہے اور ذائقہ نازک سے نازک طبع مریضوں کے لئے بھی دل پسند ۔ علاوہ ازیں وقت گذرنے کے ساتھ ان کے فوائد میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے ۔ حالانکہ بوٹیاں وغیرہ جوں جوں پرانی ہوتی جاتی ہیں ان کا اثر کم ہوتا جاتا ہے ——— ان امتیازی خوبیوں کے پیش نظر کشتہ جات کے علم و عمل کی قدر کیجیے جو آبحیات کے اس مستقل عنوان کے ذریعہ ہر اشاعت میں ناظرین کی خدمت میں پیش ہوتا رہتا ہے ——— ایڈیٹر

مُردوں کو زندہ کر دینے والا کشتہ شنگرف

ناظرین آبحیات کی خاطر آج ایک ایسے کشتہ شنگرف کی ترکیب پیش کرتا ہوں جو ہمارا سینہ کا راز ہے ۔ اور جسے ہم نے ایک مدت سے چھپائے رکھا تھا ——— آج اس خیال سے کہ آخر اس فانی دنیا سے چل دینا ہے ۔ ترکیب پیش کئے دیتا ہوں ۔ ممکن ہے کوئی بھائی اس سے فائدہ اٹھالے

یہ کشتہ ایک دفعہ تو مُردوں کو زندہ کر کے باتیں کرا دیتا ہے

اجزائے نسخہ

شنگرف رومی کی ڈلی	بھلاوہ	خالص روغن زرد	شہد خالص
تولہ	ایک چھٹانک	دو چھٹانک	دو چھٹانک

ترکیب تیاری

ایک کڑچھہ آہنی لے کر بھلاوہ باریک کر کے نصف حصہ اس کڑچھہ میں بچھا دیں اس کے اوپر شنگرف کی ڈلی رکھکر اوپر باقی نصف بھلاوہ ڈال دیں اس کے اوپر شہد اور روغن زرد بھی ڈال دیں اور کڑچھہ کو پکڑ کر جلتی ہوئی آگ پر رکھیں ۔ حتیٰ کہ کڑچھہ میں آگ لگ جائے ۔ پھر آگ سے اتار کر الگ رکھدیں ۔ حتیٰ کہ شہد ۔ روغن زرد اور بھلاوہ وغیرہ جل کر کوئلہ ہو جائیں ۔ اب شنگرف کی ڈلی کو نکال کر کھرل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں ۔ پس اکسیر تیار ہے ۔

مقدار خوراک و ترکیب استعمال :- خطرناک بخار میں شہد خالص کے ساتھ ایک چاول بھر دیں تو بخار سے کوئی نقصان نہیں ہونے پائے گا اور نہ بخار بگڑے گا ۔ جب بخار کا مریض لاعلاج ہو چکا ہو اس وقت یہ کشتہ دو چاول بھر لے کر شہد یا گائے کے دودھ کے ہمراہ مریض کے منہ میں ڈال دیں ۔ فوراً ہوش میں آکر باتیں کرنے لگے گا ۔ میرا بارہا کا تجربہ کردہ ہے آپ بھی تجربہ کر کے دیکھ لیں ۔ (جناب سید عبدالرحمن لعل شہر ڈسٹرکٹ سیالکوٹ شریف)

ملاحظہ :- شنگرف معنی لیجئے ——— یہ شنگرف کی ، بہترین طریقہ ہے جس سے شنگرف جسم انسانی کے لئے بہت کچھ مفید و مؤثر ہو جاتی ہے ——— یہ ترکیب ایک مشہور عام ترکیب ہے

اور سینکڑوں کتابوں میں مروج ہے —— اس ترکیب کے مطابق تیار کردہ کشتہ ضعف باہ اور دیگر امراض کو دور کرنے کے لئے عام طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اور بسا
اوقات بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ خاص طور پر ضعف باہ کو دور کرنے کیلئے تو عام مستعمل ہے بوڑھوں اور بلغمی مزاجوں کے خاص طور پر موافق ہے —— اس طریقہ سے تیار کردہ
کشتہ معدہ کو بہت طاقت دیتی ہے اور بھوک لگاتی ہے۔ دودھ گھی ہضم کرتی ہے اور ٹھیک طور پر موافق آجائے تو چہرہ کا رنگ سرخ کردیتی ہے —— بادی بیماریوں وغیرہ کے لئے
وید جی کی ہدایات کے مطابق تجربہ کر کے دیکھئے اور تصدیق یا تکذیب آبحیات میں شائع کرائیے ——…… —— اڈیٹر

کشتہ قلعی تیار کرنے کی ایک آسان ترکیب

مجرب

قلعی دو تولہ لیکر اسے لوہے یا مٹی کے برتن میں رکھکر آگ پر پگھلائیں اور املی کے پانی میں گرائیں (املی کا پانی اس طرح بنائیں کہ آدھ پاؤ املی لیکر ایک سیر پانی میں چند گھنٹے بھگو کر پھر چھان کر نتھار لیں۔ بس تیار ہے) یہ نوٹ کرلیں کہ پانی میں گرانے پر قلعی بعض دفعہ اچھل کر باہر نکل پڑتی ہے جس سے جسم کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے املی کا پانی مٹی کے برتن میں ڈال کر اس پر مٹی کا ایسا سرپوش رکھ دیں جس کے درمیان میں ایک سوراخ کرلیا گیا ہو۔ اس سوراخ سے قلعی کو املی کے پانی میں گرائیں تو اس کے اچھل کر باہر آنے اور دھات کے گرنے سے جسم کو نقصان پہنچنے کا خطرہ دور ہوجائے گا —— قلعی کو ایک بار پگھلائیں اور املی کے پانی میں گرائیں۔ ذرا سرد ہونے پر قلعی کو پانی سے نکال کر دوسری بار پگھلائیں اور املی کے پانی میں گرائیں —— اسی طرح کل سات بار کریں

اب قلعی صاف ہوگئی۔ کشتہ سازی کے فن کو ایجاد کرنے والے عالموں کی رائے ہے کہ بغیر صاف کی ہوئی دھات کا کشتہ بیحد نقصان دہ ہوتا ہے لیکن صحیح طریقہ سے صاف کی ہوئی دھات کا ٹھیک طریقہ سے تیار کیا ہوا کشتہ ماں کے دودھ کی طرح بے ضرر ہوتا ہے —— اس لئے کسی بھی دھات کا کشتہ تیار کرنے سے پہلے اسے عالموں کی بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق صاف ضرور کرلینا چاہئے ——

صاف کرنے کو تصفیہ، شودھن اور تدبیر بھی کہتے ہیں اور صاف کی ہوئی چیز کو مصفیٰ، شدھ یا مدبر کہتے ہیں —— **اب اس قلعی مصفیٰ کا کشتہ تیار کیجئے**

صاف کی ہوئی قلعی کو کوٹ کر اس کا باریک پترہ سا بنالیجئے اور اسے قینچی سے چھوٹا چھوٹا کتر لیجئے —— چھوٹا کتنا؟ بس یہ سمجھئے کہ ہر ایک ٹکڑا چاول جتنا ہو!

اب درخت پیپل کی خشک چھال کے موٹے موٹے ٹکڑے دو سیر لیکر ان میں سے نصف کو قریب کسی ایسے گڑھے میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا ملا کر بچھائیں جہاں کھلی ہوا لگتی ہو۔ اور قلعی کے چاول ان ٹکڑوں پر اس طرح سے چن دیں کہ ایک چاول دوسرے سے الگ رہے۔ اب پیپل کی چھال کے باقی نصف ٹکڑے قلعی کے چاولوں کے اوپر اس طرح سے بچھائیں کہ وہ ان کے نیچے بخوبی چھپ جائیں جب سب کچھ ہو چکے تو تھوڑا سا گھاس پھوس لیکر پیپل کی چھال کے ٹکڑوں پر ڈال کر آگ لگا دیں —— جب آگ بالکل سرد ہوجائے تو اوپر سے پیپل کی چھال کے ٹکڑوں کی راکھ کو آہستہ آہستہ الگ کر کے درمیان میں سے قلعی کے سفید پھول سے چن لیں۔ بس یہی کشتہ قلعی ہے۔

واضح رہے کہ اس طریقے سے کشتہ بنانے میں کچھ قلعی کچی بھی رہ جائے گی اور وہ راکھ کے نیچے ملے گی اسے بھی تلاش کر کے رکھ لیجئے پھر کبھی دوبارہ کشتہ بناتے وقت کام آئے گی۔
اس طریقہ سے کشتہ تیار کرتے وقت آگ سرد ہونے پر راکھ میں سے بعض دفعہ قلعی کی بعض ڈلیاں ایسی ملتی ہیں جن کا کچھ حصہ تو سفید شگفتہ ہوگیا ہوتا ہے باقی حصہ سخت دھات کا سا ہوتا ہے۔ ان کا سفید شگفتہ حصہ الگ کرلینا چاہئے یہ کشتہ ہے۔ جو حصہ سخت ہو اسے الگ کردینا چاہئے یہ کچی قلعی ہے —— اسے محفوظ رکھیں پھر کبھی کشتہ بناتے وقت اسے کچی قلعی کے ساتھ ملا کر اس کا بھی کشتہ تیار کیا جاسکتا ہے —— اس ترکیب سے قلعی کا جو سفید شگفتہ کشتہ تیار ہوتا ہے وہ بالکل بے ضرر ہوتا ہے۔

ایک رتی بھر یہ کشتہ صبح کے وقت تازہ مکھن ۱ تولہ میں رکھکر استعمال کیا جائے تو پتلی منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ جریان و احتلام کو بیحد فائدہ پہنچاتا ہے۔ تازہ منی کثیر مقدار میں پیدا کرتا اور اسمیں اولاد پیدا کرنیوالے کرموں کی تعداد کو بڑھاتا ہے۔ دماغ کو بھی کسی قدر طاقت دیتا ہے۔

اعضائے تناسل کی حس کو دور کرنے کیلئے ایک لاجواب نسخہ کے عنوان سے جو نسخہ آبحیات کی گذشتہ اشاعت میں شائع ہوا ہے اسکے ساتھ اس کشتہ قلعی کا استعمال کیا جائے تو زیادہ فائدہ کی توقع ہوسکتی ہے

—— اڈیٹر

نئے خیالات و نظریات

زندگی کیا ہے؟ ماحول پر حکمرانی۔ ماحول زندگی کو نگل جانا چاہتا ہے۔ زندگی ماحول کی فطرت کے متعلق معلومات حاصل کرکے اس پر غالب آجاتی ہے تو قائم رہتی ہے ورنہ فنا ہو جاتی ہے —— اس لئے اگر زندہ رہنا ہو تو اپنے گرد و پیش کی دنیا کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔ نئے خیالات و نظریات گرد و پیش کی دنیا کے متعلق آپ کی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی قوت ہنگامہ خیز ہے۔ ان سے نظام بنتے اور بگڑتے ہیں۔ ان سے جہان بستے اور اُجڑتے ہیں۔ ان سے دنیائیں پیدا ہوتی اور مٹتی ہیں! —— زندگی قائم رکھنے کی تمنا ہو تو ان کو نظر انداز نہ کیجئے۔ بلکہ آبحیات کے اس مستقل عنوان کے ماتحت ان پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کیجئے!

ایڈیٹر

عقل کو حیران کر دینے والی پیشین گوئیاں

ایک مغربی مفکر اور محقق نے بعض ایسی پیشین گوئیاں کی ہیں جن کو پڑھنے کے بعد انسان کی عقل حیران رہ جاتی ہے اور انسان یہ سوچنے لگتا ہے کہ یہ دنیا کیا سے کیا بننے والی ہے۔ ہم ان پیشین گوئیوں میں سے چند پیشین گوئیاں ناظرین کی معلومات کیلئے درج ذیل کرتے ہیں:

موجودہ دنیا سے کہیں زیادہ حیرت انگیز دنیا! دنیا میں سائنس جس رفتار کے ساتھ ترقی کر رہی ہے اگرچہ اس کو بہت زیادہ امید افزا کہا جاتا ہے اور عام خیال ہے کہ سائنس نے کافی سے زیادہ ترقی کرلی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ سائنس ابھی دودھ پیتے بچے کی مانند ہے۔ وہ زمانہ قریب ہے جب سائنس پوری طرح ترقی کرنے کے بعد ہمارے سامنے ہوگی جب سائنس پوری طرح ترقی کرے گی تو اس وقت کی دنیا موجودہ دنیا سے کہیں زیادہ حیرت انگیز دکھائی دے گی۔

انسان مرا نہیں کرے گا۔ سائنس کے ترقی کر لینے کے بعد یہ چیز بالکل یقینی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آجائے گا جب انسان مرا نہیں کرے گا بلکہ جب تک چاہے گا سائنس کے ذریعہ زندہ رہ سکے گا۔ آج بھی امریکہ اور جرمنی کے سائنس دان اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ مردہ انسانوں میں دوبارہ جان ڈال دیں۔ لیکن ان کو پوری طرح کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ پچھلے دنوں ایک مُردہ انسان کو تقریباً ایک دن رات زندہ کرکے رکھا گیا۔ اس مرنے والے نے لوگوں سے باتیں کیں۔ لیکن چوبیس گھنٹے کے بعد وہ دوبارہ مر گیا۔

جب سائنس ایک مردہ کو چوبیس گھنٹے زندہ رکھ سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اسے لامحدود عرصہ تک زندگی نہ دے سکے۔ دنیا دیکھ لیگی کہ وہ زمانہ آجائے گا جب مُردہ میں جان ڈالی جاسکے گی اور ایک انسان صدیوں تک زندہ رہا کرے گا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر سائنس کے ذریعہ انسان کو لامحدود زمانہ تک زندہ رہنے کی قدرت حاصل ہو گئی تو پھر اس دُنیا میں نئے پیدا ہونے والوں کیلئے

گنجائش کیونکر نکل سکے گی۔ کیونکہ مرنے کا قانون قدرت نے اسی لئے رکھا ہے تاکہ نئے پیدا ہونے والوں کے لئے گنجائش نکل سکے۔

میرا خیال ہے کہ مردوں کو زندہ کرنے کی دریافت کے بعد غالباً حکومتوں کو ایک قانون بنانا پڑے گا جس کی رُو سے ایک معینہ مدت تک ہی انسان دوبارہ زندگی حاصل کر کے زندہ رہ سکے گا

غذا کی ضرورت نہیں رہے گی اس زمانہ میں کوئی انسان بھی بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن ایک زمانہ ایسا بھی آجائے گا جب انسان کو غذا کی قطعی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ بس یہ ہوگا کہ ایک مقوی گولی صبح کو کھالی اور تمام دن کے لئے فارغ ہوگیا۔

برلن کے ایک ڈاکٹر نے حال ہی میں ایک دوا ایجاد کی ہے جس کے چند قطرے کئی سیر غذا کے برابر قوت پہنچا سکتے ہیں۔ اور اس دوا کے استعمال کے بعد مریض کو بھوک بھی نہیں معلوم ہوتی۔ اس ایجاد سے ہم کو یقین ہوتا ہے کہ وہ زمانہ اب قریب ہے جب لوگ سیروں غذا نہیں کھایا کریں گے بلکہ ایک گولی یا چند قطروں سے سیروں غذا کا کام نکل جایا کرے گا۔

انسان سویا نہیں کرے گا۔ انسان کے وقت کا بہت سا حصہ سونے میں برباد ہو جاتا ہے اور انسان کو سونا اس لئے پڑتا ہے۔ کیونکہ سونے کے بغیر کوئی شخص اپنی صحت کو برقرار نہیں رکھ سکتا۔ لیکن ایک زمانہ ایسا آجائے گا جب انسان سویا نہیں کرے گا بلکہ مشین کے ذریعہ اپنی تکان کو دور کر کے ایسا ہی چست ہو جایا کرے گا جس طرح سات یا آٹھ گھنٹے سونے کے بعد انسان بالکل چست نظر آتا ہے۔

آپ کو شاید معلوم ہو کہ امریکہ کے ایک ماہر نے ایسے مریضوں کے لئے جن کو نیند نہیں آتی ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے کہ اس مشین پر بیٹھنے کے بعد مریض فوراً سو جاتے ہیں۔ اور پندرہ منٹ سونے کے بعد ایسے ہی چست ہو جاتے ہیں گویا کہ وہ تمام رات نہایت آرام کے ساتھ سوئے ہیں۔

اس مشین کی ایجاد کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ آگے چل کر مستقل طور پر ایسی مشینیں بن جائیں جو کہ نیند کا بدلا ہو سکیں اور جن کے تیار ہونے کے بعد انسان کو سونے ہی کی ضرورت باقی نہ رہے۔

انسان پرندوں کی طرح اڑا کرے گا۔ اگرچہ انسان نے موجودہ زمانہ میں بھی ہوا، پانی اور زمین پر اپنا پورا پورا تسلط قائم کر لیا ہے لیکن اس وقت تک انسان اس چیز میں ناکام ہے کہ وہ پرندوں کی طرح اڑ کر جہاں چاہے چلا جائے۔

وہ زمانہ بہت قریب ہے جب پرندوں کی طرح انسانوں کے بھی پر نکل آئیں گے۔ یہ پر سائنس کا ایک حیرت انگیز اضافہ ہوں گے۔

پچھلے دنوں ایک سائنس دان نے اس قسم کے پر بنائے تھے۔ لیکن یہ پر کامیاب نہ ہو سکے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ بغیر موٹر کے یا بجلی کے خود بخود حرکت کرنے والے اس قسم کے پر بن جائیں جن کو انسان لگا کر پرندوں کی طرح اڑتا پھرے۔

انسان کے مکان گھونسلے بن جائیں گے۔ موجودہ زمانہ میں انسان بڑی بڑی عالی شان عمارتوں میں رہتا ہے۔ کیونکہ انسان کی ضروریات بے حد بڑھی ہوئی ہیں۔ انسان کو غسل خانے کی، پاخانے کی، آرام کے کمرے کی، سونے کے کمرے کی، باورچی خانے کی اور اسی قسم کی سینکڑوں ضروریات ہیں۔ لیکن ایک زمانہ آئے گا جب انسان کی یہ تمام ضروریات ختم ہو جائیں گی۔ اور انسان گھونسلے نما چھوٹے چھوٹے مکانوں میں گذر کر سکے گا۔ کیونکہ سائنس کی ترقی کے بعد نہ باورچی خانے کی ضرورت رہے گی، نہ سونے کے کمرے کی۔ اور نہ دوسری ضروریات کی۔ —

کالج اور اسکول بند ہو جائیں گے

سائنس کی ترقی کے بعد کالج اور اسکول کی بھی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ کیونکہ ایک زمانہ ایسا آجائے گا جب طلبا کو کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کی بجائے تعلیمی ڈاکٹروں کی جانب رجوع کرنا پڑے گا۔

یہ تعلیمی ڈاکٹر انجیکشن کے ذریعہ علم کو دماغ میں دوڑایا کریں گے۔ مثلاً ایک شخص ریاضی کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے دماغ میں ریاضی کے ایسے انجیکشن لگا دئے جائیں گے جن کے اثرات خود بخود اس کو ریاضی داں بنا دیں گے۔ اسی طرح دوسرے علوم و فنون بھی بذریعۂ انجیکشن دماغ میں پہنچائے جا سکیں گے۔

صنفی تعلق کی ضرورت نہیں رہے گی

نسل انسانی کے بڑھانے کے لئے اور بچے پیدا کرنے کے لئے آگے چل کر اس کی قطعی ضرورت نہیں رہے گی۔ کہ مرد اور عورت آپس میں صنفی تعلق پیدا کریں۔ بلکہ یہ کام بھی انجیکشن سے نکل جایا کرے گا۔

عورتیں اچھی نسل کے جراثیم رحم میں داخل کرالیں گی اور اس کے بعد نہایت تندرست اور ہوشمند بچے پیدا ہو سکیں گے۔

غرض کہ چند صدیوں کے اندر ہی اندر یہ دنیا جو آج ہم کو دکھائی دے رہی ہے اتنی بدل جائے گی کہ انسان اس وقت اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

ماخوذ .... از .... "دین و دنیا"

موصلی سیاہ
برگ وشاخ اخروٹ
کامل بک ڈپو

جڑی بوٹیوں کے کرشمے

یہ عنوان ایک مستقل عنوان ہے جس کے ماتحت آبحیات کی ہر اشاعت میں مختلف جڑی بوٹیوں کے وہ کرشمہ کار فوائد پوری تفصیل سے پیش کئے جاتے ہیں جن میں سے صرف چند ایک کی واقفیت سے سنیاسی اور مہاتما ہر جگہ عزت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں!

بوٹیوں کے مختلف نام، مقام پیدائش، موسم پیدائش وغیرہ ضروری امور پر بصیرت افروز روشنی ڈالنے کے علاوہ بوٹیوں کی فوٹو بلاک کی صاف اور واضح رنگین تصویریں بھی مضامین کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں تاکہ بوٹیوں کو پہچاننے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے!

بوٹیوں کو محض گھاس پھونس خیال نہ فرمائیے۔ ان کے ہر رگ ریشہ میں آب حیات کی بوندیں پنہاں ہیں! —— اڈیٹر

موصلی سیاہ

از قلم پریم پرکاش کر قصا تلمیذ حضرت علامہ حکیم پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما

موصلی سیاہ آیورویدک کی مشہور و معروف ادویات میں سے ہے! یونانی طب کی قدیم کتب میں اس کا ذکر کہیں نہیں ملتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم یونانی اطباء موصلی سیاہ سے واقف نہ تھے! —— چنانچہ عربی اور فارسی میں اس کا نام شقاقل ہندی بھی اس امر کی دلیل ہے! —— آج کل تو یہ دوا اپنی خاصیتوں کی وجہ سے طب یونانی میں بھی بکثرت مستعمل ہے اور بہت سے مقوی باہ مرکبات میں شامل کی جاتی ہے —— مرکبات کے ماتحت سفوف موصلین بھی اسی قسم کا نسخہ ہے۔

موصلی سیاہ کو بنگالی میں تال مولی —— کرناٹکی میں نیل تاڑی —— تلنگی میں تلے گڑو کہتے ہیں۔ لیکن موصلی سیاہ اس کا بہت مشہور عام نام ہے۔ اور ہندوستان کے تقریباً تمام حصوں میں سمجھا جاتا ہے —— لاطینی میں اسے ایسپیرگس (Asparagus) کہتے ہیں —— اور ماہرین نباتات اسے (Bombax) بمباکس کے نام سے یاد کرتے ہیں!

موصلی سیاہ کا پودا زیادہ تر مالا بار میں ہوتا ہے۔ ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں بھی کہیں کہیں مل جاتا ہے۔ خزائن الادویہ میں لکھا ہے کہ اس کی پیدائش ہمالیہ میں جمنا سے کاشیہ پہاڑ تک۔ ٹن سریم اور کیپ کمورن کے جنوب تک ہوتی ہے۔ مخزن الادویہ میں اس کے کوہستان میواڑ میں بھی بکثرت پائے جانے کا ذکر ہے —— اس پودے کے پتے اس طرح ہوتے ہیں۔ جس طرح بہت چھوٹے —— نئے پھوٹتے ہوئے —— کھجور یا تاڑ کے درخت کے پتے! —— اس کا پھول چھوٹا سا نصف انچ کے قریب لمبا۔ زرد سنہری اور چکور شکل کا ہوتا ہے۔ اس کی جڑ دو انچ سے کر ایک فٹ تک لمبی اور ایک انچ موٹی ہوتی ہے اور اس پر باریک باریک ریشے ہوتے ہیں —— موصلی سیاہ کا جزو مستعملہ یہی جڑیں ہیں۔ اور بازار میں موصلی سیاہ کے نام سے جو چیز ملتی ہے وہ انہی جڑوں کے چھوٹے چھوٹے

ٹکڑے ہوتے ہیں ـــــ یہ جڑیں اوپر سے سیاہ اور ہموار لیکن اندر سے کھردری اور خاکی ہوتی ہیں۔ ان کو چبانے سے لعاب نکلتا ہے۔ جس میں ایلوے کی سی بُو ہوتی ہے۔ مگر یہ ایلوے کی طرح تلخ نہیں ہوتا!

خزائن الادویہ میں اسے دوسرے درجہ میں گرم خشک لکھا ہے۔ لیکن بہت سے مصنف اسے دوسرے درجہ میں گرم خشک یا رطوبتِ فضلیہ بتاتے ہیں!

آیورویدہ میں موصلی سیاہ کو مقوی باہ، مولد و مغلظ منی اور دافعِ جریان و احتلام بتایا گیا ہے۔ یہ بدن کو قوی اور فربہ کرتی ہے! بخار، یرقان، ہیضہ وغیرہ میں مفید ہے۔ بہرہ پن کو رفع کرتی ہے اور زہر کو دور کرتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس سے سانپ تک کا زہر اتر جاتا ہے۔ سلسل البول اور دیگر پیشاب کی بیماریوں میں بھی نافع ہے ـــــ اس کے استعمال سے غلظتِ معدہ کا احتمال ہے۔ اس لئے اسے استعمال کرتے وقت اس میں مصری، پیپل، دودھ، سونٹھ وغیرہ میں سے کوئی چیز ضرور ملا لینی چاہیئے۔ یہ چیزیں بہت حد تک اس کی مضرت کو رفع کر دیتی ہیں!

طبی کتابوں میں اس کے مفرد استعمال کے بہت سے طریقے درج ہیں۔ لیکن اسے مفرداً اس قدر استعمال نہیں کیا جاتا۔ تاہم ذیل میں اس کے مفرد استعمال کے چند طریقے نذرِ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

"مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ" اسے (۱) زیرہ کرمانی کے ہمراہ کھلانا یرقان کے لئے نافع ہے۔ (۲) زنجبیل بے ریشہ کے ہمراہ کھلانا ہیضہ بلغمی اور اسہال میں مفید ہے۔ (۳) پیاز کے پانی کے ہمراہ قولنج ریحی کے لئے نفع بخش ہے۔ (۴) آب برگِ تُلسی کے ہمراہ تحلیلِ ریاح کے لئے نافع ہے۔ (۵) برگ فنجنکشت کے ہمراہ ام الصبیان کے رفع کرنے کے لئے مفید ہے (۶) تریپھلہ کے ساتھ استعمال کرنے سے سیلانِ منی کے لئے اکسیر ہے۔ (۷) نانخواہ کے ہمراہ سرفہ بارد، کنجد کے ہمراہ تپ چوتھیہ، عنب اور حدری ـــــ نمک سنگ کے ہمراہ بھوک کی زیادتی۔ اور آب گرم کے ہمراہ دردِ شکم کے لئے مفید ہے (۸) دار فلفل کے ہمراہ دیوانہ کتے کے کاٹنے کے لئے مفید ہے (۹) شیر گاؤ اور مصری کے ساتھ منی پیدا کرنے اور قوت باہ بڑھانے کے لئے مفید ہے وغیرہ۔

مرکبات

(۱) **حب موصلی** سیاہ بہت سی کتب میں اس کا نسخہ درج ہے۔ اور وہاں اسے قوت باہ کے لئے بے نظیر چیز بتایا گیا ہے۔ آپ بھی آزما دیکھئے!

باریک پسی ہوئی موصلی سیاہ ایک سیر کو ڈیڑھ سیر گائے کے دودھ میں اس قدر جوش دیں کہ تمام دودھ جذب ہو جائے پھر اس کو سایہ میں خشک کر کے اس میں جائفل اور جاوتری ہر ایک ایک پاؤ کوٹ چھان کر ملا دیں۔ بعدہٗ شہد کے قوام میں اس کی گولیاں بنا لیں اور تین ماشہ کے قریب گولیاں دودھ کے ساتھ لے لیا کریں۔ صبح و شام دونوں وقت! ـــــ (۲) **سفوف موصلیین**۔ موصلی سفید، موصلی سیاہ، بہمن سرخ، بہمن سفید، تالمکھانہ، ثعلب مصری، گوکھرو، تخم کونچ ہر ایک ایک تولہ ـــــ مغز چلغوزہ، مصطگی، الائچی خورد۔ ہر ایک چھ ماشہ۔ تخم اٹنگن نو ماشہ۔ سنگھاڑہ ادھ تولہ۔ کوزہ مصری حسب ضرورت ـــــ سب کو علیحدہ علیحدہ کوٹ چھان کر ملا لیں ـــــ صبح و شام چھ چھ ماشہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ لیں۔

(۳) **موصلی پاک**۔ آیوروید کا مشہور نسخہ ہے۔ آیوروید کے مرکبات کی بہت سی کتابوں میں درج ہے۔ دافع جریان و احتلام۔ مولد و مغلظ منی ہے وغیرہ ـــــ کرشنا

اخروٹ

از قلم جناب حکیم عبدالمجید صاحب عتیقی کامل بک ڈپو ـــــ لاہور

ملاحظہ :۔ اخروٹ اور سرملی سیاہ کی بلاک کی رنگین تصویر پریس میں ٹھیک وقت پر نہ پہنچنے کی وجہ سے گذشتہ اشاعت میں شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اس لئے موجودہ پرچہ میں شائع کی جارہی ہے ـــــ اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ پرچہ میں دیکھئے۔ ایڈیٹر

(ج) پوست اخروٹ

(۲۶) امراض دہن۔ اخروٹ کے چھلکے کو پانی میں جوش دے کر غرغرہ کرنا دم کو تحلیل اور مسوڑھوں اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے (۲۷) دافع قمل۔ اسے پیس کر چند روز روغن زیتون میں تر رکھ کر بالوں میں لگانے سے جوئیں دُور ہو جاتی ہیں اور پھر پیدا نہیں ہوتیں (۲۸) سرخی رخسار۔ اسکو پیس کر سرکے میں ملا کر منہ پر لگانے سے رخسار پر سرخی آجاتی ہے۔ (۲۹) دافع زخم۔ اسے پیس کر چھڑکنے سے زخم خشک ہو جاتے ہیں (۳۰) دافع زخم۔ اسے جلا کر اس کی راکھ زخم پر چھڑکنے سے زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

(د) سبز پوست اخروٹ

(۳۱) سفید بال سیاہ کرنا۔ اخروٹ کے سخت چھلکے کے اوپر جو سبز پوست ہوتا ہے وہ تازہ لے کر لوہے کی میل کے ہمراہ پیس کر ایک ہفتہ کے بعد بالوں پر لگائیں تو وہ سیاہ ہو جائیں گے (۳۲) ایضاً۔ لوہے کی میل اور چھلکے کے ہمراہ پکا کر ایک ہفتہ دھوپ میں رکھ کر لگانا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ (۳۳) امراض سرو اعصاب۔ اسے ہموزن برگ حنا کے ساتھ پیس کر لگانے سے نزول، پرانا درد سر، درد شقیقہ، فالج اور سردی کے تمام امراض۔ نقرس وغیرہ دور ہو جاتے ہیں (۳۴) امراض حلق و دہن۔ اس کے عصارہ کو شہد کے ہمراہ جوش دے کر غرغرے کرنے سے حلق، منہ اور حلق کے عضلات کے اورام اور منہ کی پھنسیاں دور ہو جاتی ہیں۔ دانتوں کی جڑوں سے خون آنا رک جاتا ہے۔ (۳۵) دانت درد۔ اسے خشک کر کے پیس کر دانتوں پر ملنا دانتوں کے درد کو زائل کرتا ہے۔ (۳۶) تقویت دماغ و بدن۔ اسے شکر کے ہمراہ کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے۔ جوہر دماغ اور منی بڑھتے ہیں (۳۷) تقویت معدہ۔ اسے انجیر کے ہمراہ کھانے سے بھوک بڑھتی اور معدہ کو تقویت پہنچتی ہے

(ہ) پوست بیخ اخروٹ

(۳۸) دافع اخلاط دماغ و نسیان۔ اس کے درخت کی جڑ کی تازہ چھال ہر پانچ روز کے بعد دانتوں پر ملنے سے اخلاط دماغ منہ کے راستے رطوبت بن کر نکل جاتے ہیں اور نسیان کا عارضہ رفع ہو جاتا ہے۔ (۳۹) رطوبت دہن و خرابی دنداں۔ اس کی جڑ کی چھال دانتوں پر ملنے سے انہیں گلنے اور خراب ہونے سے بچاتی ہے اور منہ کی رطوبت کو دُور کرتی ہے۔ (۴۰) اورام دہن و حلق۔ اس کو پانی میں جوش دے کر غرغرہ کرنا حلق اور منہ کے اورام میں نفع بخش اور معدہ کے ورم میں بھی مفید ہے۔ (۴۱) نچلے دھڑ کے امراض۔ یہ درد دم

کی مقدار میں پانی میں جوش دے کر پینے سے قے لا کر بیمار بلغمی اخلاط دور ہوتے ہیں اور تنقیہ ہونے سے سرین کے درمیان کی ہڈی کا درد دفع ہو جاتا ہے اور نچلے دھڑ کے اکثر امراض سے نجات ملتی ہے۔ (۴۲) بواسیر اور امراض مقعد۔ اسے زیتون کے تیل میں جوش دے کر اور گلا کر بواسیر اور مقعد کے اکثر امراض پر لگانا سود مند ہے (۴۳) سلسل بول۔ ۹ سے ۱/۲ ۱۰ ماشہ تک یہ چھال پیس کر پھانکنا استرخائے مثانہ کی وجہ سے پیشاب کے بار بار اور قطرہ قطرہ آنے کو روکتا ہے۔

(س) دیگر اجزا

(۴۴) اس کے پتے انجیر خشک کے ہمراہ پیس کر پھانکنا سلسل بول میں مفید ہے۔ (۴۵) ناسور چشم۔ اخروٹ کے درخت کا گوند آنکھ کے ناسور پر لگانا سود مند ہے۔

(۴۶) زخم۔ اس کا گوند خراب اور گرم زخموں پر چھڑکنا نفع بخش ہے۔ (۴۷) درد دنداں۔ اس کا گوند درد والے دانت پر لگانا درد کے روکنے میں مجرب ہے۔ (۴۸) امراض بلغمی وریحی۔ سردی کے باعث وجع المفاصل، لقوہ، فالج یا تپ بلغمی ہو تو مغز اخروٹ کو زیرہ سیاہ کے ہمراہ پیس کر شہد ملا کر حمام یا دھوپ یا گرم کمرے میں گرم فرش پر مالش کر کے لحاف اوڑھا دیں۔ حتیٰ کہ خوب پسینہ آ جائے۔ پھر پسینہ صاف کر کے لحاف اتار دیں اور سرد ہوا سے بچائیں۔ سرد پانی بھی نہ دیں۔ ایک دو بار اس طرح مالش سے آرام ہو جائے گا۔ (۴۹) ضعف بصارت۔ دو اخروٹ تین ہڑوں کے ساتھ جلا کر راکھ کو چار سیاہ مرچوں کے ہمراہ کھرل کر کے آنکھ میں لگانے سے بینائی میں قوت آتی ہے۔ (۵۰) کرم امعاء۔ اس کے درخت کی چھال کا جوشاندہ پلانے سے آنتوں کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ (۵۱) ایضاً۔ اس کے پتوں کے جوشاندہ سے بھی یہی نتائج مرتب ہوتے ہیں (۵۲) کنٹھ مالا۔ اس کے پتوں کا جوشاندہ پینے سے اور اس سے گلٹی کو دھونے سے کنٹھ مالا سے نجات ملتی ہے۔ (۵۳) صفائی دنداں اس کے درخت کی چھال دانتوں پر ملنے سے دانت صاف رہتے ہیں اور ان میں کیڑے نہیں پڑتے۔ (۵۴) بدن کی سوج۔ ایک سے چار تولہ تک اس کا تیل پاؤ بھر گائے کے پیشاب میں ملا کر پلانے سے بدن کی سوج اتر جاتی ہے (۵۵) تشنج ہیضہ۔ اس کا تیل سردی کے درد یا ہیضہ کے تشنج میں ملنا مفید ہے (۵۶) بادی کا درد۔ اخروٹ کے تازہ مغز کو پیس کر لیپ کر کے گرم اینٹ پر پانی چھڑک کے کپڑا لپیٹ کر سینک کرنے سے بادی کا درد فوراً کافور ہوتا ہے۔ (۵۷) نارو۔ تیل کے بعد جو کھلی (پھوکس) رہ جاتی ہے اسے پانی سے پیس کر گرم کر کے نارو پر لیپ کر کے پٹی باندھنے سے سوج اتر جاتی ہے اور پندرہ بیس منٹ کے استعمال سے نارو اگل کر بہہ جاتا ہے (۵۸) بواسیر کے مسے۔ اس کا تیل بواسیر کے مسوں پر لگانے سے سوج کم ہو جاتی ہے۔ (۵۹) دافع زہر۔ اس کا مغز کھلانے اور لگانے سے زہر اتر جاتا ہے۔ افیم کا زہر بھی اتر جاتا ہے۔ (۶۰) ناسور۔ موم اور میٹھا تیل ہموزن پگھلا کر پسا ہوا مغز اخروٹ ملا کر لیپ کرنے سے ناسور کو فائدہ ہوتا ہے۔

(۶۱) دست آور۔ اس کے مغز کے اوپر کا چھلکا جوش دے کر پلانا دست آور ہے۔ (۶۲) حابس خون بواسیر۔ اس کے چھلکے کی راکھ کسی حابس خون دوا کے ساتھ کھلانا بواسیر کے خون کو بند کرتا ہے۔ (۶۳) بادی امراض۔ اس کے تیل کی مالش کر کے بادی مٹانے والی ادویہ کے بھپارہ سے بادی امراض دفع ہوتے ہیں۔

یونانی مُجرّبات و مُرکّبات

روغن اخروٹ۔ تازہ اخروٹ کے مغز کو باریک کوٹ کر گاڑھے کپڑے کی تھیلی میں بھر کر کل میں دبائیں۔ سفید۔ پتلا اور میٹھا تیل نکل آئے گا۔

دیگر۔ اگر زیادہ تیل نکالنا ہو تو دس سیر مغز اخروٹ لیں۔ آٹھ سیر کو کولھو میں بیلیں۔ جب وہ باریک پس کر تیل چھوڑنے لگیں تو باقی دو سیر مغز بھی ڈال دیں۔ اور ان کے آدھ پسا ہونے پر سیر بھر مصری کے بڑے بڑے ٹکڑے کر کے ڈالیں۔ پھوک جم کر تیل الگ ہو جائے گا۔ اسے چینی یا کانچ کے برتن میں چند روز پڑا رہنے دیں تاکہ دُرد (مَیل) تہ نشین ہو کر صاف ہو جائے۔

استعمال و فوائد۔ ساڑھے دس ماشہ روغن اخروٹ روزانہ استعمال کرنا وجع الورک کو مٹاتا ہے۔ اس کا لیپ آکلہ اور آنکھ کے ناسور کو مفید ہے۔ مالش سے سردی کے درد کو مٹاتا ہے۔ اور مختلف مرکبات میں مستعمل ہے۔

روغن سبز۔ روغن نکالنے کے بعد جو کھلی (پھوک) رہ جاتی ہے اسے پانی میں اُبالیں سبز رنگ کا تیل اوپر آجائے گا۔ اسے اتار کر رکھ لیں

استعمال و فوائد۔ اس میں السی کے تیل سے بھی زیادہ جلانے اور آبلہ پیدا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔

رُبِ اخروٹ۔ اخروٹ کے پوست کے اوپر کے سبز چھلکے تر و تازگی کی حالت میں لے کر کوٹ لیں اور نچوڑ کر پانی نکالیں اور آگ پر پکائیں۔ تیسرا حصّہ جل کر دو تہائی رہ جانے پر اتار لیں۔ عربی میں اسے رُبِ جوز کہتے ہیں۔

استعمال و فوائد۔ اس رب سے غرغرے کرنے سے بلغمی اور گرم اورام تحلیل ہوتے ہیں۔ بلغمی قے کو یہ فائدہ کرتا ہے۔ شہد میں ملا کر چٹانے سے منہ، حلق اور نرخرے کے اورام کو نافع ہے۔ عضلاتِ حلق کے ورم اور منہ کی پھنسیوں کے لئے بھی فائدہ بخش ہے۔

حبِ گردگان۔ مغز اخروٹ بریاں۔ رب السوس ولایتی۔ مغز بادام شیریں۔ تخم کتان مغز کدو شیریں۔ نشاستہ تازہ۔ صمغ عربی بہدانہ شیریں۔ ہموزن لے کر شہد خالص میں سب دوائیں پیس کر سحق کر کے نخود سی گولیاں بنائیں۔

استعمال و فوائد۔ ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں۔ ہر قسم کی کھانسی اور گلے کی خراش کو رفع کرتی ہیں۔ دمہ کے مریض کو بھی مفید ہیں۔

معجون گردگان۔ مغز گردگان لا اخروٹ) مغز چلغوزہ۔ مغز حب القلقل۔ مغز حب القطن۔ حب السمنہ۔ نارجیل۔ مغز بادام شیریں مغز پستہ۔ مغز فندق۔ مغز حب الخضرا۔ مغز حب الزلم۔ خشخاش سفید۔ ثعلب مصری۔ ریگ ماہی۔ درونج عقربی۔ ستاور۔ تالمکھانہ۔ موصلی سفید۔ موصلی سنبل۔ ہر ایک ایک تولہ۔ عود غرقی۔ بہمن سُرخ۔ بہمن سفید۔ تودری۔ اسگندھ تالیس پتر۔ تخم خولنجان۔ دارچینی۔ جائفل۔ جاوتری۔ قرنفل۔ دارفلفل۔ زنجبیل سمانیہ۔ شقاقل اعرابی۔ زعفران خالص۔ ورق طلا۔ ورق نقرہ ہر ایک تین ماشہ۔ مشک خالص دو ماشہ۔ شہدِ خالص سہ چند ادویہ۔ تمام ادویہ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور شہد کے قوام میں ملا کر معجون تیار کریں زعفران مشک۔ ورق طلا و نقرہ وغیرہ بعد از تیاری علیحدہ علیحدہ عرق گلاب سہ آتشہ میں کھرل کر کے ملائیں۔

استعمال و فوائد۔ تین ماشہ سے نو ماشہ تک ہمراہ شیر گاؤ ایک پاؤ۔ عرق ماء اللحم طیوری دس تولہ استعمال کریں۔ دو ہفتہ کے استعمال سے بدن کو فربہ بناتی۔ اعصاب کو قوی کرتی۔ درد کمر کو دور کر کے کمر کو مضبوط بناتی ہے۔ تولید و تغلیظ منی کے لئے خاص الخاص چیز ہے۔

برائے سستی و لاغری۔ مغز اخروٹ کہنہ۔ انبہ ہلدی۔ نارجیل کہنہ۔ مغز بادام۔ مغز پستہ۔ کنجد سیاہ۔ بیخ کنیر سفید۔ خراطین۔ بیر بہوٹی۔ دارچینی۔ عقرقرحا۔ گھونگچی سفید۔ برادہ دندان فیل۔ مالکنگنی ہر ایک ہموزن۔ کوٹ کر باریک کریں اس میں سے بقدر دو دو تولہ پوٹلیاں بنائیں۔

استعمال و منافع:۔ ایک پاؤ دودھ میش آگ پر گرم کریں۔ پھر دونوں پوٹلیوں کو اس میں ڈالیں اور کم از کم پندرہ منٹ سے عضو تناسل اور کنج ران وغیرہ کو سینک کریں۔ اور اوپر سے برگ پان باندھ دیں۔ تقریباً ہفتہ دو ہفتہ تک روزانہ اسی طرح عمل کریں۔ جلق وغیرہ کی وجہ سے پیدا شدہ کمی لاغری سستی کا شافی علاج ہے۔ مقوی و مبہی بھی ہے۔ فربہی اور درازی پیدا کرتا ہے۔

مربہ اخروٹ:۔ اخروٹ تازہ اور سبز جو خشک نہ ہوئے ہوں حسب ضرورت لے کر چھیلیں اور اس پر شہد مصفیٰ کا قوام بنالیں۔ اور آہستہ دو تین جوش دے کر چینی یا کانچ کے برتن میں حفاظت سے رکھیں۔ چالیس یوم کے بعد استعمال کریں۔

استعمال و منافع:۔ تین تولہ تک استعمال کریں۔ تقویتِ باہ اور امراض گردہ میں مفید ہے۔

خضاب عجیب

خزاں کے موسم میں جب اس کے پتے جھڑ جائیں تو مازوؤں کو روغن زیتون میں اس قدر جوش دیں کہ سیاہ ہو جائیں۔ ان کو صاف کر کے بوتل میں بھر کے اخروٹ کے درخت کی جڑ میں گڑھا کھود کر اس کی جڑ کا ایک موٹا سا ریشہ کاٹ کر اس کا جو سرا جڑ سے ملا ہوا ہو بوتل کے منہ میں دے دیں کہ روغن میں تر رہے۔ اور بوتل کے پیندے تک نہ پہنچے پھر منہ کو خوب بند کر کے اوپر سے مٹی ڈال کر گڑھا بند کر دیں۔ یہاں تک کہ درخت میں پھل آ جائیں اس کے بعد بوتل کو گڑھے سے نکالیں۔ اس میں ایک گاڑھا اور سیاہ رنگ کا سیال پایا جائے گا۔ اسے محفوظ کر لیں۔

استعمال و منافع۔ سفید بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے بہترین خضاب ہے۔ صرف کنگھی پر لگا کر بالوں میں پھیرنا چاہیئے۔ اس کے استعمال سے کافی مدت تک بال سیاہ رہتے ہیں۔

اگر بال نکلنے سے پہلے حمام میں جا کر خصیوں پر اسے لگالیں تو پھر کبھی سفید بال پیدا ہی نہ ہوں۔

ملاحظہ:۔ میں تو ایسی باتوں کا قائل نہیں۔ جو صاحب قائل ہوں وہ تجربہ کر دیکھیں ——— **ایڈیٹر**

روغن خضاب

ثمر اخروٹ کی بیرونی سبز چھال دو اونس۔ پھٹکڑی سفید دو ڈرام روغن سنبل چار اونس۔ ان سب کو ملا کر ایک کم چینی کے برتن میں ڈالیں اور برتن مذکور کو ابلتے ہوئے پانی کی دیگچی پر رکھ دیں حتیٰ کہ اخروٹ کی چھال کا تمام پانی روغن میں خشک ہو جائے۔ اتار کر خوب نچوڑیں اور فلٹر کر کے حسب ضرورت خوشبو ملا کر محفوظ رکھ لیں ——— **استعمال و منافع۔** عند الضرورت بالوں پر کنگھی سے لگائیں۔ بال سیاہ فام ہو جائیں گے۔ اور اصلی قدرتی بالوں کے مانند نہایت ملائم اور چمکیلے ہوں گے۔

تشخیص و تجویز کے نکات

اسہالِ معدی

از قلم جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی ــــــــ سیالکوٹ

گذشتہ نومبر ۱۹۳۰ء کو ایک صاحب بعمر ۴۰ سال "صدیقی مطب سیالکوٹ" میں آئے اور اپنی حالت یوں بیان کی۔

حالت

عرصہ دو ماہ سے اسہال کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ صبح کے کھانا کھانے کے بعد دست زیادہ آتے ہیں۔ پیٹ میں ریاح پھرتے معلوم ہوتے ہیں۔ درد بھی ہر وقت رہتا ہے۔ کبھی زیادہ بھی ہو جاتا ہے۔ دستوں کی رنگت مختلف ہوتی ہے۔ کبھی سیاہ۔ کبھی سفید۔ گاہے غلیظ اور گاہے رقیق۔ اکثر اوقات ان میں بو بھی ہوتی ہے۔ طبیعت مضمحل رہتی ہے۔ منہ کا مزہ خراب رہتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ دن بدن کمزوری ہوتی جاتی ہے۔ مختلف علاج کرائے لیکن صحت تو کجا۔ افاقہ بھی نظر نہیں آتا۔ حیران ہوں۔ کیا کروں۔ صحت کیسے ہوگی؟

تشخیص

ظاہر تھی کہ یہ صاحب رطوباتِ بلغمیہ کی کثرت کے باعث ضعف معدہ میں مبتلا ہیں۔ اور اسی وجہ سے انہیں اسہال کا عارضہ لاحق ہے۔ حسب ذیل علاج تجویز ہوا۔

علاج

(۱) ہو الشافی ـ گل بنفشہ ۔ مویز منقی ۔ بادیان ۔ بیخ کاسنی ۔ بیخ بادیان ۔ گاؤزبان ۔ گلقند ۔

۴ماشہ ۹عدد ۴ماشہ ۴ماشہ ۴ماشہ ۵ماشہ ۲تولہ

رات کو پانی میں بھگوئیں صبح جوش دے کر مل چھان کر یہ استعمال کریں۔

(۲) جوہر ہاضم۔ چار چار رتی بعد از غذا دونوں وقت استعمال کریں۔

یہ دوائیں تین دن کھانے کی ہدایت کی گئی اور مزید تشخیص کے لئے مریض کو کہا گیا۔ کہ دوسری بار جب آؤ تو قارورہ ہمراہ لاؤ۔ حسب ہدایت مریض دوبارہ مطلب میں آیا اور اس نے آکر بتلایا۔ کہ دست بدستور آرہے ہیں۔ ان میں کچھ فرق نہیں۔ ہاں یہ کہ سکتا ہوں۔ کہ جی متلانے کی شکایت اور درد و نفخ میں کچھ کمی ضرور معلوم ہوئی۔

مریض کے قارورہ کی رنگت نہایت گدلی تھی۔ اس میں کافی مقدار میں غذائے غیر منہضم کے ذرات تھے۔ اب اس کے لئے ادویہ ذیل تجویز کی گئیں۔

(۱) مرکب ہاضم۔ ایک ایک خوراک دن میں تین بار استعمال کریں۔

(۲) جوھر ہاضم۔ چار رتی بعد از غذا دونوں وقت استعمال کریں۔

(۳) جوارش جالینوس میں کشتہ خبث الحدید دو رتی ملا کر ورق نقرہ دو عدد میں لپیٹ کر رات کو سوتے وقت عرق بادیان دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔۔۔ایک ہفتہ یہ ادویہ استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی

ھدایات

تمام گلی سڑی۔ اور بسی ہوئی اغذیہ و اشیاء کھانے سے اجتناب کریں۔ شام کا کھانا رات کو سوتے وقت نہ کھائیں۔ بلکہ سر شام ہی کھا لیا کریں۔۔۔ مٹر۔ بھنڈی۔ گوبھی۔ آلو۔ اروی۔ کچالو۔ گوشت وغیرہ قسم کی ثقیل و نفاخ۔ اغذیہ کو کھانا تو الگ۔ ان کو دیکھو بھی مت۔ تمام قسم کی دالیں اور چاول وغیرہ جو چیزیں۔ کہ بلغم غلیظ اور ریاح پیدا کرتی ہیں۔ ہرگز استعمال نہ کریں۔ غذا میں نہایت سادگی اختیار کریں۔ نہایت لطیف۔ زود ہضم اور سیال اغذیہ استعمال کریں۔ پتلا ساگودانہ۔ گیہوں کا پتلا دلیہ۔ مونگ کی نرم کھچڑی۔ آٹے میں نمک ملا کر پتلی چپاتی بنا کر بکری کے گوشت کے شوربہ سے کھائیں۔

آٹھویں دن مریض پھر مطلب میں آیا اور بیان کیا۔ کہ خدا کا فضل ہے۔ کہ آپ کی دعائیں اور دوائیں میرے لئے کرشمہ ثابت ہوئیں میں اب بالکل صحت یاب ہوں۔ دست بالکل نہیں آتے۔ پاخانہ درست حالت میں دن میں صرف ایک بار ہوتا ہے۔ منہ کا مزہ اور متلی کی شکایت کو پہلے ہی آرام تھا۔ غرضیکہ اب اسہال بند ہو چکے ہیں۔ درد معدہ غائب ہے اور نفخ وغیرہ دور ہو گیا ہے۔

اس کے باوجود مریض کو سختی سے ہدایت کی گئی۔ کہ جناب ایک ہفتہ مزید وہی ادویہ استعمال کریں اور غذا و پرہیز میں بھی دو تین ہفتہ تک احتیاط ملحوظ رکھیں۔

مرکبات

جو مرکبات برتے گئے ان میں سے جوہر ہاضم، قطرات مندرستی اور مرکب ہاضم کے نسخہ جات آبحیات کی اسی اشاعت میں "آسان اور اکسیر الاثر مجربات" کے عنوان کے تحت دیکھ لیجئے۔ باقی نسخہ جات جوارش جالینوس وغیرہ ہر اچھے دواخانہ سے بآسانی مل سکتے ہیں +

آسان اور اکسیر الاثر مجربات

تشخیص و تجویز کے باریک نکات کی اہمیت سے انکار نہیں۔ لیکن علم و تجربہ اس کا اقرار کرنے پر بھی تو مجبور کرتا ہے کہ بعض ادویہ بعض خاص حالات و علامات اور بعض امزجہ میں خاص ہدایات کو پیش نظر رکھ کر استعمال کرائی جانے پر بلاشبہ اکسیر ثابت ہوتی ہیں۔ اور پھر بعض ادویہ ایسی بھی ہیں جو تمام امزجہ میں مرض کی تمام علامات میں کسی ایک ہی مخصوص طریقہ سے استعمال کرائے جانے پر قریب قریب ہمیشہ کامیاب ثابت ہوتی ہیں پس جب ہم ایسی ادویہ کو ان کے صحیح موقعہ استعمال اور صحیح طریقہ استعمال کے ساتھ تلاش کرتے ہیں تو گویا بہترین مجربات کی تلاش کرتے ہیں۔ اور اس تعریف کی روشنی میں دیکھیں گے تو مجربات کی شدید ترین مخالفت کرنے والے بھی اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ آیورویدک اور یونانی کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

مجربات کی شدید ترین مخالفت کرنے والی ہومیو پیتھک (طب) کا دامن بھی مجربات سے سراسر لبریز ہے!

مجربات پیش کرنے والے حضرات سے التماس ہو کہ آئندہ ہر مجرب نسخہ کے ساتھ اس کا صحیح موقعہ استعمال اور صحیح طریقہ استعمال بھی پوری وضاحت سے تحریر فرمایا کریں ——— سر دست صرف التماس ہے۔ لیکن چند ماہ بعد اسے ایک پختہ اصول بنا دیا جائے گا۔ جس کی خلاف ورزی آبحیات کے صفحات پر نہیں ہو سکے گی۔...... ——— ......——— ایڈیٹر

مجربات اکمل

از قلم عالیجناب ابوالمظفر حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکملؔ صدیقی ——— سیالکوٹ

آبحیات کی اسی اشاعت میں میرے قلم سے ایک مضمون اسہال معدی کے عنوان سے شائع ہو رہا ہے۔ اس میں بعض خاص مرکبات کا ذکر آیا ہے جن کے نسخہ جات حسب ذیل ہیں تیار کیجئے اور فائدہ اٹھائیے ——— .... ——— خادم الناس اکملؔ صدیقی سیالکوٹ

جوہر ہاضم

معدہ اور ہضم کی جملہ تکالیف کے دفعیہ میں ایک مجرب المجرب تحفہ ہے۔ خوراک میں نہایت قلیل استعمال ہوتا ہے۔ منہ کا مزہ اس سے نہایت خوشگوار ہو جاتا ہے۔ درد۔ تخمہ۔ نفخ وغیرہ میں درحقیقت ایک لاثانی مرکب ہے۔

صفت ہے:- نوشادر دیسی۔ دانہ الائچی کلاں۔ نمک ہندی۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ جوکھار۔ شورہ قلمی۔ پیپرمنٹ

نوشادر دیسی	دانہ الائچی کلاں	نمک ہندی	فلفل سیاہ	فلفل دراز	جوکھار	شورہ قلمی	پیپرمنٹ
۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۳ ماشہ

باریک پیس کر سفوف کر لیں۔ مقدار خوراک تین رتی سے چوتھائی تک پانی یا کسی عرق وغیرہ سے حسب ضرورت و حالات استعمال کرائیں۔

مرکب ہاضم

معدہ اور ہضم کی اکثر تکالیف میں بہت مفید و مجرب ثابت ہوا ہے ——— ہمارے مطب میں کئی سال سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ آپ بھی استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے!

صفحہ: سوڈا بائیکارب —— ۱۰ گرین .... سپرٹ امونیا ایرومیٹ —— ۱۰ منم

ٹنکچر کارڈمم کمپونڈ —— ۱۰ منم .... ٹنکچر زنجبرس —— ۵ منم

قطرات تندرستی (نسخہ آگے دیکھئے) —— ۴ قطرے .... شربت سادہ —— ۱ ڈرام

عرق پودینہ —— تا —— ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار حسب حاجت وضرورت استعمال کرائیں

قطرات تندرستی

ہندوستان بھر میں بیسیوں ناموں کے ساتھ یہ دوا فروخت ہو رہی ہے۔ اس کے مشتہرین نے ہزاروں اور لاکھوں روپیہ اس حیرت انگیز اور شفا بخش اکسیر سے حاصل کیا ہے۔ گھر میں اچانک ہونے والی اکثر امراض میں بے حد مفید و مجرب اور لاثانی و تیر بہدف تحفہ ہے۔ یہ دوا بچوں، مردوں اور عورتوں کے یکساں کام آنے والی ہے۔

صفحہ: ست پودینہ۔ ست اجوائن۔ کافور۔ روغن الائچی۔ روغن بادیان۔ جوہر نوشادر۔ کاربالک ایسڈ۔

۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱۰ ماشہ ۳ ماشہ

سب ادویات ایک شیشے کی ڈاٹ والی شیشی میں ڈال کر ملائیں۔ اور دھوپ میں رکھ دیں۔ ایک گھنٹہ بعد ایک خوش رنگ سیال بن جائے گا۔ بس یہی قطرات تندرستی ہے۔ جو ہمارے "صدیقی مطب و صدیقی دواخانہ" رجسٹرڈ سیالکوٹ میں عرصہ دس سال سے بکثرت مستعمل ہے اور کافی سے زیادہ فروخت ہوتی ہے۔ آج قارئین کرام کی خاطر اس کا صحیح ترین اور مکمل نسخہ بلا تکلف پیش کر دیا گیا ہے۔

ترکیب استعمال مع فوائد: یہ دوا جن امراض کے لئے اب تک مفید و مؤثر ثابت ہوئی ہے ان کے لئے مندرجہ ذیل طریق سے استعمال کرائیں۔ مفید بدرقات بھی تحریر کر دیئے گئے ہیں۔

(۱) دردِ سر۔ شقیقہ اور دیگر تمام اقسام کے سر درد کے لئے تین چار قطرے "قطرات تندرستی" دونوں کنپٹیوں اور ماتھے پر مل کر جذب کر دیں۔ درد کی شدت کی حالت میں شربت بنفشہ تین تولہ، عرق گاؤزبان پانچ تولہ میں چار قطرے ملا کر استعمال کریں۔ درد فوراً کافور ہو جاتا ہے۔

(۲) دانتوں کی ہر تکلیف کے لئے نہایت اکسیری اثرات رکھتی ہے۔ پھریری کے ساتھ لگا کر مقام ماؤف پر لگانے سے درد دنداں کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ اور سوراخ میں متواتر چند بار لگانے سے کرم دنداں کو ہلاک کر کے مستقل صورت میں دانتوں اور مسوڑھوں کو شفا ہو جاتی ہے

(۳) امراض گوش کے لئے ایک تولہ روغن نیب میں تین ماشہ "قطرات تندرستی" ملا کر اس میں سے دو تین قطرے نیم گرم کان میں ٹپکانے سے درد گوش سے فی الفور نجات ہو جاتی ہے۔ کان کے زخم کی صورت میں زخم بہت جلد مندمل ہو کر پیپ وغیرہ کا سیلان بھی بہت جلد رک جاتا ہے۔

(۴) امراض شکم کے لئے۔ معدہ کی جملہ شکایات کے دفعیہ میں قطرات تندرستی "اکسیر اعظم" اور "آب حیات" کا درجہ رکھتی ہے۔

دردِ معدہ، ضعفِ ہضم، سوءِ ہضم، نفخِ شکم۔ قراقر، درد حیضہ کے لئے ایک ایک گھنٹہ بعد قطرات تندرستی تین تین قطرے عرق بادیان عرق پودینہ، عرق گلاب، شربت سکنجبین وغیرہ مفرداً کسی ایک میں یا مجموعاً تین تین تولہ میں ملاکر تا صحت و درستی علامات پلاتے رہیں۔ اسہال و زحیر کے لئے موچرس کوفتہ بیختہ تین ماشہ میں تین قطرے ملاکر پھنکائیں۔ اوپر سے شربت انجبار و عرق بادیان تین تین تولہ ملاکر پلائیں۔

(۵) ذات الریہ۔ ذات الجنب اور وجع المفاصل وغیرہ میں قطرات تندرستی چار ماشہ۔ روغن کنجد چار تولہ۔ میں ملاکر نیم گرم مالش کریں۔ شدید مفاصلی دردوں میں سورنجان کے تین ماشہ سفوف میں تین تین قطرے ملاکر صبح و شام دن میں دو وقت کھلائیں۔ اوپر سے عرق بادیان و مکو پانچ پانچ تولہ پلائیں۔

(۶) زہریلے جانوروں بھڑ، بچھو اور زنبور وغیرہ کے ڈنک پر تین چار قطرے مل دینے سے درد آناً فاناً دور ہو جاتا ہے۔ اور جگہ متورم نہیں ہوتی۔

(۷) داد، چنبل، بہق، کیل وغیرہ پر دن میں دو تین بار پھریری سے لگاتے رہنا بہت جلد آرام کی صورت پیدا کرتا ہے۔ دیگر ہر قسم کے پھوڑے پھنسیوں پر تین چار قطرے لگانے سے زخم جلدی بھر جاتے ہیں۔ اور متعفن ہو جانے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

(۸) دیگر امراضِ عامہ بخار اور طاعون وغیرہ میں بھی اکثر حالات میں کافی افاقہ ہو جاتا ہے۔ بخار کے لئے سفوف کرنجوہ تین ماشہ یا سفوف ست گلو تین ماشہ میں تین قطرے ملاکر دن میں دو تین بار دینے سے حرارت قطعی طور پر رک جاتی ہے۔

نوٹ: حمیات میں تمبض کشائی کے بعد یہ دوا زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

(۹) طاعون میں تین تین قطرے عرقیات مفرح، گلاب، کیوڑہ، بید مشک وغیرہ میں دن میں چار بار پلائیں۔ اور گلٹی پر بار بار لگاتے رہیں۔

اسی طرح دیگر امراض میں مناسب بدرقات کے ہمراہ استعمال کروائی جاسکتی ہے۔ اور فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ بچوں اور نازک مزاج مریضوں میں اس کی مقدارِ خوراک میں حسب عمر کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔ عام طور پر بچوں میں صرف ایک قطرہ زیادہ سے زیادہ دو قطرے استعمال ہو سکتی ہے۔

مُجرّباتِ میکشؔ

پیش کردہ جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکملؔ صدیقی ۔ سیال کوٹ

مندرجۂ ذیل مجربات گرامی عرصہ نو دس سال سے میری بیاض میں محفوظ تھے یہ مکرمی حکیم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب میکشؔ سفیر انجمن تبلیغ الاسلام انبالہ کے عطیات میں سے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک نسخہ رسالہ الحکیم ماہ اگست سنہ ۱۹۲۰ء میں شائع کرایا گیا تھا۔ جس کی تصدیق بھی کسی صاحب کی طرف سے ہو گئی تھی۔ حضرت میکشؔ کے فرمان کے مطابق جہاں تک میرے امکان میں تھا میں نے باقی نسخوں کی تادم تحریر حفاظت کی۔ لیکن اب اپنے محبِ صادق و مخلص حکیم پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما ایڈیٹر آبحیات کے اخلاص کی نذر کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ان نسخوں میں سے اکثر میرے تجربہ میں مفید و مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ قارئین رسالہ "آبِ حیات" ان نسخوں کو آزمائیں۔ اور تصدیق و تکذیب سے دوسرے ناظرین کو بھی آگاہ فرمائیں۔ اگر حضرتِ میکشؔ مدظلہٗ العالی اس کائناتِ ارضی پر زندہ و سلامت موجود ہوں۔ تو ان نسخوں کی اشاعت سے خفا ہونے کی بجائے اپنی دس سالہ طویل خاموشی اور دیگر کوائف و حالاتِ خیریت سے مطلع فرما کر ممنون کریں۔

جناب میکشؔ صاحب یاد کیجئے۔ سیالکوٹ کے قیام میں آپ مجھے مولوی غلام فرید صاحب سیالکوٹی کے توسط سے ملے تھے۔ اس وقت آپ جناب مولانا غلام بھیک صاحب نیرنگ معتمد عمومی انجمن تبلیغ الاسلام انبالہ کی معیت میں سیالکوٹ تشریف آور ہوئے تھے۔

آبحیات کا مطالعہ کرنے والوں میں سے جو صاحب حکیم صاحب کی جائے رہائش اور حالات سے واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ مجھے میکشؔ صاحب کے حالات سے بذریعہ خط اطلاع فرما کر شکر گذاری کا موقعہ بخشیں۔ فقط والسلام!

——— ... ——— ... ——— خادم الناس۔ اکملؔ صدیقی ۔ سیالکوٹ

اب حضرت حکیم میکشؔ صاحب کے مجربات ملاحظہ فرمائیے

دوائے مقوی

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال کے لئے ایک نایاب ترین دوا ہے۔ اور تقویت باہ کے لئے ایک اکسیر الاثر اور مایۂ ناز تحفہ ہے۔

صنعت: شیر برگد۔ شیر گولر۔ شیر پیپل ہر ایک دس تولہ۔ ایک دیگچہ قلعی شدہ میں ڈال کر اس میں شیر گاؤ خالص پانچ سیر ملا کر ڈھکنے سے دیگچہ کا منہ بند کر دیں۔ اور اس کے منہ پر آرد گندم گوندھ کر لگا کر چولہے پر چڑھائیں۔ جب بھاپ نکلنے لگے۔ تو اور آٹا لگا کر کم از کم پندرہ منٹ بھاپ روکتے رہیں۔ اس کے بعد دیگچہ کا منہ کھول کر کھویا بنائیں اور اس میں بقدر ذائقہ شکر سفید ملا کر برفی کے قوام پر جما دیں۔

اور اس کی کل اکیس خوراک کرلیں۔ ایک خوراک روزانہ ہر روز صبح استعمال کرکے اوپر سے شیر گاؤ بقدر خواہش پی لیا کریں۔ اکیس دن کے بعد قدرتِ حق کا مشاہدہ کریں۔ عجیب و غریب چیز ہے۔

ملاحظہ نسخہ کے مفید ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں ہے۔ لیکن مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی مقدار خوراک بہت زیادہ ہے! شیر برگد۔ شیر گولر اور شیر پیپل کے مرکب کا وزن تیس تولہ ہوگا جس کی صرف ۲۱ خوراکیں بنائی جائیں گی۔ جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ ہوگا کہ ہر ایک خوراک میں شیر برگد وغیرہ کا مرکب ۱ ۹/۲۱ تولہ یعنی تقریباً ڈیڑھ تولہ استعمال کیا جائے گا۔ جو عام حالات کے لئے یقیناً زیادہ ہے!

یوں استعمال کرنے کو کوئی صاحب چھٹانک دو چھٹانک شیر برگد بھی استعمال کرکے کوئی نقصان نہ اٹھائیں تو وہ دوسری بات ہے۔ ایسی مستثنیات کی بنا پر کوئی قاعدہ کلیہ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن عام حالات کے لئے شیر برگد وغیرہ کے مرکب کی خوراک زیادہ سے زیادہ تین ماشہ ہونی چاہئیے۔ میری اس رائے کو قابل قدر سمجھا جائے تو اس دوا کی ایک سو بیس خوراکیں بنانی چاہئیں ——— بعد میں تجربہ کی بنا پر ضرورت سمجھی جائے تو خوراک کے وزن میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے ——— ..... ——— **ایڈیٹر**

اکسیر آتشک

حضرت حکیم محمد سمیع اللہ صاحب مکیش کے الفاظ میں اس کی تعریف یہ ہے۔ کہ "اتنا مفید و مجرب نسخہ ہمارے تجربہ میں کوئی نہیں آیا۔ اس سے منہ وغیرہ قطعاً نہیں آتا۔"

صفات:۔ رسکپور۔ برگ تلسی۔ فلفل سیاہ۔

رسکپور	برگ تلسی	فلفل سیاہ
۱ تولہ	۲۴ عدد	۶ ماشہ

تین چھٹانک شیر بھیڑ میں تین دن تک بلا وقفہ کھرل کیا جائے۔ جب دوا کھرل کو چھوڑنے لگ جائے تو کل وزن کی ۴۰ گولیاں تیار کریں۔

مقدار خوراک و ترکیب استعمال:۔ استعمال سے پہلے جمالگوٹہ یا کسی دیگر دوا کا مسہل دے کر مواد کا تنقیہ کرلیں۔ مسہل کے بعد ہر روز ایک گولی بالائی میں لپیٹ کر نگلوا دیا کریں۔ دوران استعمال میں غذا صرف مونگ کی نرم کھچڑی اور گھی خوب استعمال کرائیں۔

نوٹ:۔ ایک سال تک اچار ترش کے استعمال سے قطعی اجتناب کرائیں۔

ملاحظہ:۔ رسکپور کے استعمال سے عام طور پر منہ ضرور آتا ہے۔ اور عام ایلوپیتھک ڈاکٹر تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ ایسا کوئی طریقہ ہی نہیں ہے۔ جو رسکپور کے اس نقص کو رفع کر سکے۔ لیکن تجربات کی بنا پر بڑے دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ رسکپور کو اگر بھیڑ یا بکری کے دودھ میں **کافی دیر تک** اور **بخوبی** کھرل کر لیا جائے تو اس کے استعمال سے منہ بالکل نہیں آتا!

برگ تلسی اور کالی مرچ میں بھی یہ تاثیر موجود ہے کہ ان کی آمیزش سے رسکپور کا وہ نقص کسی حد تک دور ہو جاتا ہے جس سے منہ آتا ہے!

مندرجہ بالا نسخہ میں چونکہ برگ تلسی بھی موجود ہے اور کالی مرچ بھی اور اسے بھیڑ کے دودھ میں بھی کھرل کر لیا گیا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے منہ آنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے! ——— دودھ کی مقدار تین چھٹانک کسی قدر کم ہے یوں کام تو اس سے بھی چل جائے گا۔ لیکن رسکپور

بلاتوقف کمرل کیا جائے تو ہرج بھی کوئی نہیں۔ لیکن میرا خیال ہو کہ یہ شرط اس قدر ضروری نہیں ہو کہ اس کی خلاف ورزی سے دوا کی تاثیر میں کوئی نمایاں فرق پڑ سکے!

ریکپور کے دوران استعمال میں قبض کی شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ ورنہ منہ آجانے کا اندیشہ ہوتا ہو۔ اور جہاں بغیر کسی خاص معالج کے ریکپور استعمال کیا جا رہا ہو وہاں تو قبض ہو جانے کی صورت میں منہ اکثر ضرور آجاتا ہو ا ـــــــ آتشک کے مواد کے تنقیہ کے لیے جمالگوٹہ اور پارہ کے سہل اس قدر مفید ہیں کہ بسا اوقات مسہل ہی سے آتشک کی ظاہری علامات نمایاں حد تک غائب ہو جاتی ہیں اس لئے آتشک کے مواد کے تنقیہ کیلئے جہاں تک ہو سکے جمالگوٹہ اور پارہ ہی کا کوئی بہترین مسہل استعمال کرنا چاہیئے!

کل دوا کی ۴۸ گولیاں تیار کی جائیں گی۔ تو ایک گولی میں ریکپور کی خوراک دو رتی ہوگی جو اگر بہت زیادہ نہیں ہے تو غیر ضروری ضرور ہے۔ ایک رتی خوراک بہت کافی ہو سکتی ہو۔ اس لئے زیادہ بہتر ہوگا اگر کل دوا کی ۹۶ گولیاں کر لی جائیں۔ ورنہ خیر ۴۸ ہی سہی ـــــــ ... ـــــــ ایڈیٹر

اکسیر قلب:۔ مفرح و مقوی قلب۔ توحش و خفقان کو بھی مفید ہے۔ نہایت سہل الحصول نسخہ ہے۔

صفت:۔ برگ گاؤزبان تازہ با اصل صاف۔ طباشیر کبود درجہ اول۔ مصری کوزہ۔ ہر سہ کو باریک مانند غبار کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک آب تازہ یا کسی دیگر مفید و مجرب مرقہ سے استعمال کریں۔

اکسیری مرہم:۔ ہر قسم کے زخموں کے لیے مفید و معمول مرہم ہے۔

صفت:۔ رال سفید۔ آب برگ نیب۔ توتیا سبز۔ روغن تلخ (سرسوں کا تیل) ـــــــ رال کو باریک پیس کر بقدر ضرورت سرسوں کے تیل میں جب خوب پکنے لگے تو نیم کی پتی کا پانی ملا دیں۔ چولہے سے نیچے اتار کر توتیا سبز باریک پیس کر شامل کر لیں۔ اور خوب اچھی طرح گھوٹ کر رکھیں۔

استعمال:۔ حسب حالات و ضرورت لنٹ پر لگا کر زخم پر لگائیں۔

اکسیر نفث الدم:۔ خون تھوکنے کی مرض میں بہت نافع ہو۔ ابتدائی خونِ سل کو بھی روک دیتا ہے۔

صفت:۔ نیل دیسی ڈھائی تولہ۔ پانی ایک بوتل میں حل کر کے رکھ لیں۔

مقدار خوراک:۔ دو دو تولہ دن میں تین چار بار ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔

ملاحظہ:۔ نیل خون کے ہیجان کو کم کرتا ہو۔ اور سیلان خون کو روکتا ہو۔ اس لئے یہ نسخہ خون تھوکنے کے لئے یقیناً ایک صحیح نسخہ ہے!

نیل کے استعمال سے خفقان اور جوش دہشت کو بھی فائدہ پہنچتا ہو ـــــــ اور پھوڑے پھنسی اور ورم کیلئے بھی اس کا استعمال مفید ہے! پورے وثوق سے تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن مجھے بہت کچھ توقع ہو کہ نیل کا استعمال بلڈ پریشر کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا۔

مندرجہ بالا نسخہ میں نیل کی مقدار خوراک بہت زیادہ ہے۔ تین پاؤ پانی کی بوتل میں ساڑھے سات ماشہ نیل داخل کیجئے ـــــــ اس حساب سے ایک تولہ پانی میں نیل کی خوراک ایک رتی ہوگی۔ جو بہت کافی ہو! ـــــــ خوراک ایک تولہ تک دن میں چار سے چھ مرتبہ حسب ضرورت دیں ـــــــ ایڈیٹر

تسکین نمبر ۱:۔ مفرح اور قاطع صفرا۔ عجیب نسخے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے۔ آزمانے اور تجربہ کرنے پر قدر ہوگی۔

صفت:۔ شکر سفید ایک پاؤ۔ آب لیموں کاغذی ۴ عدد۔ پانی ایک بوتل ـــــــ تینوں کو حل کر کے رکھ لیں۔

خوراک:۔ تین تین تولہ۔ ہر تین گھنٹہ بعد دن میں تین چار بار ضرورت کے مطابق دیں۔

تسکین نمبر ۲:۔ مفرح، مسکن اور دافع ابخرات حارہ۔

صفت:۔ شکر سفید ایک پاؤ۔ آب سنگترہ ترش دو عدد۔ روح کیوڑہ ایک تولہ۔ پانی ایک بوتل ـــــــ باہم ملا کر رکھیں۔

خوراک:۔ تین تین تولہ ہر تین گھنٹے بعد۔ دن میں تین چار بار ضرورت کے مطابق دیں۔

تصدیقات و تکذیبات

صندل وہی ہے جو گھسنے پر بھی خوشبو دیتا رہے۔ حنا وہی ہے جو پسنے پر بھی رنگ لاتی رہے۔ سونا وہی ہے جو آگ کے شعلوں میں جاکر بھی سونا ہی رہے ـــــ اسی طرح مجرب نسخہ وہی اور صرف وہی ہے۔ جو حقیقی تجربات کی بنا پر بھی مجرب ہی ثابت ہو اور اگر یہ نہیں ہے تو ہم کسی "معمول مطب" "مجرب خاندانی" اور "فرمودۂ جالینوسؒ" کے قائل نہیں ہیں!

مجربات پر بلاشبہ ہزاروں کتابیں ایک سے ایک بڑھ کر شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ان میں کے اکثر "معمولات مطب" "مجرب خاندانی" اور "فرمودۂ جالینوسؒ" کی اصل حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ کہ مجربات کے دلفریب اور خوشنما پردوں کی آڑ میں غیر مجرب نسخوں جات اور خرافات کا اک انبار جمع کر دیا گیا ہے ـــــ ضرورت ہے کہ ان تمام مجربات کی از سر نو چھان بین کی جائے۔ اور ان میں کے قابل قدر گوہروں کو خزف ریزوں سے جدا کر لیا جائے!

آبحیات کے مندرجۂ ذیل صفحات اس لئے اور صرف اس لئے وقف کئے گئے ہیں کہ مجربات کی باقاعدہ چھان بین ہوتی رہے۔ اور اس طرح سچے موتی سنگریزوں سے علیحدہ ہوتے جائیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر ضروری ہے کہ تصدیق و تکذیب شائع کرانے والے حضرات اپنی ذمہ داری کو پوری طرح سے محسوس کریں۔ اور اپنی پیش کردہ رپورٹ میں کسی قسم کے مبالغہ سے ہرگز ہرگز کام نہ لیں ـــــ تصدیق میں، تکذیب میں! ـــــ صداقت، صداقت اور بلاکم وکاست صداقت! بس صرف یہی وہ چیز ہے جس کا آبحیات سچے دل سے طلبگار ہے!

اس اشاعت سے تصدیق و تکذیب کے سلسلہ میں ترقی کی طرف ایک قدم اور بڑھانا ضروری معلوم ہوتا ہے ـــــ کسی نسخہ کی تصدیق یا تکذیب کرتے وقت مرض اور مریض کے وہ حالات وعلامات بھی صاف اور واضح انداز میں تحریر کئے جانے چاہئیں جن کی موجودگی میں نسخہ کا استعمال کرایا گیا ہو ـــــ ــــ ـــــ ایڈیٹر

اپنی غلطی کی اصلاح کیجئے

دسمبر ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۲۷ پر "دوائے ملیریا" کے متعلق جناب شمبر ناتھ صاحب نے یہ نوٹ شائع کرایا ہے کہ اگرچہ بعض مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔ لیکن بعض کا گلا بالکل بیٹھ گیا" ـــــ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شمبر ناتھ صاحب نے دوائے ملیریا کے ساتھ لیموں خوب چٹایا ہوگا۔ جس کی وجہ سے ان کے مریضوں کا گلا بیٹھ گیا ہوگا۔ پس انہوں نے مزید تجربات کے بغیر ہی نوٹ شائع کرا دیا ـــــ یہ بھی واضح رہے۔ کہ لیموں کا اضافہ میری طرف سے نہیں بلکہ کسی دوسرے صاحب کی طرف سے چھپا تھا ـــــ شمبر ناتھ صاحب کو اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرکے خود اپنی غلطی کی اصلاح کرنی چاہیئے ـــــ ـــــ خادم الناس ـــ اکمل صدیقی ـــ سیالکوٹ

لپٹن کی چائے سے کم نہیں

چائے نین جس کا نسخہ فروری ۱۹۳۶ء کے آبحیات میں ایڈیٹر صاحب کے قلم سے شائع ہؤا ہے۔ لپٹن کی چائے سے کسی طرح کم نہیں ہے میں کبھی کبھی لپٹن کی چائے استعمال کیا کرتا تھا۔ لیکن اب یہ چیز اس سے بہتر ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ جہاں یہ فوائد میں لاثانی ہے وہاں مرغوب طبع بھی ہے ——— ...... ——— (جناب ملک فتح محمد صاحب تلوکر ڈنگوی۔ حال مقیم بھکر ضلع میانوالی)

فوری اثر دوا ہے

سگرٹ یا چلم کے دو کش لگائیے اور ہچکی کا دورہ دور ——— مندرجہ جرمنی بوٹی نمبر منجانب ایڈیٹر صاحب یہ نسخہ آزمایا واقعی فوری اثر دوا ہے ——— (جناب شمس الحکما حبیب الرحمٰن صاحب ساکن عیسیٰ ضلع ٹانک)

واقعی مجرب ہے

نسخہ خارش جو مارچ ۱۹۳۰ء کے آبحیات میں ایڈیٹر صاحب کے قلم سے شائع ہؤا ہے واقعی مجرب ہے۔ اس کے صرف تین دن کے استعمال سے خارش دور ہو گئی ———

(جناب حکیم خوشی محمد صاحب مالک اشرف دواخانہ۔ مقام موکل سردار سندر سنگھ ڈاک خانہ نجابت ضلع لاہور)

واقعی اکسیر ہے

سگرٹ کے دو کش لگائیے اور دمہ کا دورہ دور جس کا نسخہ ایڈیٹر صاحب کے قلم سے آبحیات بابت ماہ جون ۱۹۳۰ء میں شائع ہو چکا ہے واقعی اکسیر ہے ——— (جناب الفت علی صاحب سب انسپکٹر کراچی میونسپلٹی)

نسخہ بالکل درست نکلا

رسالہ آبحیات فروری ۱۹۳۶ء ہیرا کسیس سے تیار کردہ کشتہ فولاد آزمائش پر نسخہ بالکل درست نکلا۔ نمونہ کے طور پر آپ کی خدمت میں بھی کچھ کشتہ ارسال کیا گیا تھا آپ نے اسے پسند فرمایا تھا اور یہ ارشاد کیا تھا۔ کہ اگر اس کو آگ اور زیادہ دی جاتی تو اس کا رنگ زیادہ سرخ ہوتا۔ آئندہ شوخ سرخ بنانے کے لئے زیادہ تیز آنچ دیا کیجئے ——— ...... ——— (جناب صوبیدار سندر سنگھ جی از گوجرانوالہ)

بہترین چیز ہے

رسالہ آبحیات ماہ نومبر ۱۹۳۶ء میں چندر گپت اوشدھالیہ کے پیٹنٹ نسخہ بال رکھشک شربت کا نسخہ ایڈیٹر آبحیات کے قلم سے دیکھا۔ یہ نسخہ میرا عرصہ سے تجربہ شدہ ہے۔ اور میں اسے ہمیشہ تیار رکھتا ہوں۔ کافی بچوں کو استعمال کرا چکا ہوں۔ واقعی بہترین چیز ہے۔ ڈونگرے کا بال امرت اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا ——— مگر افسوس اس بات کا ہؤا کہ صاحب نسخہ کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ یہ کس قدر بے انصافی ہے۔ یہ نسخہ مارچ ۱۹۲۹ء کے رسالہ آبحیات میں سابق جائنٹ ایڈیٹر حکیم حاذق نارائن جی فقیر کی اختراع ہے۔ انہوں نے رسالہ مذکور کے صفحہ ۲۰ پر اسے نظم کی صورت میں شائع فرمایا ہے ——— ...... ——— (جناب ڈاکٹر لچھمن داس صاحب ہمدرد میڈیکل ہال۔ مخدوم پور)

ملاحظہ: میں نے چندر گپت اوشدھالیہ کے پروپرائٹر جناب لالہ دیو دیال صاحب سے اس نسخہ کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نارائن جی فقیر کی اختراع نہیں ہے۔ نہ معلوم کہاں کہاں سے ہو کر یہ نسخہ ہمارے پاس پہنچا ہے اور کس کس کا دماغ اور تجربہ اس پر صرف ہؤا ——— صاحب نسخہ کے خانہ میں چندر گپت اوشدھالیہ کا پیٹنٹ نسخہ لکھ دینا کافی تھا۔ جیسا کہ میں نے لکھ دیا تھا۔ کسی فرم کے پیٹنٹ نسخہ کے متعلق اس قدر دور تک تحقیق کرنا فضول ہے کہ یہ کس صاحب نے فرم کو دیا تھا۔ کیونکہ اس صاحب کا ذکر نہ کرنے سے کوئی بے انصافی نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر

جریان کا پیٹنٹ نسخہ بھی چندر گپت اوشدھالیہ کو دیا تھا۔ لیکن آبحیات میں یہ نسخہ درج کرتے وقت میں نے اس کا کہیں ذکر تک نہیں کیا کہ یہ نسخہ میں نے چندر گپت اوشدھالیہ کو دیا ہے حالانکہ نسخہ بھی میرا تھا اور لکھنے والا بھی خود میں تھا۔ لیکن اس کے باوجود میں نے اسے چندر گپت اوشدھالیہ ہی کا پیٹنٹ نسخہ لکھا ہے۔ اپنا عطا کردہ نہیں لکھا ——— جو چیز میں خود اپنے لئے روا رکھنے میں اپنے ساتھ کوئی بے انصافی نہیں سمجھتا وہی اگر دوسروں کے لئے بھی (خصوصاً جبکہ مجھے ان کا علم تک بھی نہ ہو) روا رکھتا ہوں تو اسے بے انصافی کیوں سمجھا جاتا ہے؟

ایڈیٹر

جوانی کے کیلوں اور پھنسیوں کیلئے لاجواب نسخہ

تیر بہدف پایا :- جوانی کی کیلوں کے لئے لاجواب نسخہ جو ایڈیٹر صاحب کے قلم سے مئی ۱۹۳۰ء کے آبحیات میں شائع ہوا ہے ہم نے اسے تین آدمیوں پر آزمایا اور تیر بہدف پایا۔ (جناب ملک فتح محمد صاحب تھوکر ڈنگوہی۔ حال مقیم بھکر۔ ضلع میانوالی)

بالکل درست ہے

جوانی کے کیلوں اور پھنسیوں کے لئے لاجواب نسخہ — مندرجہ آبحیات بابت ماہ مئی ۱۹۳۰ء صفحہ ۱ بالکل درست ہے۔ اب تک تین مریضوں پر استعمال کر چکا ہوں اس سے قبل جب کبھی میں ذکاوت حس کے مریضوں کو رفع ذکاوت کے لئے پوٹاسیم برومائیڈ کا مرکب دیتا رہا ہوں۔ تو میری حیرانی کی کوئی حد نہیں رہتی رہی جب دیکھنے میں یہ آتا کہ ذکاوت حس رفع ہونے کے علاوہ مریضوں کے چہروں کے کیل وغیرہ بھی دور ہو گئے۔ اب محترم مدیر آبحیات کے توسط سے اس راز سربستہ کا انکشاف ہوا جس کے لئے میں ان کا غائبانہ طور پر مداح ہوں اور شکر گذار بھی۔ (جناب ابو الاحسان نور محمد صاحب مجذوب نقشبندی مقام کنہ بارست خیل خوار)

سرعت کیلئے بھی عجیب چیز ہے

جوانی کی کیلوں اور پھنسیوں کے لئے آپ نے جو نسخہ مئی ۱۹۳۰ء کے آبحیات میں درج فرمایا ہے میں نے اسے کئی آدمیوں پر آزمایا۔ اس سے نہ صرف جوانی کی کیلیں اور پھنسیاں دور ہو گئیں۔ بلکہ ایک شخص کو سرعت انزال سے بھی خلاصی ہو گئی۔ عجیب نسخہ ہے۔ ناظرین کو اس کی قدر کرنی چاہئیے۔

——— . . . ——— (جناب رونق رام صاحب زرگر۔ مقام جہانہ)

بیحد مفید و مجرب ثابت ہوا

جوانی کے کیلوں اور پھنسیوں کے لئے ایک نہایت ہی لاجواب نسخہ مندرجہ آبحیات بابت ماہ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۱ منجانب ایڈیٹر صاحب۔ یہ نسخہ ایک مریض پر تجربہ کیا گیا۔ بے حد مفید و مجرب ثابت ہوا۔ — {جناب ممتاز الاطباء حکیم جلال الدین صاحب جلیل مالک دواخانہ سنیاسی جیل مقام چک ۲۲ — سے مد}

بچوں کی کھانسی کا مجرب نسخہ

بچوں کی کھانسی کا مجرب نسخہ مندرجہ آبحیات ماہ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۳۹ منجانب جنابہ ایچ نجم النساء بیگم صاحبہ۔ سولہ سترہ سال سے معمول مطب ہے۔ فی الحقیقت نہایت ہی مفید نسخہ ہے — (جناب ابوالاحسان نور محمد صاحب مجذوب نقشبندی۔ مقام کسان۔ ضلع منٹگمری)

چالیس نسخہ جات کا تجربہ

از قلم جناب ڈاکٹر اننت رام شرما ورد دھنی بھون — ضلع جہلم

چالیس نسخہ جات کی تصدیقات و تکذیبات برائے اشاعت رسالہ مرسل ہیں تاکہ مشعل ہدایت بنیں — ورد دھنی

نمبر شمار	حوالہ رسالہ	صفحہ	نام نسخہ	صاحب نسخہ	کیفیت
۱	نومبر ۱۹۳۶ء	۳۶	شربت بال کھشک	مدیر صاحب	بچوں کے واسطے واقعی مفید چیز ہے۔
۲	دسمبر ۱۹۳۶ء	۴۳	اکسیر خادم	اکمل صاحب	ایک اکسیری منجن ہے۔ دانتوں کی آگو جہ کیلئے لاثانی منجن ہے۔
۳	دسمبر ۱۹۳۶ء	۴۵	نکسیر	پنڈت ارجن لال صاحب	نہایت تحیر خیز نسخہ ہے۔
۴	نومبر ۱۹۳۶ء	۱۲	کان میں پھنسی	دیوان برگھا رام صاحب	بہت مفید ثابت ہوا۔
۵	نومبر ۱۹۳۶ء	۹	درد سر	دیوان برگھا رام صاحب	زود اثر دوا بے نظیر ہے۔
۶	دسمبر ۱۹۳۶ء	۳۰	حیض کشا	حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب	باطل نسخہ ثابت ہوا۔ تجربہ نہ کریں۔ نقصان کا احتمال ہے۔
۷	فروری ۱۹۳۶ء	۲۹	ملیریا	اکمل صاحب	جادو اثر دوا ہے۔ لیکن بعض اصحاب کو کھانسی کی شکایت بھی لاحق کردیتا ہے
۸	فروری ۱۹۳۶ء	۳۲	چاشنین	مدیر صاحب	اس کے لئے ہم سب کو پنڈت جی کا شکر گذار ہونا چاہیئے ایک عجیب فرحت اثر چیز ہے۔
۹	مارچ ۱۹۳۶ء	۱۷	امساک سوزاک، آتشک۔ جذام	قادری صاحب	فضول محنت برباد
۱۰	مارچ ۱۹۳۶ء	۱۱	درد دانت	دیوان برگھا رام صاحب	واقعی تسلی بخش چیز ہے۔
۱۱	مارچ ۱۹۳۶ء	۱۲	پایوریا	دیوان برگھا رام صاحب	دوا اچھی ہے۔ ایسی بری نہیں۔

۱۲	مارچ سنہ ۱۹۳۰ء	۱۳	منجن	سید وکیل احمد صاحب	بھروسہ کا منجن ہے۔
۱۳	مارچ سنہ ۱۹۳۰ء	۳۵	کالی سیاہی	رئیس صاحب	واقعی سیاہی کا راز ہے (رئیس صاحب کے تمام نسخے ہی قریباً فائدہ سے خالی نہیں ہوتے) نوٹ:۔ فاؤنٹین پن کیلئے البتہ ابھی ثابت نہیں ہوئی سمجھ جاتی ہے۔
۱۴	مارچ سنہ ۱۹۳۰ء	۱۸	سوزاک	قادری صاحب	بالکل مفید ثابت نہیں ہؤا۔ افسوس!
۱۵	اپریل سنہ ۱۹۳۰ء	۲۸	روغن خارش	حکیم محمد رحمت اللہ صاحب	درست اور قابلِ اعتبار ہے۔
۱۶	اپریل سنہ ۱۹۳۰ء	۲۷	ناسور	حکیم محمد رحمت اللہ صاحب	ایسا تسلی بخش ثابت نہیں ہؤا۔
۱۷	اپریل سنہ ۱۹۳۰ء	۲۵	مرہم داد چنبل	حکیم محمد رحمت اللہ صاحب	مفید ہے۔
۱۸	مئی سنہ ۱۹۳۰ء	۱۱	لاثانی نسخہ	حضرت کوئی ذکوئی صاحب	طلسم ہے (حضرت صاحب کا نام نامی ہی نسخہ کے بہتر ہونیکی ضمانت ہے پہلے آنکھوں کا خیال ضروری)
۱۹	مئی سنہ ۱۹۳۰ء	۹	درد سر	حضرت کوئی ذکوئی صاحب	بے حد اکسیری صفت ثابت ہؤا۔
۲۰	مئی سنہ ۱۹۳۰ء	۹-۱۲	درد سر	حضرت کوئی ذکوئی صاحب	تمام نسخے ہی جواہرات کے ڈھیر ہیں۔ ایسے اصحاب کے دم ہی سے بہت کچھ امیدیں وابستہ ہیں۔
۲۱	جون سنہ	۱۲	حیض کشا	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	لایعنی اور فضول ہے۔ تجربہ کریں نقصان ہوگا۔
۲۲	جولائی سنہ	۳۳	قبض کشا	سید ممتاز علی صاحب	اچھی چیز ہے۔ پیٹ میں قدرے مروڑ ضرور پیدا کرتی ہے۔ اس لئے اصلاح طلب
۲۳	جولائی سنہ	۲۲	دوائے تلخ	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	بہت مفید چیز ہے۔
۲۴	اگست سنہ	۶۸	آنکھ دکھنا	مدیر رسالہ صاحب	قابل بھروسہ ہے۔ بالکل صحیح!
۲۵	دسمبر سنہ	۴۴	ایک عمدہ اکسیر نامردی دُور	رام روپ صاحب ودمن	لغو اور فضول ثابت ہؤا۔ افسوس!
۲۶	اگست سنہ	۵۰	نقائص عضو مخصوص	رام روپ صاحب ودمن	لغو اور فضول ثابت ہؤا۔ افسوس!
۲۷	اگست سنہ	۴۵	عشرت اندوزی	رام روپ صاحب ودمن	بالکل لاحاصل۔
۲۸	جنوری سنہ	۱۰۲	سفوف طلسمی	ذکر بہت صاحب	نقصان دہ ثابت ہؤا۔
۲۹	جنوری سنہ	۱۵۰	اسراری نسخہ	وئید رام رچھپال صاحب	واقعی تیر بہدف اسی کو کہتے ہیں۔ ایشور ایسے مہربانوں کی عمر دراز کرے
۳۰	جنوری سنہ	۱۹۱	تریاق بچھو	وئید رام رچھپال صاحب	واقعی تیر بہدف ہے۔ ایک بوتل طیار اب بھی میری میز پر پڑی ہے۔
۳۱	مارچ سنہ	۷	تل کی اوٹ پہاڑ	ڈاکٹر محمد صدیق صاحب	بچوں کے واسطے اکسیر صفت ہے۔
۳۲	مارچ سنہ	۱۸	برائے خارش	مدیر صاحب	واقعی دافع و نافع ہے۔ جادو اثر جتنی تعریف کریں کم ہے۔
۳۳	مارچ سنہ	۲۲	بال اُڑا دینے والا	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب	واقعی اسم بامسمیٰ نسخہ ہے۔
۳۴	مارچ سنہ	۲۰	اکسیر مُرغ	صوبیدار سندر سنگھ صاحب	ایک لاثانی چیز ہے عرصہ سے بیمار مُرغ و مُرغی کا راز چلا آتا تھا۔ صرف وزن میں معمولی فرق ہے۔
۳۵	مارچ سنہ	۲۲	پتھری کے لئے	صوبیدار سندر سنگھ صاحب	ایک قابل قدر نسخہ ہے۔ بزرگوار رام چھپا صاحب کے قلمی بیاض میں بھی تحریر پایا گیا۔
۳۶	مئی سنہ	۴۰	خون بند کرنے کی دوا	حضرت کوئی ذکوئی صاحب	ایک بے مثل دوا ہے۔ مزید بنائیے۔ کامیابی یقینی ہے۔
۳۷	جون سنہ	۱۳	علاج بچھو	وئید بھجورمل صاحب	ایک عرصہ سے معمول مطب ہے۔ بے خطا چیز ہے۔
۳۸	ستمبر سنہ	۴۲	کراماتی بوٹی	حکیم امام بخش صاحب	اسے ہماری طرف دھمیان بولتے ہیں پھوڑے پھنسی کے واسطے تریاق ضرور ہے۔
۳۹	ستمبر سنہ	۲۲	دمہ کے واسطے طلسم	میر صاحب	قابل اعتماد چیز ہے۔
۴۰	اکتوبر سنہ	۲۴۴	لڑکی کی بجائے لڑکا ـــ ایک راز	وئید بھگن ناتھ صاحب	واقعی قابل تقلید جرأت ہے۔ ہم سب کو وئید صاحب کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ چونکہ میوہ پکنہ ہی دراصل جزو اعظم نسخہ ہے اور قابل اعتماد۔ ایشور دیوتا وئید صاحب کو اس کار نیک کا ثمر دیں!

۱۲	مارچ سنہ ۱۹۳۰ء	۱۳	منجن	سید وکیل احمد صاحب	بھروسہ کا منجن ہے۔
۱۳	مارچ سنہ ۳۰ء	۲۵	کالی سیاہی	رحیمی صاحب	واقعی سینہ کا راز ہے (رحیمی صاحب کے تمام نسخے ہی قریباً مفید ہوا کرتے ہیں کم نہیں ہوتے) نوٹ: فاؤنٹین پن کیلئے البتہ اچھی ثابت نہیں ہوئی۔ جم جاتی ہے۔
۱۴	مارچ سنہ ۳۰ء	۱۸	سفوف	قاری صاحب	بالکل مفید ثابت نہیں ہؤا۔ افسوس!
۱۵	اپریل سنہ ۱۹۳۱ء	۲۸	روغن خارش	حکیم محمد رحمت اللہ صاحب	درست اور قابل اعتبار ہے۔
۱۶	اپریل سنہ ۱۹۳۱ء	۲۲	ناسور	حکیم محمد رحمت اللہ صاحب	ایسا تسلی بخش ثابت نہیں ہؤا۔
۱۷	اپریل سنہ ۳۱ء	۲۵	مرہم داد و چنبل	حکیم محمد رحمت اللہ صاحب	مفید ہے۔
۱۸	مئی سنہ ۳۱ء	۱۱	لاثانی نسخہ	حضرت کوئی نہ کوئی صاحب	طلسم ہے (حضرت صاحب کا نام نامی ہی نسخہ کے بہتر ہونے کی گارنٹی ہے) پیا تما کو ان کا خیال ہے
۱۹	مئی سنہ ۳۱ء	۹	درد سر	حضرت کوئی نہ کوئی صاحب	بے حد اکسیری صفت ثابت ہؤا۔
۲۰	مئی سنہ ۳۱ء	۹-۱۲	درد سر	حضرت کوئی نہ کوئی صاحب	تمام نسخے ہی جواہرات کے ڈھیر ہیں۔ ایسے اصحاب کے دم ہی سے بہت کچھ امیدیں وابستہ ہیں۔
۲۱	جون سنہ ۳۶ء	۱۲	حیض کشا	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	لایعنی اور فضول ہے۔ تجربہ کریں نقصان ہوگا۔
۲۲	جولائی سنہ ۳۶ء	۲۲	قبض کشا	سید ممتاز علی صاحب	اچھی چیز ہے۔ پیٹ میں قدسے مروڑ ضرور پیدا کرتی ہے۔ اس لئے اصلاح طلب
۲۳	جولائی سنہ ۳۶ء	۲۲	دوائے تلخ	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	بہت مفید چیز ہے۔
۲۴	اگست سنہ ۳۶ء	۴۸	آنکھ دکھنا	مدیر رسالہ صاحب	قابل بھروسہ ہے۔ بالکل صحیح!
۲۵	دسمبر سنہ ۳۶ء	۴۴	ایک غیر ملکی مرض کی تری دُور	رام روپ صاحب ورمن	لغو اور فضول ثابت ہؤا۔ افسوس!
۲۶	اگست سنہ ۳۶ء	۵۰	نقائص عضو مخصوص	رام روپ صاحب ورمن	لغو اور فضول ثابت ہؤا۔ افسوس!!
۲۷	اگست سنہ ۳۶ء	۵۴	کثرت اندوزی	رام روپ صاحب ورمن	بالکل لاحاصل۔
۲۸	جنوری سنہ ۳۸ء	۱۰۲	سفوف طلسمی	ذکر بہتہ صاحب	نقصان دہ ثابت ہؤا۔
۲۹	جنوری سنہ ۳۸ء	۱۵۹	اسراری نسخہ	وئید رام رچھپال صاحب	واقعی تیر بہدف اسی کو کہتے ہیں۔ ایشور ایسے مہربانوں کی عمر دراز کرے
۳۰	جنوری سنہ ۳۸ء	۱۹۱	تریاق بچھو	وئید رام رچھپال صاحب	واقعی تیر بہدف ہے۔ ایک بوتل طیار ابھی میری میز پر پڑی ہے۔
۳۱	مارچ سنہ ۳۸ء	۷	گل کی اوٹ پہاڑ	ڈاکٹر محمد صدیق صاحب	بچوں کے واسطے اکسیر صفت ہے۔
۳۲	مارچ سنہ ۳۸ء	۱۸	برائے خارش	مدیر صاحب	واقعی دافع و ناقع ہے۔ جادو اثر جتنی تعریف کریں کم ہے۔
۳۳	مارچ سنہ ۳۸ء	۳۲	بال اُگا دینے والا	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب	واقعی اسم بامسمیٰ نسخہ ہے۔
۳۴	مارچ سنہ ۳۸ء	۳۸	اکسیر مرغ	صوبیدار سندر سنگھ صاحب	ایک لاثانی چیز ہے۔ عرصہ سے ہمارے گھر میں یہ راز چلا آتا تھا۔ صرف وزن میں معمولی فرق ہے۔
۳۵	مارچ سنہ ۳۸ء	۲۲	پتھری کے لئے	صوبیدار سندر سنگھ صاحب	ایک قابل قدر نسخہ ہے۔ بزرگوار م چچا صاحب کے قلمی بیاض میں بھی تحریر پایا گیا۔
۳۶	مئی سنہ ۳۸ء	۴۰	خون بند کرنے کی دوا	حضرت کوئی نہ کوئی صاحب	ایک بے مثل دوا ہے۔ ضرور بنائیے۔ کامیابی یقینی ہے۔
۳۷	جون سنہ ۳۸ء	۱۳	علاج بچھو	وئید بھجور مل صاحب	ایک عرصہ سے معمول مطب ہے۔ بے خطا چیز ہے۔
۳۸	ستمبر سنہ ۳۸ء	۲۲	کراماتی بوٹی	حکیم امام بخش صاحب	اسے ہماری طرف دھمیان بولتے ہیں پھوڑے پھنسی کے واسطے تریاق ضرور ہے۔
۳۹	ستمبر سنہ ۳۸ء	۲۲	دمہ کے واسطے طلسم	مدیر صاحب	قابل اعتماد چیز ہے۔
۴۰	اکتوبر سنہ ۳۸ء	۱۴۴	لڑکی کی بجائے لڑکا ۔ ایک راز	وئید مجن ناتھ صاحب	واقعی قابل تقلید جرأت ہے۔ ہم سب کو وئید صاحب کا شکر گذار ہونا چاہئیے۔ چونکہ میوہ بنکہ ہی دراصل جزو اعظم نسخہ ہے اور قابل اعتماد۔ ایشور ویدجی وئید صاحب کو اس کا نیک پھل دیں!

سوالات اور جوابات

اپنی ضرورت کا سوال آبحیات کے صفحات پر شائع کرائیے اور آئندہ اشاعت میں ماہرینِ فن کے قلم سے اس کا تسلی بخش جواب لیجئے!

سوالات اور جوابات کا سلسلہ ناظرین کے لئے بے حد مفید چیز ہے۔ لیکن چند ایک خود غرض طبی جرنلسٹوں کی عنایت سے تمام طبی رسائل و جرائد میں یہ سلسلہ فریب کا اک جال بن کر رہ گیا ہے۔ ناظرین کو اس فریب کے جال سے بچانے کے لئے یہ سلسلہ آبحیات میں کچھ عرصہ سے بند کر دیا گیا تھا۔ لیکن اب اسے از سرِ نو جاری کر دیا گیا ہے اور اس شان کے ساتھ کہ اب جواب دینے والے حضرات کی صف میں آپ کو خود غرض رسوائے عالم طبی جرنلسٹ نہیں بلکہ بے غرض ماہرینِ فن نظر آئیں گے!——— اڈیٹر

سوالات

(۱) ایک ایسا نسخہ درکار ہے جس کو بواسیر کے مسّوں پر لگانے سے مسّے فوراً جڑ سے نکل جائیں۔ نسخہ تجربہ شدہ ہو اور بنانے میں آسان ہو!——....——....——....——(بابو رام خریدار ۳۰۲۹)

(۲) ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جس سے عورت کی ڈھلکی ہوئی چھاتیاں باکرہ کی طرح سخت اور گول ہو جائیں——عورت کے دودھ کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اور دودھ پیتے بچے کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو——اجزا سہل الحصول ہوں ترکیب تیاری پیچیدہ نہ ہو۔ اطبائے نامدار خصوصاً اڈیٹر صاحب توجہ فرمائیں——....——(خریدار ۲۹۳۳)

(۳) میرے جسم پر کئی جگہ چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہیں۔ ان میں سے بعض تو درد کرتی ہیں۔ لیکن باقی میں درد وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ دبانے سے دب جاتی ہیں——ان کو دور کرنے کے لئے کم قیمت اور آسان نسخہ درکار ہے——مجھے یا میرے خاندان میں سے کبھی کو کبھی آتشک یا سوزاک نہیں ہوئی——اطبائے نامدار توجہ فرمائیں!——(دارا سنگھ دیوانہ خریدار ۲۹۴۲)

(۴) ایک ایسا نسخہ درکار ہے جو جریان۔ احتلام کو جڑ سے اکھیڑ دے اور غذا کو جزو بدن بنائے۔ نسخہ کے اجزا عام ملنے والے ہوں اور نسخہ بنانے میں آسان اور سستا ہو——....——(ملک راج طالب خریدار آبحیات)

(۵) میری بھوک بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ دو تین آدمیوں کی خوراک میرا معمول ہے۔ جو کچھ کھاتا ہوں ہضم ہو جاتا ہے۔ قبض کبھی نہیں ہوئی۔ وقت پر روٹی نہ ملے تو برداشت نہیں ہو سکتی۔ خصوصاً سفر میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اطبائے نامدار ایسا نسخہ بتائیں جس کے استعمال سے بھوک کم ہو جائے——....——(خریدار ۳۳۴۲)

(3) Oriental Machinery Supplying Agency Ltd., 20, Lall Bazar Street, Calcutta.

جن کمپنیوں کے پتے انگریزی میں درج ہیں ان سے انگریزی میں خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ (پریم پرکاش شاگرد جناب مدیر آبحیات)

(۵) دائمی نزلہ کے لئے مجرب المجرب اور آسان نسخہ

(ا) دائمی نزلہ کے لئے۔ دماغ و اعصاب بلکہ تمام بدن اور اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچانی چاہیئے۔ بتیس بوٹی کی جاکی شہد وغیرہ میں گولیاں بنا کر ایک صبح اور ایک شام کھلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ (قاضی محمد علیم اللہ صاحب پروفیسر طبیہ کالج لاہور)

(ب) دائمی نزلہ کے لئے ایک بارہا بار کا مجرب نسخہ بیان کرتا ہوں جس کو میں بہت سے ایسے مریضوں کو استعمال کرا چکا ہوں جو کہ تقریباً موسم سرما کی تمام ششماہی نزلہ و زکام میں مبتلا رہتے تھے۔ ان کو اس دوا کی چند خوراکیں استعمال کرائی گئیں۔ بحمد کہ اس سے نہ صرف وقتی طور پر بلکہ بالکلیہ فائدہ ہو گیا۔ نیا نزلہ تو اس کی دو تین خوراک سے ہی دور ہو جاتا ہے۔ مگر آپ اس کو کم از کم سات روز استعمال فرمائیے۔

ھوالشافی۔ پھٹکڑی سفید ایک تولہ کو پورے چار پہر متواتر شیر مدار (آک کے دودھ) میں کھرل کر کے خشک کر لیں اور پھر دوسرے روز چار پہر آب برگ دھتورہ میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر خشک کر کے کوزہ گلی میں خوب گل حکمت (سنپٹ) کر کے دس سیر اوپلوں کی آگ ہوا بچا کر دیں۔ سفید کھیل ہو کر نکلے گی۔ باریک پیس کر شیشی میں حفاظت سے رکھیں **خوراک** ایک رتی سے دو رتی تک بالائی یا حلوا میں لیں۔ لیکن پھر پانی نہ پئیں۔ یہ کشتہ تپ نوبتی۔ درد ہر قسم کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

(جناب حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکما۔ روڑی۔ ضلع حصار)

(ج) دائمی نزلہ کے لئے ذیل کی گولیاں لاجواب ہیں۔ استعمال کر کے دیکھیں۔

تخم دھتورہ سیاہ مصفےٰ ایک تولہ۔ اجوائن خراسانی ایک تولہ۔ زنجبیل اتولہ۔ ہر سہ ادویہ کو باریک پیس کر بذریعہ شہد حب نخودی بنائیں ایک گولی صبح۔ ایک شام۔ ڈیڑھ پاؤ دودھ کے ساتھ نوش کریں اور فائدہ کا انتظار کریں۔

ترش چیزوں۔ لال مرچ۔ گوشت۔ لسی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ (جناب حکیم دینا ناتھ صاحب مقام جھنڈو گوٹم سندھ)

(۶) بہرہ پن خواہ کسی بھی وجہ سے ہو اس کا مجرب المجرب نسخہ

(ا) بہرہ پن کا علاج سبب کے مطابق ہونا چاہیئے۔ (جناب قاضی محمد علیم اللہ صاحب پروفیسر طبیہ کالج لاہور)

(ب) میرا جواب وہی ہے جو قاضی صاحب کا ہے۔ چونکہ مجھے خاص طور پر مخاطب کیا گیا تھا۔ اس لئے عرض کر دیا گیا ہے

(ایڈیٹر)

(۷) ہمہ صفت موصوف مقوی اور مفرح نسخہ

لیجئے صاحب! آپ کو حسب منشا بہترین نسخہ مل رہا ہے۔ اس کے اجزا بالکل سہل الحصول اور ترکیب تیاری نہایت ہی

آسان ہے۔ جملہ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ، معدہ، جگر اور اعصاب و عضلات کی تقویت و تفریح کے لئے مایہ ناز چیز ہے۔ اس کے استعمال سے جسمانی اور دماغی تکان حلق سے نیچے اتارتے ہی کافور ہو جاتی ہے۔ بھوک لگانے اور طبیعت میں فرحت و سرور پیدا کرنے میں ایک عدیم النظیر مرکب ہے۔ اس کا نسخہ آپ کو **مجربات جلد اول صفحہ ۱۴۹** میں جو حکیم حافظ عبدالرحمٰن صاحب کوٹلہ مغلاں۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں کی تالیف ہے۔ مل سکتا ہے۔ لیکن آپ کی آسانی کے لئے ذیل میں بھی درج کر دیا جاتا ہے۔ حافظ صاحب نے اس کے خواص لکھتے لکھتے دو صفحے سیاہ کر دئے ہیں۔ نسخہ ملاحظہ کیجئے۔

جوارش مفرح

زنجبیل۔ ساذج ہندی۔ دارچینی۔ قرنفل۔ خولنجان۔ سنبل الطیب۔ جوز بوا۔ درونج عقربی۔ ورق نقرہ۔ مشک خالص

۱تولہ ۶ماشہ ۶ماشہ ۱تولہ ۶ماشہ ۶ماشہ ۶ماشہ ۲تولہ ۱ماشہ ۳رتی

ورق طلا۔ شہد خالص۔

۲رتی ادویہ سے تین گنا

دوائیں باریک کوٹ پیس کر شہد کے قوام میں ملا کر مفرح تیار کرلیں **خوراک** اس کی تین ماشہ سے نو ماشہ تک ہے آپ پہلے صرف تین ماشہ ہی استعمال کریں۔ آہستہ آہستہ چھ ماشہ تک لے جائیں۔ بس اتنی مقدار ہی کافی ہے ہر روز صبح چائے کے ساتھ استعمال کرلیا کریں۔ اس سے تمام دن تکان وغیرہ کا احساس تک نہیں ہوگا۔ اور جسم میں ایک خاص قسم کی چستی چالاکی اور خوشی و شادمانی محسوس ہوگی (جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی۔ صدیقی مطب سیالکوٹ)

(ب) ابحیات کی موجودہ اور گذشتہ اشاعت میں **الوپیتھا اسٹائوا** کے حالات کا مطالعہ فرمائیں (ایڈیٹر)

(ج) آپ ذیل کی اکسیر مٹ تیار کر کے استعمال کریں۔ خاص چیز ہے۔

سم الفار سائیدہ ۱ ماشہ۔ گل سرخ سائیدہ ۱تولہ۔ طباشیر ۱تولہ ہر سہ ادویہ کو چھ گھنٹہ تک زوردار ہاتھوں سے کھرل کریں یہ مٹ تیار ہے۔ جو ضعفِ مردانہ وغیرہ بہت سی بیماریوں میں استعمال ہوتی ہے!

اب اس مٹ سے ایک تولہ دوا نکال کر دو تولہ شکر سفید، دو تولہ طباشیر شامل کر کے بارہ گھنٹہ تک خوب کھرل کریں۔ اب یہ مٹ تیار ہے۔

خوراک ایک رتی صبح۔ ایک رتی شام کھانا کھانے کے بعد ہمراہ دودھ یا پانی استعمال کریں۔ آپ کے تمام مقاصد پورے ہوں گے! (جناب حکیم دینا ناتھ صاحب مقام جھڈو گودام سندھ)

کسی بھی سوال کا اطمینان بخش جواب آپکو معلوم ہو تو اسے بغرض اشاعت بھجوا دیجئے!

لغاتچہ

رسالہ میں استعمال کئے گئے چند مشکل الفاظ کے معانی جن کے مطالعہ سے آپ میں دوسری طبی کتابوں کے سمجھنے کی قابلیت بھی پیدا ہو گی

الفاظ	معانی
آکلہ	خورہ۔ گوشت خورہ۔
ابخراتِ حارہ	گرم بخارات
استرخائے مثانہ	مثانہ کا سست اور ڈھیلا پڑنا
اشتہا	بھوک۔
ام الصبیان	بچوں کی ایک بیماری۔ جو مرگی کی قسم کی ہوتی ہے۔
انجیکشن	پچکاری۔ پچکاری کرنا۔
انرجی	قوت۔
بادیان	سونف۔
بدرقہ	پیشدارو۔ انوپان۔
بلڈ پریشر	خون کا دباؤ
بہق	چھائیاں چھیپ
بھپارہ	کسی چیز کی بھاپ پہنچانا
پروٹینڈ	لحمیہ۔ گوشت بڑھانے والے اجزا
توحش	لوگوں سے نفرت ہو جانا۔ تنہائی پسند ہو جانا۔
جدری	چیچک۔
جسمین	چنبیلی۔
حابس خون	خون روکنے والا۔ خون بند کرنے والا
حب الخضرا	بن۔ اسی نام سے مل جاتا ہے
حب الرشاد	ہالون۔

الفاظ	معانی
حب الزلم	اسی نام سے مل جاتا ہے
حب القلقل	انار دانہ جنگلی۔ گرار چکنا۔
حب القطن	بنولہ۔
حمیات	تپ۔ بخار۔
حواس خمسہ ظاہرہ	حس کی پانچ ظاہری قوتیں (بصارت۔ لمس۔ شم۔ سمع۔ ذوق)
خرمہرہ	کوڑی۔
خفقان	ہول دل۔ دل کا دھڑکنا۔
خولنجان	پان کی جڑ
ذات الریہ	نمونیا۔
ذات الجنب	پسلی کا درد۔
روغن زرد	گھی۔
روز	گلاب
زحیر	پیچش
سائیدہ	پسا ہوا۔
سحق	پیسنا۔ کھرل کرنا۔
سرفہ بارد	سردی کی کھانسی
سم الفار	سنکھیا۔
سنبل الطیب	بالچھڑ۔ ایک خوشبودار گھاس
سوسمار	گوہ۔ مشہور جانور ہے
سوءِ ہضم	ہاضمہ کی خرابی

الفاظ	معانی
عسر الطمث	حیض کی کمی۔
عضلات	مچھلیاں (جسم کی)
فندق	ایک مشہور درخت کا پھل ہے اسی نام سے ملتا ہے
فنجکشت	سنبھالو۔
قرنفل	لونگ۔
کرم امعاء	آنتوں کے کیڑے
کنٹرول	ضبط۔ قابو۔
کوفتہ بیختہ	کوٹا اور چھانا ہوا۔
گلینڈ	غدود۔ گلٹی۔
لائم واٹر	چونے کا پانی۔
لنٹ	مرہم پٹی کا روئیں دار کپڑا۔
ماؤف	آفت رسیدہ۔ دکھ پہنچا ہوا۔
مایہ شتر اعرابی	عربی اونٹ کے بچے کا معدہ بمعہ دودھ خشک کردہ
مولد	تولید کرنے والا۔ پیدا کرنے والا
نانخواہ	اجوائن۔
نفث الدم	خون تھوکنا۔ منہ کے راستے خون آنا
نفخ	پھولنا۔ ہوا بھرنا۔
نیب	نیم جو مشہور مصفی خون درخت ہے
وجع المفاصل	جوڑوں کا درد۔ گنٹھیا۔
وجع الورک	چوتڑ کا درد۔

مطالعہ کرتے وقت کوئی لفظ آپ کی سمجھ میں نہ آئے تو آپ کے دریافت کرنے پر آئندہ اشاعت میں سمجھا دیا جائے گا۔